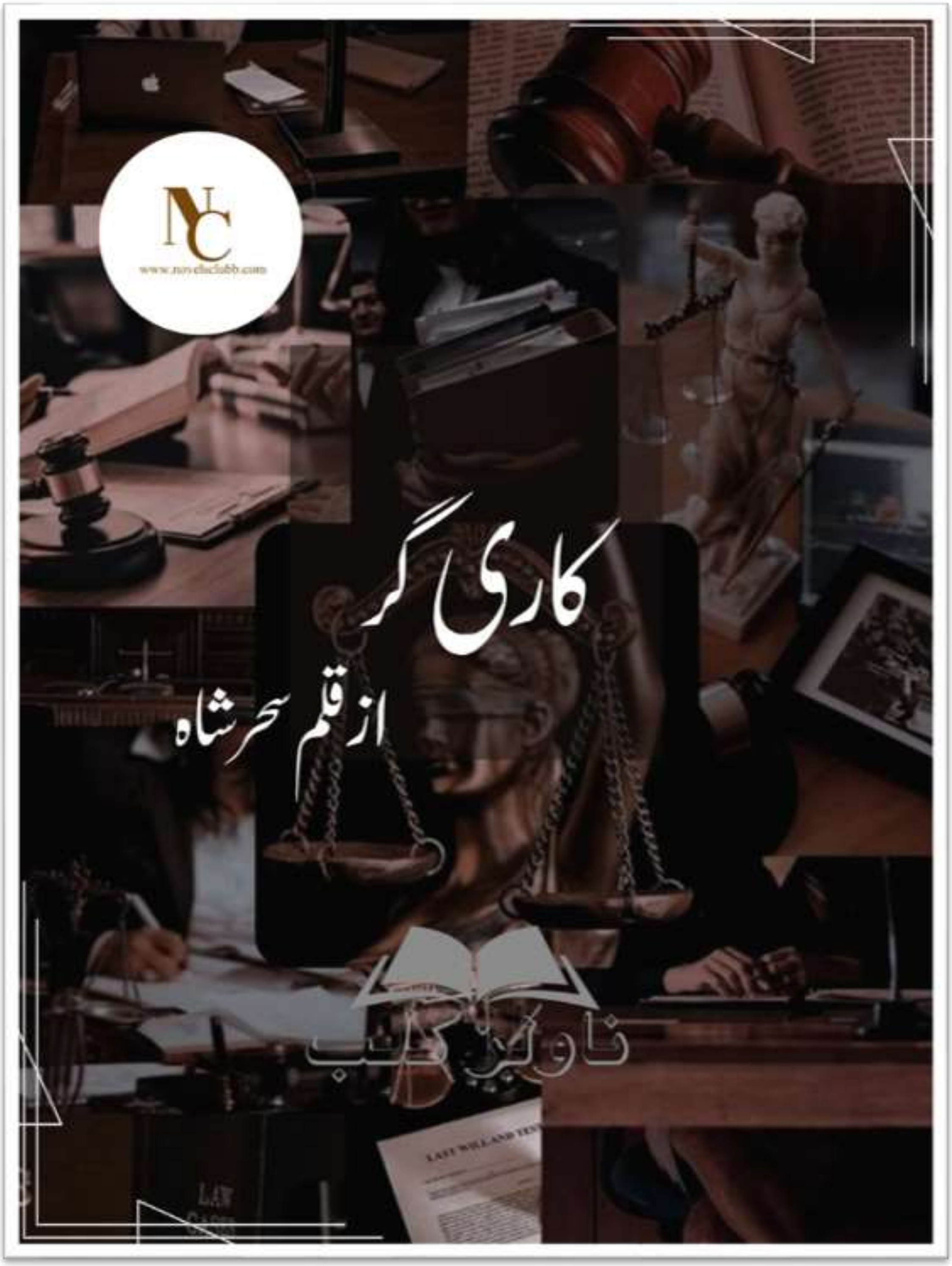
کاری گر
از قلم سحر شاہ
www.novelsclubb.com
ناولز کلب

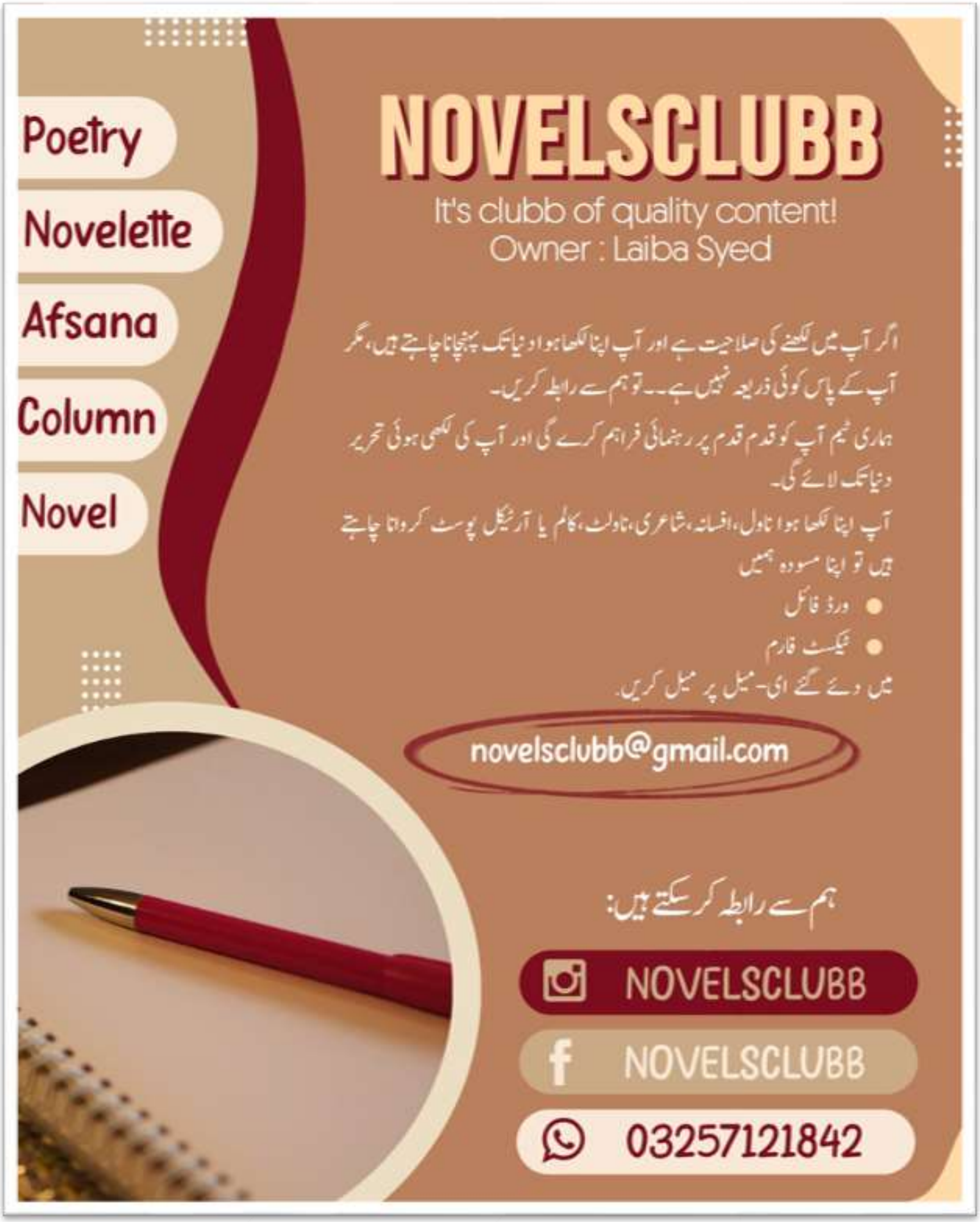
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

کاری گر

از قلم

سحر شاہ

www.novelsclubb.com

سفید رنگ کی سکرٹ اور ساتھ ہی سفید رنگ کا مینی کوٹ پہنے وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی راہداری کی جانب بڑھی۔ سرخ رنگ کی ہیل ماربل کے فرش پر ٹک ٹک کی آواز پیدا کر رہی تھی۔ یہ ایک آرٹ گیلری تھی اور آج شام کو یہاں سب سے بڑی ایکزیبیشن ہونے والی تھی۔ اس ایکزیبیشن میں بہت سے مشہور آرٹسٹ کی پینٹنگز ڈسپلے پر تھیں جنہیں ابھی کچھ دیر میں گاہکین خریدنے کے لیے جمع ہونگے اور ان پینٹنگز کی بولی لگے گی۔ انہی میں ایک وہ بھی تھی۔ پاکستان کی مشہور آرٹسٹ روسیلیہ۔ وہ سال میں صرف ایک ہی ایکزیبیشن کرتی تھی اور لوگ اس کے آرٹ کے دیوانے تھے۔ وہ مختلف چیریٹی ایونٹس میں بھی حصہ لیتی تھی۔ ملک کے پسماندہ عالقوں کے لئے اپنا پیسہ خرچ کرتی اور یہ بھی ایک وجہ ہے کہ وہ لوگوں میں بہت مقبول تھی۔ وہ بہت کم پبلک اپیرنسز کرتی تھی اس لئے لوگ دور دور سے اس کی ایکزیبیشن میں آتے تھے تاکہ اس سے ملاقات ہو جائے یا ایک دفعہ اس سے دیکھ کر اپنا تجسس کم کر لیں۔ اپنے ارد گرد کا جائزہ لیتی وہ آگے بڑھ رہی تھی جب اسے وہاں ایک جانی پہچانی خوشبو محسوس

ہوئی۔اس نے نظر دوڑا کر ادھر اُدھر دیکھا پھر ایک جگہ اس کی نظریں ٹھہر گئیں۔اس نے وہاں پر پڑے ایک گلدان میں سجے پھولوں کی طرف اشارہ کیا۔

" یہ یہاں کس نے لگائے ہیں؟ کیا تم لوگوں کو نہیں پتا کے مجھے ٹیولپس سے ایلیرجی ہے؟ "

ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا اور وہاں سے پھول ہٹانے لگا۔وہ گیلری کے پیچھلے حصے کی طرف بڑھ گئی۔وہاں ایک کمرہ موجود تھا جہاں پر اس کی رکھی ہوئی چار پینٹنگز تھیں جو اس نے آج ایکزیبیشن میں لگانی تھی۔پہلی پینٹنگ میں ایک چاکو بنا ہوا تھا جس کے گرد رسّی تھی۔ دوسری پینٹنگ میں پانی کی لہریں بنائی گئی تھیں جو بہت گہری تھیں۔اور بیچھ میں ایک بہت بڑی مچھلی تھی جو پانی میں ڈوب رہی تھی۔آخری پینٹنگ کچھ ادھوری تھی۔وہ ایک گلاب کے پھول کی تھی جس کے پتوں پر آگ لگی ہوئی تھی۔جو پتے جل رہے تھے وہ تازہ لگتے تھے لیکن جو آگ کی لپیٹ میں نہیں تھے وہ مرجھائے ہوئے لگتے تھے۔اس کے نیچے ٹائٹل لکھا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

“THE BURNING ROSE”

پاس پڑی ٹیبل پر مختلف رنگ سلیقے سے پڑے تھے۔اس نے وہاں سے لال رنگ اٹھا کر ایک برش کی مدد سے آگ میں لپٹے پتوں کے نیچے خون کی بوندیں بنائی۔ پھر سفید رنگ اٹھا کر اپنے سائن نیچے کی جانب ایک کونے پر کر دیے اور دو قدم پیچھے ہٹ کر دیکھا

“Perfect.”

ایک مسکراہٹ کے ساتھ وہ چلتی ہوئی کھڑکی کی طرف کھڑی ہو گئی جہاں سے نیچے گیلری کا منظر صاف نظر آتا تھا۔ باہر اب لوگوں کا ہجوم تھا اور میڈیا والے بھی اس ایونٹ کی رپورٹنگ کر رہے تھے۔ چند لمحے روسلیہ یہ منظر دیکھتی رہی پھر اپنی گھڑی کی طرف نظر دوڑائی اور کمرے سے باہر نکل آئی۔ باہر رہداری میں صرف ایک گارڈ موجود تھا جو اس کا پرسنل باڈی گارڈ تھا۔ گارڈ نے اسے پچھلے کمرے سے نکلتے ہوئے دیکھا جو اس سے بنا کچھ کہے سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔ اس کی سکرٹ کے دائیں طرف پر سرخ رنگ کے چھینٹیں پڑے تھے اور اس کے ہاتھوں پر بھی سرخ رنگ لگا ہوا تھا، گہرا سرخ رنگ جس سے ایک دو بوندیں ٹپک کر فرش

پر گریں۔ وہ سیڑیوں کی طرف بڑھی اور اوپر ایک دوسرے کمرے کی جانب بڑھ گئ۔ آدھے گھنٹے کے بعد جب روسیلیہ کمرے سے واپس نکلی تو وہ کپڑے تبدیل کر چکی تھی۔ اس دفعہ بھی روسیلیہ نے سفید رنگ کی سکرٹ پہنی ہوئی تھی۔ یہ پہلے جیسی ہی تھی مگر اس کپڑے کی ساخت اور تھی۔ وہ وہیں اوپر ریلنگ کے قریب کھڑی ہو گئی اور نیچے دیکھنے لگی۔ گیلری میں بہت سے آرٹ کے شائقین آئے ہوئے تھے جن میں آرٹ کلیکٹرز، آرٹ ایڈمائیرز اور مختلف آرٹسٹس موجود تھے۔ صرف وہ ہی نہیں بلکہ ان کے فینز بھی اس تقریب کا حصہ تھے۔ روسیلیہ نے وہاں پاس پڑے گلدان سے ایک گلاب کا پھول اٹھایا اور ایک بچہ جو ولوگنگ کر رہا تھا اس کی جانب پھینکا۔ پہلے تو وہ چونکا پھر نظریں اٹھا کر اوپر دیکھا اور روسیلیہ کو دیکھتے ہی کیمرا اس کی جانب کر کے خوشی سے چیخنے لگا۔ روسلیہ نے اسے مسکرا کر دیکھا اور اپنا ہاتھ ہلایا پھر وہ ہجوم کی طرف متوجہ ہو گئ۔ چند ایک رپورٹرز بھی اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کی تصویریں کھینچنے لگے۔

وہاں ہجوم میں ایک لڑکی کھڑی تھی جو اس سب سے بور لگتی تھی۔ وہ آس پاس نظریں دوڑا رہی تھی جیسے کسی کے انتظار میں ہو۔اس کی نظر زمین پر پڑی جہاں پر کچھ سرخ رنگ کی بوندیں اوپر سے گری تھیں۔اوپر کی طرف گردن اٹھائی تو بے اختیار منہ سے چیخ نکلی۔ وہاں کھڑکی سے ایک آدمی لٹکا ہوا تھا۔اس کا آدھا جسم کھڑکی کے باہر لٹک رہا تھا اور آدھا اندر کی طرف تھا۔اس کی ٹانگیں کھڑکی کے اندر کمرے میں تھیں جو نظر نہیں آتی تھیں لیکن اس کا باقی حصہ صاف نظر آتا تھا۔اس کی آنکھیں پوری کھلی ہوئی تھیں اور اس کی کلائی سے خون بہ رہا تھا۔ لوگ چیخیں مارنے لگ گئے اور ہر طرف ہر بڑی مچ گئی۔ وہ لاش پیچھے والے کمرے کی کھڑکی سے لٹک رہی تھی۔ وہ لڑکی بھاگتی ہوئی اس کمرے کی طرف گئی۔اس کے پیچھے کچھ سیکیورٹی گارڈز بھی بھاگے۔انہوں نے کھڑکی کھول کر اس لاش کو کمرے کے اندر زمین پر لٹایا تاکہ لوگوں کی نظروں سے ہٹ جائے۔

روسیلیہ یہ سارا منظر اوپر سے دیکھ رہی تھی۔ روسلیہ کا باڈی گارڈ بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا۔ روسیلیہ کے چہرے پر سکون تھا۔ نہ کوئی پریشانی نہ کوئی خوف۔ وہ بہت پرسکون معلوم ہوتی تھی۔ چند لمحے وہ گارڈ اسے یوں ہی دیکھتا رہا پھر اس کے قریب بڑھا۔ وہ ابھی تک نیچے کا منظر دیکھ رہی تھی۔

" آپ ٹھیک ہیں میڈم ؟"

بس نظریں گیلری کے منظر پر مرکوز رکھیں۔ گارڈ نے ایک بار پھر بولا

"یہ جگہ آپ کے لئے محفوظ نہیں ہے یہاں خطرہ ہے آپ چلیں میں آپ کو گھر چھوڑ دیتا ہوں۔"

وہ بنا کچھ کہے باہر کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ گارڈ نے اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا پھر ڈرائونگ سیٹ پر آکر بیٹھ گیا۔ گاڑی میں بیٹھتے ہی گارڈ نے ایک بار پھر سے مخاطب کیا۔ اسے لگا وہ شاید بہت ڈسٹرب ہو گی ہے۔

www.novelsclubb.com

"آپ بے فکر رہیں میڈم میں پتا لگواتا ہوں یہ کس نے کیا ہے اور آپ کی حفاظت میرا فرئضہ ہے اس لئے آپ کو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔"

روسیلیہ نے گاڑی کے ریئر ویو مرر سے ایک برہم نگاہ اس پر ڈالی اور کہنے لگی

"تم اپنے کام سے کام رکھو تمہارا کام میری حفاظت کرنا ہے نہ کے تفتیش کرنا اس لئے اس معملے سے دور رہو۔"

وہ حیران ہوا۔اس نے اس جواب کی امید نہیں کی تھی۔وہ یہ بات سن کر اداس ہو گیا کیونکہ اسے لگتا تھا کہ وہ روسلیہ کا سب سے خاص بندا ہے لیکن وہ تو صرف اسے ایک گارڈ سمجھتی تھی۔اس نے روسیلیہ کو گھر ڈراپ کیا اور خود سرونٹ کوارٹر کی طرف بڑھ گیا جو گھر کے عقبی حصے میں تھا۔

اس کا یہاں کوئ جاننے والا نہیں رہتا تھا۔وہ ایک یتیم خانے میں بڑا ہوا تھا۔ایک دن وہ جاب کے لئے کسی آفس کے باہر کھڑا تھا جب وہاں سے اسے روسیلیہ نکلتی ہوئی نظر آئ۔وہ آنکھوں پر کالا چشمہ لگائے ناک کی سیدھ میں چلتی ہوئ آ رہی تھی جب پیچھے سے ایک کتا بھاگتا

ہوا آیا اور اس پر زور زور سے بھونکنے لگا۔ روسلیہ ڈر گئی پھر محمود جو وہاں جاب کے سلسلے میں کھڑا تھا اس نے کتے کو وہاں سے بھگایا تو روسیلیہ نے شکریہ کہا اور اس کا وہاں کھڑے ہونے کا مقصد پوچھا۔ یہ جاننے کے بعد کے وہ وہاں جاب کے لئے آیا ہے روسیلیہ نے اسے اپنا پرسنل باڈیگارڈ رکھ لیا اور اس پر ایک قرضہ بھی تھا جو روسیلیہ نے ادا کر دیا۔ یہ اس کا انعام تھا امیر لوگوں کے انعام بھی کس قدر حسین ہوتے ہیں۔ تب سے لے کر اب تک محمود نے پوری ایمانداری کے ساتھ اپنی جاب کی کیونکہ وہ روسیلیہ کا شکر گزار تھا کہ اس نے نہ صرف اس سے جاب دی بلکہ رہنے کی جگہ بھی دی۔ یہی تو فرق ہے امیر اور غریب میں امیر لوگ اپنے فائدے کے لئے کسی غریب کا کام کرتے ہیں وہ بھی خود نہیں کرتے بلکہ کسی دوسرے ملازم سے کرواتے ہیں لیکن یہ غریب لوگ اس احسان کا بدلا اتارنے کے لئے جی جان لگا دیتے ہیں۔ امیر ایک چھوٹا سا کام کرنے کے بعد اس غریب کو اپنا نوکر اور مقروض سمجھنے لگ جاتا ہے جب کہ غریب مدد کرنے والے کو خدا سمجھ بیٹھتا ہے اور دونوں ہی غلط کرتے ہیں کسی کو اپنے سے کم تر سمجھنا انسان کی تذلیل ہے اور کسی کا خدا ہونا انسانی اوقات سے باہر ہے اس لئے انسان کو صرف انسان ہی رہنا چاہیے۔

کمرے کی طرف جاتے ہوئے اس کی نظر سیڑھیوں پر لگی تختی کی طرف گئی جس پر سرونٹ کوارٹر لکھا تھا۔ وہ چند لمحے اسے دیکھتا رہا پھر سر جھٹک کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا ایک چارپائی تھی اور ساتھ ہی ایک چھوٹی سی میز پر پانی کی بوتل اور گلاس پڑا تھا۔ اس کے علاوہ ایک روشن دان بھی موجود تھا۔ کمرہ چھوٹا سا تھا وہ چارپائی پر لیٹ گیا اور چھت کو گھورتے ہوئے اپنی سوچوں میں گم ہو گیا۔ چار سال، اپنی زندگی کے چار سال وہ روسیلیہ کو دے چکا ہے باقی کی زندگی بھی اس کی وفاداری میں گزرے گی وہ یہ سوچتا ہوا نیند کی وادیوں میں چلا گیا۔

سب لوگوں کو باہر نکال دیا گیا گیلری اب بلکل خالی تھی تفتیشی ٹیم جگہ کا معینہ کر رہی تھی پارٹی میں موجود ہر بندا باہر پولیس کو اپنا بیان دے رہا تھا آئی وٹنس سے سوال جواب ہو رہے تھے. اندر کوئی ایسا انسان نہیں تھا جو پارٹی میں تھا کیونکہ سب کو باہر نکال دیا تھا سوائے اس ایک لڑکی کے جس کو کسی نے کچھ نہیں کہا تھا کیونکہ وہاں کھڑا اے ایس پی اس سے جانتا تھا کہ وہ

ایک پولیس افسر ہے جس کا نام سارہ ہے۔ وہ اس پارٹی میں کیا کر رہی تھی یا وہ اس شہر میں کیا کر رہی تھی یہ کسی نے اس سے پوچھا نہیں۔

سب لوگ آس پاس ثبوت آکھٹے کرنے میں مصروف تھے تھوڑی دیر بعد انویسٹیگیشن ٹیم پہنچ گئی دو فارنزک ڈاکٹرز وہاں کا جائزہ لینے لگیں وہ دونوں خواتین تھیں اور انہوں نے لیب والے کپڑے پہنے ہوئے تھے ان میں سے ایک ڈاکٹر تھی جو لاش کے معائنہ کر رہی تھی اور اس نے لاش کو ہسپتال لے جانے کا کہا تا کہ اٹوپسی کر سکے جس سے وجہ قتل معلوم ہو گی۔

دوسری ڈاکٹر نے جسمانی جائزہ لیا اور کچھ تصویریں لے کر ڈیڈ باڈی کے ساتھ ہسپتال چلی گئی جو لڑکی وہاں موجود تھی اس نے فینسی لباس پہنا ہوا تھا پاؤں تک آتی لمبی قمیض جو ستاروں سے جگ مگا رہی تھی دیکھنے میں وہ لڑکی خوبصورت تھی مگر اس کے کولیگز یہ بات جانتے تھے کہ وہ کتنی بے رحم اور کھڑوس ہے بھوری آنکھیں، تیکھے نقش اور گلابی ہونٹ اس پر ہلکا ہلکا سا میک اپ اس کو مزید خوبصورت بنا رہا تھا وہ وہاں کی تصویریں اپنے فون سے لے رہی تھی جب کسی نے

اس کے ہاتھ سے موبائل کھینچا۔اس نے چونک کر اپنے پیچھے دیکھا تو ایک اٹھائیس انیتس سال کا نوجوان کڑے تیور لئے کھڑا تھا۔

"یہ کیا بتمیزی ہے؟"

سارہ نے برہمی سے کہا اور فون واپس لینے کے لئے آگے بڑھی جب وہ دو قدم پیچھے ہوا۔

"کون ہو تم؟"

اس نے غصے بھری آواز میں پوچھا۔

"تم سے مطلب اپنے کام سے کام رکھو اور تم کون ہو؟"

اس نے جواب دینے کے بجائے الٹا اس سے سوال کیا اور ایک بار پھر اپنا فون لینے کی کوشش کی۔

"یہاں پر عام لوگ نہیں آسکتے اور تم کیسے آئی اور ابھی تک کسی نے کچھ کہا کیوں نہیں"

اس نے آس پاس نظر دوڑائی اور کہا

"کیا تم لوگوں کو نظر نہیں آتا کہ یہ یہاں کھڑی ہے؟ کیا کسی نے پوچھا ہے کہ یہ کون ہے؟ پولیس کے کام میں اس لڑکی کا کیا کام کیا یہ وہی فضول میڈیا والے تو نہیں جن کو ہر خبر مرچ مسالے لگا کر بتانی پسند ہے۔"

اسے پہلے وہ کچھ اور کہتا وہ بول اٹھی

"میں کوئی سویلین نہیں ہوں نہ ہی میڈیا سے ہوں میں ایک پولیس افسر ہوں اور تم کون ہو؟"

سارہ نے دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر پوچھا۔ وہ چند لمحے اسے دیکھتا رہا پھر آنکھیں چھوٹی کر کے کہا

"میں نے پہلے تمھیں کبھی نہیں دیکھا۔"

"میرا یہاں ابھی ٹرانسفر ہوا ہے۔"

"تمہارا کارڈ کہاں ہے؟"

"میں ہر وقت اپنا کارڈ لے کر نہیں گھومتی۔"

"تو پھر تم یہاں سے جاسکتی ہو۔ "

سارہ کو شدید غصہ آیا۔

"تم ہوتے کون ہو مجھے یہاں سے بھیجنے والے؟"

"یہ علاقہ میرے انڈر آتا ہے یہاں میرا حکم چلتا ہے اور یہ کیس بھی میرا ہے تو تم اب یہاں سے جاسکتی ہو۔"

وہ اس بات پر ذرا چونکی۔ دور کھڑے ایس ایچ او نے دونوں کو ایک دوسرے کو گھورتے دیکھا تو ان کے پاس آنے کے بجائے وہاں سے پیچھے ہٹ گیا۔ سارہ بے یقینی اور بے بسی سے اس کی طرف دیکھتی رہی

"مجھے یہاں کا جائزہ لینے دو پھر میں چلی جاؤنگی۔"

"نہیں۔"

ایک لفظ کا جواب دے کر وہ مڑ گیا اور کھڑکی سے باہر جھانکنے لگا۔ وہ اس کے پیچھے لپکی۔

"دیکھو مجھے صرف آدھا گھنٹہ چاہیے پھر میں چلی جاؤنگی۔"

ابھی جاؤ۔" یہاں تمہاری ضرورت نہیں ہے."

" اور اگر میں اپنا کارڈ دکھا دوں تو؟"

اس نے امید سے اس کی طرف دیکھا۔

"تب بھی نہیں۔"

"اچھا صرف پندرہ منٹ کے لئے۔"

"ایک منٹ بھی نہیں۔"

"پانچ منٹ؟"

"اگر تم تیس سیکنڈ میں یہاں سے نہ گئی تو میں اس قتل کا الزام تم پر ڈال کر تمھیں جیل

میں بند کر دونگا۔"

"یہ قتل ہے؟ لیکن اس کی تو کلائی کٹی ہے یہ تو خودکشی بھی ہو سکتی ہے۔"

"ڈیڈ باڈی خود بتاتی ہے اسے کس نے اور کیسے قتل کیا۔ اگر یہ خودکشی ہوتی تو اس کے ہاتھ پر ایک سے زیادہ کلائی کاٹنے کے نشان ہوتے ہیں۔ کوئی انسان جو ڈپریشن کی وجہ سے خودکشی کرتا ہے وہ اپنی جان لیتے ہوئے جھجکتا ضرور ہے اور وہ پہلی باری میں اس طرح ایک ہی جھٹکے میں اپنی کلائی نہیں کاٹتا اس کے ہاتھ پر صرف ایک کٹ ہے وہ بھی بہت گہرا۔"

ایک نظر اس جگہ پر ڈالی جہاں ڈیڈ باڈی کچھ دیر پہلے پڑی تھی۔

"ہو سکتا ہے وہ نشے میں ہو اس لئے ایک ہی بار میں کاٹ دی؟"

سارہ نے بھی نیچے پڑے خون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں ایسا ممکن نہیں۔ نشے میں انسان ایک ہی بار میں اتنا پرفیکٹ کٹ کیسے لگا سکتا ہے"

وہ اپنی دھن میں بولتا ہوا جا رہا تھا جب اسے احساس ہوا تو یک دم روکا اور گھور کر سارہ کو دیکھا جس نے معصوم سی شکل بنالی۔اس نے رخ دوبارہ کھڑکی کی طرف پھیر لیا۔

"مجھے لگتا ہے یہ قتل جان بوجھ کر کیا ہے کسی نے تاکہ یہ ایکزبیشن نہ ہو"

سارہ نے سوچنے والے انداز میں کہا

"تمھیں کیا لگتا ہے؟"

سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا

"باہر کا دروازہ وہاں ہے۔"

یہ کہ کر وہ واپس اپنے کام میں لگ گیا سارہ کو مجبوراً وہاں سے جانا پڑا۔ابھی وہ باہر نکل ہی رہی تھی جب اس کی آواز آئی

"سنو"

سارہ پرجوش ہو کر پلٹی

"تمہارا نام کیا ہے؟"

"سارہ۔۔۔سارہ عمران"

وہ ابھی دو قدم اس کی طرف بڑھی ہی تھی کہ وہ بول اٹھا

"پیچھے والے دروازے سے جانا۔"

اور یہ کہہ کر وہ اور واپس مڑ گیا۔سارہ کو تو جیسے صدمہ لگ گیا۔

"اب میں سامنے والے گیٹ سے ہی جاؤں گی۔دیکھتی ہوں کون روکتا ہے۔"

وہ سامنے والے گیٹ سے باہر نکلی تو رپورٹرز کا ایک ہجوم اس کی طرف بڑھا۔کچھ ہی لمحوں میں سب نے اس سے گھیرے میں لے لیا۔وہ ان کے بیچ میں سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔ایک دم اس سے دھکے پڑھنے لگے۔وہ اپنے ہاتھوں سے سب کو پیچھے کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔اس سے اس پاس کچھ نظر نہیں آرہا تھا صرف لوگوں کا ہجوم تھا۔اچانک

www.novelsclubb.com

کسی نے اس سے بازو سے پکڑ کر کھینچا اور ایک طرف لے کر جانے لگا۔ وہ بوکھلا گئی۔ سارہ نے اپنے آپ کو چھڑوانے کی کوشش کی۔ آنکھوں میں آئے آنسو کی وجہ سے وہ سامنے والے کو دیکھ نہیں سکھی۔ سارہ کے دماغ میں ایک ترقیب آئی جس پر اس نے فوراردِ عمل کیا۔ اس نے زور سے اپنے دانت اس انسان کے ہاتھ میں گاڑھے اور ویسا ہی ہوا جیسا وہ چاہتی تھی۔ اس آدمی نے سارہ کا ہاتھ چھوڑ دیا مگر اگلے ہی لمحے اس کی آواز پر سارہ چونکی۔

"تمہارا دماغ خراب ہے یہ تم نے کیا کیا؟ "

اپنے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے کہا۔ سارہ نے آنسو صاف کر کے دیکھا تو سامنے وہ کھڑا تھا۔

"سوری مجھے لگا کوئی اور ہے۔"

سارہ نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

"جب میں نے تمہیں کہا تھا کہ پیچھے سے جاؤ تو تم یہاں کیا کر رہی تھی؟ "

اس بار وہ خاموش رہی۔ پیچھے سے وہ ایس پی آیا جو سارہ کو جانتا تھا۔

"تم ٹھیک ہو سارہ؟"

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"آؤ میرے ساتھ میں تمہیں گھر بھجواتا ہوں۔"

وہ بنا کچھ کہے ساتھ چل دی اور وہ بھی سر جھٹک کر آگے بڑھ گیا۔

"مجھے آپ کا آرٹ بہت متاثر کرتا ہے۔ میں یہاں پر آپ کے سامنے بیٹھی ہوں مجھے یقین نہیں آرہا۔"

سارہ نے جھکتے ہوئے کہا۔ روسلیہ نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

"تم کس بارے میں بات کرنا چاہتی تھیں؟"

" اوہ ہاں، میں بھول ہی گئی وہ آپ کو دیکھنے کی خوشی ہی اتنی ہے۔ اچھا خیر، میں چاہتی ہوں کہ آپ سٹیشن میں ایک بار کال کر کے کہہ دیں کہ یہ کیس میں ہینڈل کرونگی۔ میں آپ کی

بہت شکر گزار ہوں گی۔ وہ دراصل بات یہ ہے کہ اس کیس سے مجھے بہت مقبولیت ملے گی اور پروموشن بھی ہو جائے گی۔ بدلے میں میں آپ کو کچھ ایسا دونگی جس کی آپ کو کب سے تلاش ہے۔"

روسلیہ نے بھنویں اٹھا کر سارہ کو دیکھا

" اور وہ چیز کیا ہے؟"

سارہ نے ایک لفافہ اس کی طرف بڑھایا۔ روسلیہ نے اندر سے چند تصویریں نکالی اور دیکھنے لگی۔ روسیلیہ کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ آ گئی پھر سارہ کو دیکھ کر کہا

" کام ہو جائے گا۔"

روسلیہ یہ کہہ کر کچھ دیر اس کو دیکھتی رہی جیسے کچھ سوچ رہی ہو۔ سارہ نے اس کی نظر محسوس کر کہ بے چینی سے پہلو بدلہ

" کیا تم میرا ایک کام کر سکتی ہو؟"

www.novelsclubb.com

روسلیہ نے پوچھا۔

"ہاں ضرور۔آپ بتایئں کیا کام ہے۔ "

"میں چاہتی ہوں کچھ عرصے کے لئے تم میرے لئے کام کرو ایک پرائیویٹ انویسٹیگیٹر کی طرح۔بغیر کسی کو خبر کیے۔بتاؤ کرو گی ؟"

سارہ کو سمجھ نہ آیا وہ کیا کہے پھر اس نے کچھ سوچتے ہوئے حامی بھر لی اس سے لگا شاید وہ ایسے ہی ایک دو کام کہے گی مگر سارہ کو اندازہ بھی نہ تھا اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے اور کس قسم کے کام لئے جایئنگے اس سے۔

" تو پھر ٹھیک ہے تمہاری فیس؟"

روسیلیہ نے اٹھتے ہوئے پوچھا۔وہ اس بات پر چونکی اس نے یہ سوچا نہیں تھا کیونکہ اس سے لگا وہ اس سے یہ کیس دینے کے بدلے کام کہے گی۔پھر وہ اپنے ذہن میں سوچ رہی تھی کہ ایک امیر لڑکی سے کتنے پیسے مانگنا ٹھیک رہی گا۔اس نے سوچا پھر کہنے لگی

www.novelsclubb.com

" ویسے تو میں زیادہ لیتی ہوں لیکن کیونکہ آپ کی فین ہوں اس لئے صرف 100$ لونگی۔"

"ٹھیک ہے۔"

روسیلیہ نے سر ہلایا۔ وہ حیران ہوئی کہ یہ اتنی جلدی 100$ پر کیسے مان گئی۔ وہ تو امید کر رہی تھی کہ نگوسیشن ہوگی اس لئے اس نے رقم تھوڑی زیادہ بتائی۔ روسلیہ کے اگلے الفاظ نے اسے اور بھی زیادہ حیران کیا

100$"فی گھنٹہ کے حساب سے ڈیل ڈن۔"

" فی گھنٹہ؟"

سارہ نے حیرانی سے سوال کیا۔

پھر سارہ کی آنکھیں چمکیں۔

"آپ بے فکر رہیں میں اب سب سمبھال لونگی۔"

www.novelsclubb.com

پہلے اس کا مقصد کچھ اور تھا اب اسے پیسے چاہیے تھے ظاہر ہے کس کو نہیں چاہییں ویسے بھی محنت کی کمائی ہو گی وہ خوش ہوتی ہوئی باہر کی جانب بڑھ گئی۔

روسلیہ کا گارڈ جس کا نام محمود تھا وہ باہر اداس سا کھڑا تھا۔روسلیہ نے اس سے کھڑکی سے دیکھا تو ایک ملازمہ کو اشارہ کر کے اپنی طرف بلایا۔

" جا کر محمود سے کہو میں اندر بلا رہی ہوں۔"

" جی بی بی جی۔"

ملازمہ جلدی سے محمود کو بلا کر لائی۔روسلیہ نے ہاتھ کے اشارے سے ملازمہ کو جانے کا کہا۔

" تم پریشان ہو؟"

گارڈ نے ذرا چونک کر دیکھا۔پھر ذرا سنبھل کر کہا

" نہیں، نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔"

" پھر تم ناراض ہو۔"

روسلیہ نے جانچتی ہوئی نظروں سے دیکھا تو وہ چپ رہا۔

" میں جانتی ہوں میں تم سے کل بہت تلخ ہو گئی تھی۔ میں بس ڈر گئی تھی محمود۔ وہ ایکزیبیشن میرے لئے بہت اہم تھی اس لیے نا جانے تمہیں کیا کچھ کہہ بیٹھی لیکن پھر بھی مجھے معاف کردو اگر میں نے تمہارا دل دکھایا۔"

اس نے اداسی سے کہا۔

" نہیں میڈم ایسا نہیں ہے۔ آپ پلیز معافی نہ مانگیں۔"

روسلیہ مسکرائی۔

" اس کا مطلب اب کوئی تلخی نہیں ہے نہ ہمارے بیچ میں؟"

www.novelsclubb.com

" ہمارے بیچ میں کبھی ایسا نہیں ہو سکتا۔آپ نے میرے اوپر بہت سے احسان کیے ہیں اور میں ساری زندگی ان کا بدلہ نہیں اتار سکتا لیکن میں آپ سے ہمیشہ وفادار رہوں گا یہ میرا وعدہ ہے۔"

محمود اب کچھ پُر سکون تھا وہ سب کچھ جو وہ کل سے سوچ رہا تھا اب اس کے ذہن سے محو ہو چکا تھا۔

اگلے دن وہ پر جوش ہو کر پولیس سٹیشن پہنچی۔وہاں پر کچھ لوگوں سے انٹرویو لیا جا رہا تھا۔ پاس کھڑے افسر سے وہ مخاطب ہوئی

" یہ کون لوگ ہیں؟"

" آئے وٹنس ہیں۔اس دن وہاں موجود تھے۔ویسے آپ کون ہیں؟ میں نے آپ کو اس دن بھی وہاں گیلری میں دیکھا تھا۔"

www.novelsclubb.com

" میں ایک پولیس افیسر ہوں۔آج ہی میرا یہاں ٹرانسفر ہوا ہے ورنہ میں لاہور ہوتی ہوں۔"

" اوہ اچھا، میرا نام آمر ہے۔آمر علی میں یہاں کا ایس ایچ او ہوں۔"

" ایس ایچ او آپ ہیں تو وہ کون ہے؟"

سارہ نے دور کھڑے آدمی کی طرف اشارہ کیا جو گواہوں سے سوال جواب کر رہا تھا۔

" میں یہاں اس پولیس سٹیشن کا ہیڈ ہوں اور وہ اس ایریا کا مطلب وہ ایک ڈیٹکٹیو ہے جو اس ایریا کے بلکہ اس شہر کے کیسز دیکھتا ہے۔لوگ کافی بھاری فیس دیتے ہیں اس سے تاکہ وہ ان کے کیس لے لے لیکن وہ صرف اپنی مرضی کے کیس لیتا ہے۔"

آمر نے وضاحت کی۔

" بہت ہی کوئی بتمیز اور کھڑوس ڈیٹکٹیو ہے آپ کا۔"

سارہ نے منہ بنا کر کہا تو وہ ایک زوردار قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

" ایان چودھری نام ہے اس کھڑوس اور بدتمیز انسان کا"

سارہ نے برا سا مونہ بنایا۔اتنے میں ایان ان دونوں کی طرف آیا

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

سارہ کو دیکھتے ہی ایان کے ماتھے پر لکیریں پڑ گئیں۔

" میرا یہاں پر ٹرانسفر ہوا ہے۔"

ایان کا دماغ یہ بات سن کر خراب ہوا۔

" بات سنو لڑکی ! میں تمھیں آخری دفعہ کہہ رہا ہوں یہاں سے چلی جاؤ اور مجھے دوبارہ نظر نہ آنا ورنہ اندر کر دونگا۔"

انگلی اٹھا کر اس سے دھمکی دی۔

" میں تم سے ڈرتی نہیں ہوں اور اس بار کارڈ بھی ہے میرے پاس۔"

سارہ نے ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

" تمھیں تو میں"

ایان اس کی طرف بڑھنے لگا جب آمر نے بیچ میں آ کر اس کو روکا۔

" کیا ہو گیا ہے یار حوصلہ رکھ۔ وہ بھی یہاں کام کرنے آئی ہے اور اس کی ریکمنڈیشن بہت اوپر سے آئی ہے۔ اسپیشل ریکویسٹ ہے کہ یہ کیس یہی ہینڈل کرے گی۔"

آمر نے جیسے محتاط کیا۔

" سفارش سے آئے ہوئے لوگ مجھے ویسے بھی زہر لگتے ہیں۔"

ایان نے اس سے سر تا پیر دیکھتے ہوئے کہا۔

" کیوں؟ کوئی تمہاری سفارش نہیں کرتا کیا اس لیے۔"

ایان نے اس کی اس بات کو نظر انداز کیا۔

" ساری دنیا میں اسے یہی جگہ ملی تھی۔"

ایان نے غصے سے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا

" تم سے مطلب ؟میرا جہاں دل چاہے گا وہاں کام کرونگی۔"

وہ بھی غصے سے بولی۔

" اچھا بس اپنا اپنا کام کرو جا کر۔جاؤ۔"

آمر نے ایک بار پھر جھگڑا ختم کروانے کی کوشش کی۔وہ دونوں ایک دوسرے کو گھورتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔

"میں بھی دیکھتا ہوں یہ کیسے یہاں کام کرتی ہے۔"

وہ بڑبڑایا اس کی اتنی ہمت کہ سارہ عمران کو روکے۔اس ڈیٹکٹیو کو تو میں اندر کرواؤنگی۔

کھڑوس انسان"

یہ کہتی وہ بھی تفتیشی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے وہ صوفے پر بیٹھا تھا۔ کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ روسلیہ داخل ہوئی تو اس سے سامنے بیٹھے شخص کا سایہ نظر آیا۔ وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکتی تھی۔ اس نے

کبھی اس شخص کا چہرہ نہیں دیکھا تھا۔ اس شخص کے پیچھے والی دیوار شیشے کی بنی تھی جس سے باہر سے چاند کی روشنی سیدھی روسلیہ پر پڑھ رہی تھی۔ وہ وہاں اس سخص کے سامنے پڑے صوفے پر بیٹھ گئ۔"

آپ مجھے اپنی شکل کیوں نہیں دکھاتے۔"

" میں نے کہا ہے نہ کہ جب میرا مقصد پورا ہو جائے گا تو دکھادوں گا۔ پھر ہم دونوں کہیں دور چلے جائیں گے لیکن اس سے پہلے میرا ایسے کرنے سے تمھاری جان خطرے میں آسکتی ہے۔"

اس کی آواز بہت سرد تھی۔ روسلیہ نے جھرجھری لی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

" لیکن آپ میری مدد کیوں کر رہے ہیں؟"

روسلیہ آج وہ سارے سوال پوچھنا چاہتی تھی جو پچھلے کچھ دنوں سے اس کے ذہن میں تھے۔

"تم جانتی ہو نہ میں تمھیں کتنا پسند کرتا ہوں اور میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ پچھلے چار سال سے تم پر نظر ہے میری۔ بس تمھیں یہاں سے لے جاؤں گا۔ مجھے اپنے بھائی کے قاتل کو ڈھونڈنا ہے۔"

روسلیہ کچھ دیر خاموش رہی پھر اس نے ایک اور سوال کیا

" وہ کون تھا جس کہ آپ نے"

اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ بول پڑا

" میں جانتا ہوں وہ آدمی تمہیں حراس کرتا تھا۔ میں تمہارے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں چاہے تم مجھے بتاؤ یا نہیں اور اب زیادہ مت سوچو جاؤ اب یہاں سے اور ہاں یاد رکھنا میری نظریں تم پر ہی ہیں اس لیے ایسی ویسی کوئی حرکت مت کرنا۔"

وہ یہ کہتا ایک بار پھر روسلیہ کو خوف میں مبتلا کر چکا تھا۔روسلیہ کو اس سے خوف آتا تھا لیکن اس کی باتیں سن کر وہ مطمئن بھی ہو جاتی تھی اور اس پر آنکھ بند کر کے بھروسہ کرتی تھی۔ اس سے محسوس ہوتا تھا کہ وہ اس آدمی کو بہت پہلے سے جانتی ہے حالانکہ کبھی اس کی شکل نہیں دیکھی تھی پھر بھی ایک عجیب سی آشنائی تھی۔وہ صحیح تھی کیونکہ وہ اس آدمی کو واقعی میں جانتی تھی مگر کسی اور لحاظ سے۔

انٹیروگیشن روم میں ایک ادھیڑ عمر کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ایان اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ایان کے ساتھ ایک خالی کرسی تھی جہاں سارہ جا کر بیٹھ گئی۔درمیان میں ایک ٹیبل تھی جس پر ریکارڈنگ ڈیوایس پڑا تھا۔سارہ نے نظریں اٹھا کر سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا تو حیران رہ گئی۔ایان نے سوال جواب پوچھنا شروع کیے۔

"ریکارڈ کے لئے اپنا نام بتائیں۔"

" احسن علی۔"

"آپ اس دن وہاں ایگزیبیشن میں کیا کر رہے تھے؟"

"میں ایک آرٹسٹ ہوں اسی لئے میں وہاں موجود تھا وہ سب سے بڑی ایگزیبیشن تھی وہاں پر ہر آرٹسٹ موجود تھا چھوٹا ہو یا بڑا"

" تو آپ اس دن کے سارے واقعیات بتائیں آپ نے کیا دیکھا؟"

"میں ایک پینٹنگ دیکھ رہا تھا جب شور سنائی دیا۔ لوگ ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔ پہلے مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی کیونکہ مجھے ہر طرف سے دھکے پڑ رہے تھے۔ پھر میں نے ایک لڑکی کو دیکھا جس کے قریب سے لوگ بھاگ رہے تھے۔ غور کرنے پر پتا چلا کہ لوگ اس لڑکی سے نہیں بلکہ اوپر سے لٹکتی لاش کو دیکھ کر بھاگ رہے ہیں جس سے خون زمین پر گر رہا تھا۔ پھر سیکورٹی نے ہمیں باہر نکل دیا۔"

احسن نے تفصیل سے بتایا۔ ایان نے سر اثبات میں ہلایا۔ سارہ ایان کا ٹیبل پر پڑا ہاتھ دیکھ رہی تھی۔ اس کے دائیں ہاتھ پر تل تھا۔ وہ بڑی مہارت سے پین کو گھمار رہا تھا۔

" وہ لڑکی کون تھی؟ کیا آپ اس سے پہچانتے ہیں؟

"ایان نے اگلا سوال پوچھا۔ سارہ نے ایان کے ہاتھوں سے نظر اٹھائی تو سامنے بیٹھا شخص اس سے ہی دیکھ رہا تھا۔ اس نے بے اختیار تھوک نگلا۔ اس سے اس سوال کی توقع نہیں تھی۔

"معلوم نہیں۔ میں نے اس کی شکل نہیں دیکھی۔ میں اس کے پیچھے کھڑا تھا۔ کالا لباس زیب تن کیا ہوا تھا اور اس کے بال بھورے رنگ کے تھے۔"

احسن نے بہت گہری نظروں سے سارہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔"

ٹھیک ہے اور کچھ جو آپ بتانا چاہیں؟"

اس نے ایک نظر سارہ کو دیکھا جو اس کی اس نظر سے تھوڑا غیر آرام دہ ہوئی۔

"نہیں، مجھے اور کچھ نہیں پتا۔"

احسن نے نفی میں سر ہلایا۔

" ٹھیک ہے۔ آپ جا سکتے ہیں۔ اگر ضرورت پڑی تو دوبارہ ملاقات ہو گی۔ شکریہ۔"

یہ کہ کرایان وہاں سے نکل گیا۔ سارہ اٹھنے ہی لگی تھی جب اس آدمی نے بہت زور سے اس کا ہاتھ پکڑا۔

"یہ کیا بتمیزی ہے؟"

اس نے غصہ سے کہا۔

" وہ لڑکی تم تھیں۔"

سارہ کا گلہ خشک ہوا اس آدمی کی چہرے پر تلخ مسکراہٹ تھی جس کو دیکھ کر ایک لمحے کے لئے سارہ کے بدن میں سرسری دوڑ گئی۔

" میں جانتا ہوں تم وہاں کیا کرنے گئی تھی اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم یہاں کیا کر رہی ہو۔"

" مجھے نہیں پتا تم کیا کہ رہے ہو۔"

اس نے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی مگر اس کی گرفت اور مظبوط ہو گئی۔

"میری بات کان کھول کے سنو لڑکی۔ اگر میرے پرانے کیس کھولنے کی کوشش کی یا میرے اوپر کسی بھی قسم کی انکوائری ہوئی تو میں سب کو تمہارا سچ بتادوں گا۔ اس لئے مجھے اس شک کے زمرے سے ہٹاؤ۔ قتل میں نے نہیں کیا لیکن میری اور چیزیں اگر پتا لگ گئیں تو میرے اوپر کیس ہو سکتا ہے۔ میں یہاں سے فرار ہو جاؤنگا یا پیسے دے کر جیل سے نکل آؤنگا لیکن تمھیں نہیں چھوڑونگا سمجھی؟"

اس نے سارہ کے ہاتھ کو جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔ سارہ نے اثبات میں سر ہلایا تو وہ آدمی بھی وہاں سے چلا گیا۔ سارہ کو کچھ سمجھ نہیں آیا کہ یہ ہوا کیا تھا۔ وہ بس اپنا راز جان جانے پر خوفزدہ تھی۔ اگر کسی کو پتا چل گیا تو؟ اگر اس ایان کو ایکزیبیشن کا پتا چل گیا تو؟ یہ مجھے کبھی میرے مقصد میں کامیاب نہیں ہونے دے گا۔ وہاں ٹیبل پر پڑے پانی کے گلاس کو اٹھایا اور لبوں سے لگا لیا۔ پھر اپنے آپ کو پر سکون کر کے باہر کی جانب بڑھی۔ اب وہ پر سکون نظر آ رہی تھی لیکن اس کے اندر خوف کی لال گھنٹیاں بج رہی تھیں۔ ایان نے اسے باہر آتے دیکھا۔ اس کا چہرہ سفید تھا لیکن وہ مسکرانے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ آمر کے پاس آکر رکی اور کچھ باتیں کرنے لگی جب ایان کی نظر اس کے ہاتھ پر پڑی پھر اس کی کلائی پر جو سرخ ہو رہی تھی اور وہاں پر انگلیوں

کے نشان موجود تھے۔ کسی آدمی کی انگلیوں کے نشان۔ جیسے کسی نے بہت زور سے پکڑا ہو۔ کچھ یاد آنے پر ایان نے چونک کر باہر جاتے ہوئے احسن کو دیکھا جس نے ایک تنبیہ کرنے والی نظر سارہ کی طرف اچھالی۔ ایان کچھ دیر یوں ہی کھڑا رہا پھر آمر کو آواز دیتا باہر کی طرف بڑھ گیا۔

"اب ہمیں ہسپتال جانا ہے رپورٹس لینے۔"

ایان نے گاڑی کی طرف چلتے ہوئے کہا۔ سارہ بھی آمر کے ساتھ باہر نکلی۔

" تو خود جانے کی کیا ضرورت ہے کسی سے کہہ کر منگوا لو۔"

آمر نے مشورہ دیا۔

" ہاں میں لے آتی ہوں۔"

سارہ نے کہا۔

" نہیں میں خود جاؤں گا مجھے کسی پر ٹرسٹ نہیں اور ایسے اہم کام میں ہر ایرے غیرے سے نہیں کہہ سکتا۔"

www.novelsclubb.com

سارہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا لیکن سارہ نے کوئی جواب نہیں دیا کیونکہ اس کا دھیان کہیں اور تھا۔وہ دور جاتے ہوئے احسن کو دیکھ رہی تھی۔ایان نے بھی اس بات کو محسوس کیا لیکن کچھ کہا نہیں اور گاڑی میں بیٹھ کر ہسپتال کی طرف چلا گیا۔اس سے پہلے آمرا سے کچھ کہتا وہ ایک ضروری کام کا کہہ کر وہاں سے ٹیکسی میں بیٹھ گئی۔

میز پر جھکے وہ کچھ پڑھ رہا تھا۔ماتھے پر بل پڑے تھے۔وہ بار بار ایک جملہ پڑتا اسے کاٹ کر کچھ اور لکھتا پھر اسے بھی کاٹ دیتا۔میز پر جا بجا کاغز بکھرے تھے۔ساتھ میں دو سیاہی کی ڈبیا اور کچھ پین پڑے تھے۔میز کے کنارے نیچے زمین پر ایک چھوٹی سی ٹوکری پڑی تھی جو کاغذات سے بھری پڑی تھی۔اس نے ایک اور کاغز اٹھا کے فولڈ کیا اور اس سے ٹوکری میں اچھال دیا۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر سر اٹھایا اور آنے والے کو دیکھ کر چہرے پر ایک خوشگوار مسکراہٹ بکھر گئی۔

"روسلیہ"

وہ جواب مسکرائی

"کیسے ہیں آپ سعد؟"

روسیلیہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"بلکل ٹھیک ہوں۔آپ یہاں؟"

"کیا میں نہیں آسکتی؟"

"نہیں ایسی بات نہیں ہے۔میں آپ کو یہاں اکسپیکٹ نہیں کر رہا تھا۔آئیں بیٹھیں۔"

سعد نے صوفے کی طرف اشارہ کیا۔

"آپ بزی تو نہیں تھے؟"

"اپنی کتاب پر کام کر رہا تھا۔"

"آپ کی کتاب کہاں تک پہنچی؟"

"بس آخری دو باب رہ گ ئے ہیں۔"

"آپ فری ہیں نا؟ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی۔بس آپ کا تھوڑا سا وقت چاہیئے۔"

روسلیہ نے تھوڑی تلے ہاتھ رکھ کر پوچھا

"آپ بتائیں کیا کام تھا؟"

" کیا آپ کرینگے؟"

" آج تک کوئی ایسا کام ہے جو میں نہ کر سکا ہوں؟"

سعد نے ایک آبرو اٹھا کر پوچھا

" یہ والا تھوڑا مشکل ہے؟"

" آزمانا چاہتی ہیں؟"

روسلیہ مسکرا دی۔

www.novelsclubb.com

"   یہی بات تو پسند ہے آپ کی۔"

وہ چلتا ہوا بلکل اس کے سامنے آیا اور میز کے کنارے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔ روسلیہ اب اس کے بلکل سامنے تھی۔ سعد کا رخ بھی روسیلیہ کی طرف تھا۔ گلہ کھنکارنے کے بعد وہ بولی

" میں ڈائیورس لینا چاہتی ہوں۔"

اور یہ بات سن کر سعد ایک دم ساکت ہو گیا۔ وہ کچھ دیر چپ رہا پھر آہستہ سے بولا

"   مگر کیوں؟"

روسلیہ کی آنکھوں میں اداسی اتر آئی۔

"   ہم دونوں کے بیچھ میں کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ وہ بھی یہی چاہتے ہیں۔ وہ میرے ساتھ رہنا نہیں چاہتے۔ وہ کئی کئی دن گھر نہیں آتے۔ آ بھی جائیں تو الگ کمرے میں ہوتے ہیں۔ ان کو میری موجودگی نہیں پسند۔ یہ سب دیکھ کر میرا بہت دل دکھتا ہے۔ میں ان کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں اور میں نے پوری کوشش بھی کی مگر کوشش تو دونوں طرف سے ہونی چاہیے نہ۔"

یہ سب کہتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسوں بہہ گئے۔

" کیا اس میں آپ میری مدد کر سکتے ہیں؟"

روسیلیہ نے بھیگی آنکھوں میں ڈھیروں امید لئے اس سے دیکھا۔ وہ جو چپ کھڑا تھا ایک دم سیدھا ہوا۔

"کیا آپ چاہتی ہیں میں اسے بات کروں اور ڈائیورس لینے سے منا کر دوں؟"

یہ سب کہتے ہوئے سعد کے دل کو کچھ ہوا۔

" میں چاہتی ہوں آپ انہیں ڈائیورس کے لئے راضی کر لیں کیونکہ وہ سر عام الگ نہیں ہونا چاہتے یعنی وہ مجھ سے وابستہ نہیں رہنا چاہتے لیکن وہ ڈائیورس بھی نہیں چاہتے۔ وہ مجھے اپنی قید میں رکھنا چاہتے ہیں۔ میں اپنی زندگی ایسے نہیں گزار سکتی سعد۔"

وہ اپنی آستین سے آنسو پونچھنے لگی جب سعد نے اس کے ہاتھ پر زخم دیکھا۔ آگے بڑھ کر اس کی ہتھیلی اپنے ہاتھ میں لی اور آستین اوپر کر کے نیل کو دیکھا اور استفسار کیا

" یہ کیا ہوا؟"

وہ چپ رہی۔

" کیا مرتضی نے تم پر ہاتھ اٹھایا ہے؟"

" یہ کوئی نئ بات نہیں ہے۔"

روسلیہ نے ایک اور بم پھوڑا اور اس انکشاف پہ سعد کے گردن کی رگیں تن گئیں۔اسے بے حد غصہ آنے لگا۔

" آپ بے فکر رہیں میں اس معاملے کو سلجھا لونگا۔آپ ایسا کریں کچھ عرصے کے لئے یہاں سے کہیں چلی جائیں۔"

" کیوں؟"

روسلیہ نے پلکے جھپکتے پوچھا۔

" کیا آپ کو مجھ پر یقین ہے؟"

www.novelsclubb.com

سعد نے سوال کیا۔

" ہاں"

" تو بس پھر سوال مت کریں۔"

" شکریہ"

روسلیہ نے بھیگی پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا۔اس نے نفی میں سر ہلایا۔

" اس کی ضرورت نہیں۔بس میرے ساتھ ایک کپ کافی پی لیں۔"

اور یہ سن کر وہ کھل کر مسکرا دی۔وہ وہاں سے اٹھ کر گئی تو اس کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔وہ چلتا ہوا کھڑکی کے پاس آیا اور باہر دیکھتے ہوئے کچھ سوچنے لگا۔

وہ دونوں اس وقت فارنزک سائنٹسٹ کے ساتھ ہسپتال میں موجود تھے۔ایان وہاں پیچھلے آدھے گھنٹے سے بیٹھا رپورٹس کا انتظار کر رہا تھا جب سارہ بھی وہاں پہنچ گئی۔ان دونوں

میں کوئی بات نہیں ہوئی۔ سارہ کسی سوچ میں گم لگتی تھی۔ ایان بظاہر لا تعلق بیٹھا تھا لیکن سارہ کے تاثرات کن انکھیوں سے بخوبی دیکھ رہا تھا۔ سارہ کچھ پریشان لگتی تھی۔ وہ ابھی اسے کچھ کہنے کا سوچ ہی رہا تھا جب ڈاکٹر وہاں آ گئی۔

"یہ خودکشی نہیں تھی۔ خون میں ہمیں آرسینک ملا ہے اور ایک اور ڈرگ کے کچھ ذرات بھی۔ یہ ڈرگ سائکو پیشنٹس کو دیا جاتا ہے جو اپنا ہوش و حواس کھو چکے ہوتے ہیں۔ اس سے ان کا برین سلو ہوتا ہے اور وہ سامنے والے کی بات پر باآسانی عمل کرتے ہیں۔ عین ممکن ہے کسی نے اس ڈرگ کی مدد سے اس کی کلائی کٹوائی ہو۔ جسم پر کوئی تشدد کے نشان نہیں ہیں صرف دائیں ٹانگ پر ایک نیل ہے، ایک ہیل کا نشان۔"

www.novelsclubb.com

وہ دونوں بہت غور سے سن رہے تھے۔ سارہ نے ایان کی طرف دیکھا جو چہرے پر سنجیدگی لیے ڈاکٹر کی طرف متوجہ تھا۔ پہلے دن اس نے یہی سب اسے بتایا تھا۔ اس کا مطلب وہ واقعی ایکسپرٹ ہے۔ تھوڑی اور تفصیلات پوچھنے کے بعد وہ وہاں سے پولیس سٹیشن کی طرف

بڑھ گئے۔سارہ ہسپتال کے باہر کھڑی ٹیکسی کا انتظار کر رہی تھی جب ایان اپنی گاڑی لے کر اس کے سامنے رکا۔

"   آجاؤ۔"

"   نہیں میں خود آجاؤ نگی۔"

"   کیسے؟پیدل چل کر۔"

ایان نے مذاک اڑایا۔سارہ نے اسے آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھا اور کچھ دیر وہاں کھڑی رہی پھر چارو ناچار آکر بیٹھ گئی۔ایان نے گاڑی آگے بڑھا دی پھر بات کا آغاز کیا

"وہ آدمی مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگتا جس کا انٹرویو لیا ہے آج صبح،کیا نام تھا اس کا بھلا؟ہاں احسن علی۔"

سارہ نے گھبرا کر اس کی طرف دیکھا اور کہنے لگی

" نہیں، نہیں تو اس میں مجھے تو کوئی ایسی بات نہیں لگی۔ وہ تو بس ایک معمولی سا آرٹسٹ ہے۔"

" کیا تم اس کا بیک گراؤنڈ چیک کر سکتی ہو۔ مجھے اس پر شک ہے۔"

" وہ قتل نہیں کر سکتا۔ وہ ایک معمولی سا آرٹسٹ ہے۔"

سارا نے اپنی بات دوہرائی۔

" قتل ہمیشہ معمولی لوگ ہی کرتے ہیں۔ قاتل ہمیشہ ایک عام انسان بن کر رہنا پسند کرتا ہے۔"

"اچھا ٹھیک ہے میں چیک کر لونگی۔"

سارہ نے جان چھڑاتے کہا۔ دونوں میں پھر کوئی بات نہیں ہوئی۔

وہ بالکنی میں کھڑی فون پر بات کر رہی تھی جب وہ پیچھے سے داخل ہوا بنا کسی آواز کے۔

" کیا آج ہی کام ہو جائے گا؟ اتنی جلدی۔"

فون پر جو بھی تھا اب وہ اسے کچھ کہہ رہا تھا جس سے سن کر وہ ہنس پڑی۔

" میں آج شام کی فلائٹ سے ہی لندن جا رہی ہوں۔"

وہ کافی دیر فون پر لگی رہی بنا یہ جاننے کے کوئی اس کو سن رہا ہے۔ سامنے والے کی بات سن کر اس نے خدا حافظ کہہ کر فون بند کیا اور پیچھے کی طرف مڑی اور چونک گئی۔ پیچھے اس کا شوہر کھڑا تھا۔

"تم کس سے بات کر رہی تھی؟"

وہ بروقت سنبھلی اور مسکرائی

" اپنی سیکرٹری سے۔ آج شام مجھے لندن میں ایک شو پر جانا ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ کچھ نہ بولا تو روسیلیہ اس کے ساتھ سے گزر گئی۔ باہر آ کر اس نے ایک گہرا سانس لیا۔ وہ وہیں کھڑا رہا۔ دوسری طرف وہ جو روسیلیہ کے ساتھ فون پر تھا وہ اب صوفے سے اٹھا اور چلتا ہوا اپنے اپارٹمنٹ کی شیشے کی بنی دیوار سے باہر دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ تھی۔ ایک شیطانی مسکراہٹ جیسے اس کا مقصد بہت جلد پورا ہونے والا ہو۔ پھر اس نے پاس پڑا گلاس اٹھایا اور لبوں سے لگالیا اور پھر ایک زوردار قہقہہ لگایا اور ہنستا ہی چلا گیا۔ اس اپارٹمنٹ کے در و دیوار اتنی خوفناک ہنسی سن کر سہم سے گئے۔

www.novelsclubb.com

سارہ نے ایان کے آفس میں داخل ہوتے ہی ایک فائل اس کی ٹیبل پر رکھی۔

" یہ ہیں وہ ساری تفصیلات جو تم نے مانگیں تھیں۔ ان سب کے علاوہ بھی کچھ چاہیے ہو تو بتا دینا۔"

" ہاں ایک کپ کافی۔"

فائل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" میں تمہاری اسسٹنٹ نہیں ہوں۔"

ایان نے اس کی اس بات کو نظر انداز کیا

" چینی دو چمچ ڈالنا۔"

سارہ کو لگا وہ مذاک کر رہا ہے لیکن اس سے اپنے کام میں مصروف دیکھ کر سارہ منہ میں کچھ بڑبڑائی اور کافی بنانے چلی گئی۔ کچھ دیر بعد وہ لوٹی تو دو گرم گرم کپ ہاتھ میں تھے۔ ایک مگ ایان کے سامنے رکھا جس نے مگ اٹھایا اور لبوں سے لگایا۔ پھر سارہ کی طرف دیکھا

" یہ تم کہاں سے لے کر آئی ہو؟"

" کیوں بادشاہ سلامت کے ٹیسٹ کے مطابق نہیں ہے؟"

" نہیں، کافی اچھی ہے اسی لئے پوچھ رہا ہوں۔"

سارہ نے پہلے حیران نظروں سے دیکھا پھر چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

www.novelsclubb.com

" اتنے دنوں میں پہلی بار تم نے میری تعریف کی ہے۔"

" تمہاری نہیں، کافی کی۔"

سارہ کی مسکراہٹ برقرار رہی اور وہ کچھ دیر ایان کو دیکھتی رہی۔ تنگ آکر اس نے سارہ کو دیکھا

" بچوں والی حرکتیں چھوڑ دو سارہ۔"

" ہاں تو تم مجھے بوڑھو والی سکھا دو۔ اب تو ویسے بھی تمہاری عمر ہو گئی ہے اسی لئے میری حرکتیں بچوں والی ہی لگیں گی۔"

ایان نے پھر سے اس کی بات کو نظر انداز کیا۔ اب وہ اس پر غصہ نہیں کرتا تھا یا شاید غصہ آتا نہیں تھا۔

" تو وہ آدمی غیر قانونی کام کرتا ہے؟"

" ہاں، وہ احسن علی ایک سمگلر ہے۔"

" تم اس سے پہلے سے جانتی ہو؟"

وہ کچھ دیر خاموش رہی پھر اثبات میں سر ہلایا۔

" ایک کیس میں ساتھ کام کیا تھا۔"

" کون سا کیس؟"

" کوئی پرانا تھا۔"

اس نے ایان کو سچ بتایا مگر ساری تفصیلات نہیں اس وقت اس سے ایان کا ٹرسٹ جیتنا تھا تاکہ وہ اس پر شک نہ کرے۔ پھر وہ دونوں کافی دیر ساتھ بیٹھے رہے۔

www.novelsclubb.com

وہ گھر میں داخل ہوئی تو سب سامان الٹا پڑا تھا۔گلدان زمین پر ٹوٹے پڑے تھے اور زمین پر مٹی سے لدے پاؤں کے نشان تھے جو اوپر کی طرف جاتے تھے۔اس کا سانس اٹکا وہ بھاگ کر اوپر کی طرف گئی اور اپنی الماری کے پاس جا کر دیکھا

" شکر یہ یہیں ہے۔مجھے اس سے کسی اور جگہ منتقل کرنا ہوگا۔"

سارہ نے اپنے آپ سے کہا۔اس کا کمرہ بھی بری طرح بکھرا ہوا تھا جیسے کسی نے جان بوجھ کر کیا ہو اس سے وارن کرنے کے لئے لیکن کون؟ کیا اس کیس سے کوئی ہے؟ نہیں نہیں اس نے سر جھٹکا۔یہ کام کسی اور نے کیا ہے۔اس نے لیپ ٹاپ اٹھا کر سی سی ٹی وی فوٹیجز دیکھیں۔ وہ ڈیلیٹ نہیں ہوئی تھی یعنی سامنے والا چاہتا تھا وہ اس تک پہنچے مگر کیوں؟ سارہ وہیں بیڈ پر بیٹھی وہ فوٹیجز دیکھنے لگی۔ایک جگہ پر زوم کیا پھر اپنے لب بھینچ لیے۔سارہ کے فون کی گھنٹی بجی

"روسلیہ کالنگ۔"اس نے فون اٹھایا تو وہ بنا سلام دعا کہ بولی

" تمھیں یاد ہے تم نے میرے کچھ کام کرنے تھے؟"

" جی یاد ہے۔آپ بتائیں کیا کام ہے؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

" میری فلائٹ بک کرواؤ لندن کی آج شام کی۔"

سارہ حیران ہوئی۔

" آج شام کی؟ خیریت؟"

" ہاں ایک ایمرجنسی ہے ٹکٹس کی ڈیٹیل وغیرہ مجھے سنڈ کر دینا۔"

اور یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

" یہ کیسا کام ہے؟ عجیب۔ یہ تو اس کی سیکرٹری کرتی ہے، شاید چھوٹی پر ہو۔ مجھے کیا"

سارہ کچھ حیران سی ہوئی لیکن پھر بھی اس نے فلائٹ بک کر دی اور تفصیلات روسیلیہ کو بھیج دیں۔

آنکھوں پر نظر والے چشمے لگائے وہ آج سفید شرٹ اور بھورے ٹراؤزرس میں ملبوس تھا۔ سعد چلتا ہوا اس کے سامنے والی کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔

" کیسی ہیں آپ؟"

سعد نے پوچھا۔

" میں بلکل ٹھیک ہوں۔آپ کیسے ہیں؟"

روسلیہ نے تھوڑی تلے ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

" میں ٹھیک نہیں ہوں۔"

"کیوں؟"

" جب تک میں آپ کا کام نہ کر دوں میں بھلا ٹھیک کیسے ہو سکتا ہوں؟"

روسیلیہ کی مسکراہٹ غائب ہوئی اور اس کی جگہ خوف نے لے لی۔اس کے بدلتے تاثرات سعد نے باخوبی نوٹ کیے

" آپ کیوں ڈرتی ہیں؟ میں نے کہا ہے نہ کہ اس کا حل نکال لیا ہے میں نے۔بہت جلد آپ کو آزادی مل جائے گی۔"

سعد نے یقین دہانی کروائی۔

"کیا واقعی میں؟"

"ہاں۔"

روسیلیہ پر سکون ہو گئی۔

" کیا پہلے آپ کا کوئی کام چھوڑا ہے؟"

وہ مسکرائی۔

" میں آپ کا شکرادا کیسے کروں؟"

" بتایا تو تھا ایک کپ کافی پی کر۔"

پھر ان دونوں نے کافی آرڈر کی۔ وہ دونوں ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھے تھے۔

" سعد آپ میرے لئے یہ سب کیوں کرتے ہیں؟"

روسلیہ نے معصومیت سے بھرے لہجے میں سوال کیا

" کیوں کہ آپ مجھے اچھی لگتی ہیں۔"

" اچھے لگنے سے کیا ہوتا ہے؟"

" جب کوئی اچھا لگتا ہے تو دل چاہتا ہے اس کی پسند کی ہر چیز کریں۔اس کی کسی بات کو نہ ٹالیں۔وہ جو مانگے دے دیں۔وہ جو کہے بنا کسی دوسرے خیال کے وہ سب کر جائیں۔"

" چاہے وہ غلط ہی کیوں نہ ہو؟"

" موحبّت میں کچھ غلط اور کچھ صحیح نہیں ہوتا روسیلیہ۔جب آپ کو کوئی اچھا لگتا ہے تو آپ بنا سوچے سمجھے کام لیتے ہیں۔آپ کی زندگی کے سارے فیصلے اس شخص سے جڑنے لگتے ہیں۔نہ چاہتے ہوئے بھی وہ آپ کی سوچوں پر غالب آجاتا ہے۔پھر آہستہ آہستہ وہ انسان آپ کی زندگی کا مرکز بنتا ہے جس کے گرد آپ کی زندگی گھومتی ہے۔"

روسیلیہ بہت غور سے اس کی بات سن رہی تھی۔سعد کی آنکھوں میں چمک تھی اور وہ یہ باخوبی دیکھ سکتی تھی۔

"اگر آپ اس شخص کے بارے میں کچھ بھی نہ جانتے ہوں پھر بھی کوئی اچھالگ سکتا ہے؟"

روسیلیہ نے ایک اور سوال کیا۔

" محبت کسی کا رنگ، نسل، ذات دیکھ کر نہیں ہوتی۔ یہ بس ہو جاتی ہے۔ انسان کو خود معلوم نہیں ہوتا کب کیسے اور کہاں بس ہو جاتی ہے اور اس پر کسی کا اختیار نہیں۔"

اس بار روسیلیہ کی آنکھوں میں بھی وہ چمک تھی لیکن وہ چمک کسی اور کے لئے تھی اور یہ چمک سعد سے چھپ نہ سکی۔ وہ اس سے دیکھتا رہا لیکن روسیلیہ، وہ شاید کہیں اور پہنچ چکی تھی یا شاید کسی اور کے پاس۔ اس نے کچھ دیر بعد ایک اور سوال کیا

" ہمیں کیسے پتا سامنے والا بھی یہی سوچتا ہے یا نہیں۔"

" کیا فرق پڑتا ہے ضروری تو نہیں سامنے والا بھی ایسا ہی سوچے۔ نہ حاصل ہونے والے عشق کا مزہ اور درد انسان کو انسان بناتا ہے۔ ایک ہی وقت میں وہ انسان کو بے بس کر دیتا ہے اور ساتھ ہی اس سے مضبوط بھی کر دیتا ہے۔ بے بس اس لئے کہ آپ کا محبوب چاند بن جاتا ہے

خوبصورت مگر آپ کی دسترس سے بہت دور اور مضبوط اس لئے کیونکہ اسے ہر کوئی تو دیکھ سکتا ہے مگر ویسے نہیں جیسے آپ دیکھتے ہیں۔ یہ صرف آپ کا نظریہ ہے جو اس انسان میں آپ خوبصورتی دیکھتے ہیں۔"

روسیلیہ نے چہرہ ہلکا سا دائیں جانب جھکایا۔ سعد باغور اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا۔

"کیا آپ کی زندگی میں کوئی ہے روسیلیہ؟ روسیلیہ نے چونک کر اس سے دیکھا وہ جیسے اپنے خیالوں سے واپس آئی۔

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہے میں تو بس ویسے ہی پوچھ رہی تھی۔"

سعد نے اس کے چہرے پر گھبراہٹ دیکھی۔ پھر اداسی سے مسکرا دیا۔ وہ جانتا تھا روسیلیہ جھوٹ بول رہی ہے۔ آج پہلی بار اس نے اپنے کہے الفاظ محسوس کیے تھے۔ وہ ایک رائیٹر تھا اکثر ایسی باتیں کر جاتا تھا مگر آج پہلی بار اسے لگا جیسے وہ بھی ایک چاند کو چاہ رہا ہے جو بہت خوبصورت ہے جو اس کی اندھیروں میں روشنی کرتا ہے۔ سورج کی طرح تپتی ہوئی روشنی

نہیں بلکہ چاند کی طرح ہلکی ٹھنڈی روشنی جو انسان کو سکون دیتی ہے مگر وہ انسان کی دسترس میں نہیں۔وہ بس سر جھکائے اداسی سے بیٹھا رہا۔ نظریں اٹھانے کی سکت نہیں تھی۔اس میں وہ جانتا تھا روسیلیہ کی آنکھوں میں وہ چمک کسی اور کے لئے تھی ان میں کسی اور کا عکس تھا۔وہ اب ان آنکھوں میں نہیں دیکھ سکتا تھا کتنا اذیت ناک ہے نہ اپنی پسندیدہ چیز میں کسی دوسرے کا عکس دیکھنا۔

ایان رات کے وقت بیڈ پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا جب سارہ کا فون آیا۔اس نے فون کان سے لگایا۔

"وہ میں نے یہ پوچھنے کے لئے فون کیا تھا کہ کل کس ٹائم سٹیشن میں جانا ہے؟"

"جب جانا ہو گا بتادوں گا۔"

"کسی بات کا صحیح سے جواب نہیں دے سکتے؟"

"نہیں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

" مجھے کل کچھ کام ہے۔ایک ٹائم بتادو تاکہ میں سٹیشن آجاؤں۔"

" ایک کام کرو تم نہ ہی آؤ سکون ہو گا۔"

سارہ کچھ دیر خاموش رہی پھر "ٹھیک ہے" کہہ کر فون بند کر دیا۔ایان نے حیرانی سے فون کو دیکھا وہ سوچ رہا تھا کہ آگے سے وہ کچھ بولے گی لیکن وہ کچھ نہ بولی۔

" چلو اچھا ہے کل کا دن تو سکون سے گزرے گا۔"

ایان نے یہ سوچتے ہی لیپ ٹاپ بند کیا اور سونے کے لئے لیٹ گیا۔

کمرے میں اندھیرا تھا۔اس کے ہاتھ میں کافی کا ایک کپ تھا جو تقریباً خالی ہو چکا تھا۔وہ بیڈ پر لیٹا ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھا جب کمرے کے دروازے کے باہر کھٹ کھٹ ہوئی۔پہلے اس نے نظرانداز کیا لیکن آواز دوبارہ آئی۔گھر پر وہ اکیلا تھا۔ملازم اپنے کوارٹرز میں تھے اور اِس وقت تک سو چکے ہوں گے۔وہ بیڈ سے اٹھا اور ننگے پاؤں دروازے کی طرف بڑھا ہینڈل گھمایا

لیکن وہ کھلا نہیں۔اس نے لاک چیک کیے لیکن وہ کھلے تھے۔ایک بار پھر دروازہ کھولنے کی کوشش کی لیکن نہیں کھلا وہ ڈر گیا اور زور زور سے دروازہ بجانے لگا۔

" کوئی ہے؟ یہ دروازہ کیوں نہیں کھل رہا۔کھولو اسے۔"

وہ چیخ رہا تھا لیکن کوئی نہیں آیا کچھ دیر چلانے کے بعد اس کی آنکھوں سے آنسوں بہنا شروع ہو گئے۔وہ پینک کر رہا تھا۔وہ کھڑکی کی طرف دوڑا تو وہ بھی لاک تھی۔ایک عجیب سی آواز کمرے میں گونجی جیسے کوئی گیس لیک ہو رہی ہو۔دروازے کے نیچے سے کوئی گیس واقعی کمرے میں بھری جا رہی تھی۔اس کا سانس رکنے لگا۔وہ کمرے کی بالکنی کی طرف دوڑا۔ وہاں دو دروازے تھے لکڑی کا دروازہ جو اندر کی طرف کھلتا تھا اس سے کھول دیا۔مگر جالی والا دروازہ نہیں کھلا لیکن کمرے میں بھرا دھواں لکڑی کا دروازہ کھلنے سے اب کم ہونے لگا تھا۔وہ وہیں زمین پر بیٹھ گیا اور منہ جالی والے دروازے سے لگا کر گہرے گہرے سانس لینے لگا۔اس نے آنکھیں بند کیں تو اس سے محسوس ہوا کوئی گیلی چیز اس کے پاؤں کو چھو رہی ہے۔آنکھیں کھول کر دیکھا تو پورا کمرہ پانی سے بھرا تھا۔وہ بے اختیار کھڑا ہو گیا۔پانی بہت تیزی سے بھر رہا

تھا۔وہ پانی کو اوپر بڑھتا دیکھ بیڈ کی طرف بھاگا۔آہستہ آہستہ پانی اس کے منہ تک آ گیا۔اب وہ پانی میں ڈوب رہا تھا اور اپنا ہاتھ مارتے ہوئے کوئی سہارا تلاش کر رہا تھا۔صرف چند منٹ لگے اور اس کی سانسیں مدھم پڑھ گئیں اور پھر مکمل طور پر بند ہو گئیں۔

اگلے دن پولیس سٹیشن میں آتے ہی ایان نے دیکھا سارہ وہیں موجود تھی۔

" تم یہاں ؟ مجھے لگا آج سکون ہو گا لیکن نہیں۔"

میں کچھ فائلز دینے آئی تھی پھر چلی جاؤ نگی۔تم سکون سے رہ لینا۔"

سارہ نے یہ کہہ کر آمر کی طرف دیکھا۔

"آپ کچھ بتا رہے تھے آمر۔"

" سر! آمر سر۔ "

ایان نے سارہ کی تصیح کی۔

"اس کی ضرورت نہیں۔ تم مجھے میرے نام سے بلا سکتی ہو۔"

آمر نے کہا تو سارہ نے ایک جتاتی نظر ایان پر ڈالی۔ ایان نے لب بھینچ لیے۔ پھر آمران دونوں کو گیلری میں مرنے والے کی تفصیل بتانے لگا۔

"وہ روسلیہ کا بہت اچھا دوست تھا۔ وہ ایک پینٹر تھا لیکن یہ کام اس نے روسلیہ سے انسپائر ہو کر شروع کیا تھا۔ پہلے وہ کسی کمپنی میں جاب کرتا تھا۔ وہاں اس کی ریپیوٹیشن کافی اچھی ہے۔ اس رات وہ گیلری میں روسیلیہ کے لئے آیا تھا۔"

" کیا اس کا کوئی دشمن ہے؟"

سارہ نے استفسار کیا۔

" نہیں ہماری معلومات کے مطابق وہ ایک زہین اور محنتی لڑکا تھا۔ سب اسے پسند کرتے تھے۔"

" یہی تو گڑ بڑ ہے۔ جس کو سب پسند کرتے ہیں اس کو کوئی نہیں جانتا مطلب ایسے لوگوں کو اپنا آپ کوور کرنا خوب آتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

ایان نے فائل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" دنیا میں اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں اگر آپ کا واسطہ نہیں پڑا ایسے لوگوں سے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ سب کو برا سمجھیں گے۔"

سارہ نے بات کی تردید کی۔

" تم کتنے اچھے لوگوں کو جانتی ہو؟"

" بہت سے ہیں۔"

"جیسے کے میں"

آمر نے بیچ میں بولا لیکن ان دونوں نے اگنور کر دیا۔

" تمہارے جیسے ہی ہوں گے۔"

ایان بڑبڑایا لیکن سارہ سن چکی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

" جیسے بھی ہیں کم سے کم بد تمیز، مغرور اور کھڑوس تو نہیں ہیں۔ بات کرنے کا سلیقہ تو آتا ہے انہیں۔"

" کیا واقعی؟"

ایان نے ابرو اٹھا کر پوچھا۔

" ہاں واقعی۔"

سارہ نے تلخی سے کہا۔

" تو پھر ان سے ہی کچھ سیکھ لینا تھا۔"

سارہ کے تو تن بدن میں آگ لگ گئی۔ وہ غصے سے اٹھی اور وہاں پر پڑی ہوئی ایک فائل اٹھائی اور زور سے ایان کے اوپر پھینکی۔ وہ اس افتداد کے لیے تیار نہیں تھا اس لیے بر وقت سمبھل نا سکا اور وہ فائل اس کے سر پر بجی۔

" یہ کیا حرکت ہے۔"

وہ بھی اپنی کرسی سے کھڑا ہو کر اشتیاق کے عالم میں پوچھنے لگا۔

" وہی جو تمھیں نظر آئی۔اوہ میرا مطلب ہے جو تمھیں محسوس ہوئی۔"

وہ یہ کہتی اپنے پرس کی طرف بڑھی اور اسے اٹھا کر زور سے ایان کے بازو پر مارا اور باہر کی طرف بھاگ گئی۔ایان پیچھے حیران کھڑا رہا۔اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔اس نے آمر کی طرف دیکھا تو وہ منہ پر ہاتھ رکھے اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔"پاگل لڑکی۔"وہ غصے سے بڑبڑاتا ہوا اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا۔راستے میں اسے ایک افسر نے کچھ کہنا چاہا

"سر بات سنیں۔"

" نہیں ابھی نہیں۔میرا موڈ بہت خراب ہے۔"

" مگر سر۔"

" کہا نہ نہیں۔"

اس نے اسے طرح گھور کر دیکھا تو وہ چپ ہو گیا۔ پیچھے ٹھا دروازہ بند ہونے کی آواز آئی۔

وہ اپنے آفس میں بیٹھا کچھ فائلز پڑھ رہا تھا جب ایک آدمی اس سے کافی دینے آیا۔ اس کا غصہ ابھی تک کم نہیں ہوا تھا۔

" یہاں رکھو اور دفع ہو جاؤ۔"

وہ لڑکا وہیں کھڑا رہا۔ ایان نے کافی کا ایک گھونٹ بھرا اور پھر غصے سے اس سے دیکھا۔

" یہ کافی ہے؟ اتنی گندی۔ تمھیں کافی بنانی نہیں آتی؟"

ایان نے اس سے گھورتے ہوئے کہا۔

" سر سب یہاں ایسے ہی پیتے ہیں۔ ان کو یہ میرے ہاتھ کی کافی اچھی لگتی ہے۔"

اس لڑکے نے آہستہ سے ڈرتے ہوئے کہا۔

"یہ اچھی ہے؟ تم نے کبھی اس کے ہاتھ کی کافی نہیں پی اسی لئے ایسے کہہ رہے ہو۔"

ایان نے مگ واپس ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔

" کس کے ہاتھ کی سر۔"

لڑکے نے متذبذب ہو کر پوچھا۔ایان کو ایک دم ہوش آیا۔

"جاؤ یہاں سے اور دوسری کافی بنا کر لاؤ۔"

ایان جب دھاڑا تو وہ لڑکا مگ اٹھا کر بھاگنے کے انداز میں باہر گیا۔

"ایسا بھی کیا کہہ دیا تھا میں نے جو چلی گئی اور اگر کوئی اور کام تھا تو بعد میں کر لیتی اس کیس سے بھی ضروری کوئی کام ہے بھلا۔اوپر سے کافی بھی نہیں پی آج تو۔"

ایان نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے سامنے دیوار کو گھورتے کہا ایسے جیسے وہ سامنے کھڑی ہو۔

کچھ دیر بعد وہ لڑکا دوبارہ لوٹا۔اس بار ہاتھ میں دوسرا کپ تھا۔

" وہاں پر میری ایک فائل پڑی تھی۔"

ایان نے دروازے کے ساتھ پڑی ٹیبل کی طرف اشارہ کیا۔

" سر مجھے نہیں پتا۔"

لڑکے نے میز کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" تو پھر کس کو پتا ہے۔ تم ہی تو میرے آفس کی صفائی کرتے ہو؟"

" سر میں صرف صفائی کرتا ہوں۔ یہ چیزیں جب سے سارہ میم آئی ہیں وہی کرتی ہیں۔"

" سارہ سارہ سارہ اور کوئی نام نہیں آتا یہاں کسی کو۔ اب کھڑے میری شکل کیا دیکھ رہے ہو نکلو یہاں سے۔"

۔ایان نے چڑ کر کہا پھر جھک کر نیچے گرے ہوئے کاغزات اٹھانے لگا۔ وہ لڑکا وہیں کھڑا رہا۔ ایان نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ بول اٹھا،

" روسیلیہ کے شوہر کو کسی نے قتل کر دیا ہے۔"

" کیا؟"

www.novelsclubb.com

ایان بے یقینی سے بولا۔

" پہلے کیوں نہیں بتایا؟"

جلدی سے والٹ اور گاڑی کی چابی اٹھائی۔

" سر وہ باہر آپ کو سر نے بتانے کی کوشش کی تھی لیکن آپ نے سنا نہیں۔"

ایان اپنے آپ کو لعنت دیتے ہوئے آفس سے نکلا پھر بھاگتا ہوا باہر کی جانب دوڑا۔

ٹھیک آٹھ منٹ بعد وہ روسیلیہ کے گھر پر موجود تھا۔وہاں پر پولیس کی ٹیم کھڑی تھی ساتھ ہی سارہ کھڑی تھی۔اس کا شوہر جو ایک مشہور سیاست دان کا بیٹا تھا وہاں بیڈ پر بلکل سیدھا پڑا تھا بلکل بے سدھ۔اس کا نام فیضان کامران تھا۔"

یہ ایک ہائی پروفائل کیس ہے ہم قاتل کو پکڑنے کی پوری کوشش کرینگے۔"

پولیس نے باہر کھڑے رپورٹرز کو کہا۔سارہ چلتی ہوئی ایان کے قریب آئی اور کہنے لگی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

" تم کہاں تھے؟ کب سے کال کر رہی ہوں۔ سارا ڈیپارٹمنٹ یہاں موجود ہے اور جس کو پہلے ہونا چاہیے تھا وہ جناب یہاں ایک گھنٹے کے بعد پہنچ رہے ہیں۔"

" کیا تم نے مجھے مس کیا؟"

ایان نے شوخ لہجے میں کہا۔ سارہ نے بنا کچھ کہے سپاٹ چہرے سے اس کی طرف دیکھتی رہی۔ وہ سیدھا ہوا۔

" میں کسی کام میں مصروف تھا۔"

" اس کیس سے بھی زیادہ کوئی اہم کام ہے؟"

" ہاں کیوں نہیں۔ تمہیں بھی تو تھا نا آج صبح جو سب کچھ چھوڑ کر چلی گئی تھی۔"

سارہ نے آنکھیں گھمائیں اور پھر اس سے تفصیل بتانے لگی۔

" جسم پر کوئی تشدد کے نشان نہیں ہیں۔ اس واس کے علاوہ جو بیڈ سائیڈ ٹیبل پر پڑا تھا کچھ نہیں ٹوٹا نہ ہی کمرے میں کوئی چیز ادھر سے ادھر ہوئی ہے۔ کمرے میں کوئی ثبوت نہیں ہے

سارے پیسے ڈوکیومنٹس اپنی جگہ پر ہیں۔بیڈ سائیڈ ٹیبل پر یہ ایک کپ پڑا تھا جو فرنزک کے لیے بھیجوایا ہے۔"

سارہ نے ایان کو چند تصویریں دیکھائیں۔

"ڈاکٹرز نے اکزیمن کیا ہے اور ان کے مطابق یہ سانس رکنے کے بائث موت ہوئی ہے۔ اس کی پوری کھلی آنکھیں بھی یہی بتاتی ہیں کہ کسی نے غالباً تکیے سے سانس روکا ہے کیونکہ تکیے پر کھروچ کے نشان ہیں۔"

ایان نے سن کر سر ہالیا پھر خود جائزہ لینے لگا۔سارہ نے ایک نظر فیضان کی آنکھوں کی طرف دیکھا خوف اور بے یقینی تھی۔ان آنکھوں میں مرنے والے کا عکس تھا اس کا آخری چہرہ ان آنکھوں میں موقید ہوگا۔مقتول خود اپنا مجرم بتاتا ہے۔یہ آنکھیں بھی بہت کچھ کہنا چاہ رہی تھیں لیکن ہر کوئی بے آوازوں کی آواز نہیں سن سکتا۔اچھا ہے ورنہ شاید انسان ان کی داستان سن کر اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھتا۔سارہ نے جھرجھری لی اور نظریں ہٹالیں۔

(Follow on Instagram: Sahar.shah_)

"یہ میں نے نہیں کیا۔ میں نہیں جانتا یہ سب کیسے ہوا۔ میں تو صرف اسے ڈرانا چاہتا تھا اور وہ بھی کسی اور طریقے سے۔"

وہ اپنی ہی دھن میں بولے جارہا تھا جب روسلیہ اس کے گلے لگ گئی۔ اس کی چلتی زبان کو بریک لگی۔ اس کے دل کی دھڑکنیں شور کرنے لگیں۔ اس کا ذہن ماؤف ہو گیا۔

" شکریہ میرے لئے یہ سب کرنے کا سعد۔"

وہ چند لمحے ساکت کھڑا رہا پھر دھیرے سے بولا،

" میں تمہیں ایسے نہیں دیکھ سکتا تھا لیکن میں نے یہ سب۔"

روسلیہ نے اس کی بات کاٹی۔

" اب میں تمہارے ساتھ کافی پینے کے لئے تیار ہوں لیکن اس بار ڈیزرٹ بھی لونگی۔"

اس نے دو قدم پیچھے لیتے ہوئے ایک مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ سعد نے مسکرانے کی کوشش کی لیکن مسکرا نہ سکا۔

"جگہ اور ٹائم ٹیکسٹ کر دینا۔"

روسیلیہ نے کہا تو وہ وہ بنا کچھ بولے اسے دیکھتا رہا اس سے سمجھ آگئی تھی وہ کیا کہنے آئی ہے پھر اثبات میں سر ہلا کر ہلکا سا مسکرایا۔

"اگر تمھیں لگتا ہے میں صبح والی حرکت بھول گیا ہوں تو تم غلط ہو۔"

ایان نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" میں نے جو بھی کیا صحیح کیا۔"

سارہ نے کندھے اچکا کر سامنے پڑا کافی کا کپ اٹھالیا۔وہ جو سوری سننے کی امید کر رہا تھا یہ سن کر اس کا دماغ گھوما

" سنو لڑکی، اگر اب تم نے سب کے سامنے اس طرح کی کوئی حرکت کی تو پھر دیکھنا۔ چار لوگوں میں کوئی عزت ہے میری۔"

" تو کیا اکیلے میں کر لیا کروں؟"

اس نے معصوم چہرہ بنا کر پلکے جھپکتے ہوئے پوچھا۔

" کر کے دیکھو پھر بتاؤنگا مجھ سے برا کوئی نہیں۔"

" یہ تو مجھے پہلے ہی پتا ہے تم بہت برے ہو۔"

یہ کہہ کر سارہ نے کافی کا گھونٹ بھرا۔

" آپ کہہ کر بات کیا کرو بڑا ہوں تم سے اور پوسٹ بھی سینئر ہے۔"

" تمہارا انتظار کر رہی ہوں باہر سٹیشن ڈراپ کر دو۔"

www.novelsclubb.com

" میں تمہارا ڈرائیور نہیں ہوں۔"

" تو بن جاؤ۔"

ایان نے دو قدم اس کی طرف لئے اور سارہ نے وہاں سے دوڑ لگا دی۔ایان باہر آیا تو سارہ گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی کسی سے فون پر بات کر رہی تھی۔

" اچھا اب میں رکھتی ہوں میری ٹیکسی آ گئی ہے۔ہاں ہاں شام کو ضرور کال کرونگی۔"

ایان بنا کچھ کہے دوسری طرف سے اندر بیٹھ گیا اور گاڑی سٹارٹ کی۔سارہ نے فون بند کیا اور دروازہ کھولنے کے لئے ہینڈل پر ہاتھ رکھا تو ایان نے گاڑی تھوڑی سی آگے کر لی۔

" اوہ سوری غلطی سے بریک کی جگہ ایکسلریٹر دبا دیا۔"

ایان نے وضاحت کی۔وہ 'ہونہہ' کرتی ہوئی سر جھٹک کر دوبارہ گاڑی کی طرف بڑھی۔

ایان اس بار اس کے دروازہ کھولنے سے پہلے ہی زن سے گاڑی بھگا گیا۔جاتے ہوئے اس سے ریئر ویو مرر سے سلیوٹ کرتا ہوا گیا۔سارہ کا منہ کھل گیا۔اس سے اس حرکت کی بلکل بھی توقع نہیں تھی۔ایان نے اس کی شکل دیکھی اور زوردار قہقہہ لگا دیا۔وہ کافی دیر یوں ہی ہنستا رہا پھر

مسکرانے لگا اور سارا دن اس کے چہرے پر یہ مسکراہٹ برقرار رہی۔اب اس سے سکون محسوس ہو رہا تھا۔

'روسیلیہ کالنگ۔'سارہ نے فون اٹھایا۔

" مجھے بہت افسوس ہوا آپ کے شوہر کی موت کا سن کر۔"

" تم انٹیرو گیشن کے دوران سخت سوال پوچھنا اور یہ ہر گز ظاہر نہ کرنا جیسے ہم پہلے سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔"

روسلیہ نے اس کی بات کو نظر انداز کر کے کہا۔سارہ کچھ دیر خاموش رہی۔

"ٹھیک ہے۔"

سارہ نے کچھ کنفیوسڈ سا ہو کر کہا۔

www.novelsclubb.com

ایان اور سارہ انویسٹیگیشن ٹیم کے ہمراہ ہسپتال میں موجود تھے۔وہاں ڈاکٹر انہیں ساری تفصیلات سے آگاہ کر رہے تھے کہ فیضان کے جسم سے بھی وہی ڈرگ ملا جو پہلے کیس میں ملا تھا۔"

یہ ڈرگ مارکٹ میں عام لوگوں کی دسترس سے دور ہے پورے پاکستان میں صرف تین جگہوں سے ملتا ہے آپ پتا کروالیں معلوم ہو جائے گا۔"

ڈاکٹر کی بات سن کر دونوں نے اثبات میں سر ہلایا۔

وہ دونوں اب سٹیشن میں موجود تھے۔روسیلیہ ان کے سامنے بیٹھی رو رہی تھی۔

"میں تو ملک سے باہر تھی پتا نہیں یہ سب کیسے ہو گیا۔کیا آپ لوگ قاتل کو ڈھونڈ لینگے؟"

اس نے آنسو صاف کرتے ہوئے امید سے پوچھا۔

"جی بلکل۔آپ بے فکر رہیں۔"

ایان نے کہا۔سارہ کو اس کا رونا اداکاری لگا۔وہ بہت غور سے اس کے تاثرات دیکھ رہی تھی۔

"کیا یہ قاتل اب میرے پیچھے تو نہیں پڑے گا یا مجھے نقصان تو نہیں پہنچانے کی کوشش کرے گا؟"

روسیلیہ کی آنکھوں میں خوف اتر آیا۔

"نہیں ہم آپ کی حفاظت کے لئے گارڈز تعینات کر دیتے ہیں جو چوبیس گھنٹے آپ کے ساتھ ہوں گے۔"

www.novelsclubb.com

ایان کی بات پر روسیلیہ ایک دم سٹپٹا گئی جس کو سارہ نے نوٹ کیا۔

" نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں۔آپ بس اس کو جلدی پکڑ لیں۔"

سارہ نے مشکوک نظروں سے اس سے دیکھا پھر سوال کیا

" آپ پہلے قتل کے وقت گیلری میں تھیں؟"

سارہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا۔ایان نے اسے آنکھوں سے تنبیہ کیا مگر اس نے گھاس نہیں ڈالی۔

" جی،میں وہیں تھی میری پینٹنگز بھی ایکزیبیشن میں تھی۔"

" آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے کہ آپ لندن میں تھیں جب آپ کے شوہر کا قتل ہوا؟"

ایان نے اسے ہلکے سے کہا

" یہ تم کیا کر رہی ہو؟"

لیکن وہ نظر انداز کر کے روسیلیہ کی طرف متوجہ رہی۔

" جی، میرے پاسپورٹ پر سٹیمپ ہے۔اس کے علاوہ میں نے وہاں سے سوشل میڈیا پر کافی پیکس بھی اپلوڈ کی ہیں اور میں وہاں اپنی ایک دوست کی طرف رہی تھی۔آپ اس سے پوچھ سکتی ہیں۔"

" آپ کے اپنے شوہر کے ساتھ کیسے تعلقات تھے؟"

سارہ نے اگلا سوال کیا۔

" آپ اس طرح کے پرسنل سوال نہیں پوچھ سکتیں۔"

روسلیہ نے کہا تو سارہ نے ایک نظر ایان کو دیکھا جس نے اس دفعہ اسے نہیں روکا تھا۔

سارہ نے بات جاری رکھی۔

" آپ کے گھر کے ملازموں کے مطابق آپ دونوں کے تعلقات کچھ اچھے نہیں تھے۔ کیا یہ سچ ہے؟"

سارہ نے الفاظ تبدیل کر کے پوچھا۔

"آپ کہنا کیا چاہتی ہیں کہ میں نے اپنے شوہر کو مروایا ہے؟آپ کا دماغ تو ٹھیک ہے۔ لڑائی ہر میں بیوی میں ہوتی ہے اور کون ہے یہ ملازمین جنہوں نے یہ سب کہا۔ان کو تو میں فائر کرتی ہوں اور ویسے بھی ان کی عادت ہوتی ہے بات کو بڑھا چڑھا کے بتانا۔"

سارہ چند لمحے اس سے دیکھتی رہی ایک چھوٹے سے سوال پر اتنی تفصیل؟سارہ نے ایان کی طرف دیکھ کر بھویں اٹھائی جیسے کہنا چاہ رہی ہو دیکھا مل گیا نہ کچھ۔ایان نے اس کے آیکسپریشن دیکھ کر آنکھیں گھمائی۔سارہ نے اگلا سوال کیا

" آپ نے وہاں گیلری میں قتل سے پہلے یا اس کے بعد کچھ محسوس کیا؟کوئی مشقوق بندا یا حرکت؟"

" نہیں۔"

ایک لفظی جواب۔ سارہ تو اس کے کہنے پر ایسے سوالات کر رہی تھی لیکن یہ سارے جواب سن کر اس کو روسلیہ پر تھوڑا شک ہوا کہ وہ شاید جھوٹ بول رہی ہے اور روسیلیہ اس سے استعمال کرنا چاہ رہی ہے لیکن پھر اس نے سوچ جھٹک دی۔

" ٹھیک ہے آپ جا سکتی ہیں۔"

اس کے جاتے ہی وہ بولی،

" اتنے لمبے لمبے جوابات اور پھر ایک لفظ کا جواب اور اس نے اپنے ریلیشن کے بارے میں بتایا بھی نہیں جب کے ملازموں کے مطابق ان کے تعلقات اچھے نہیں تھے وہ دونوں الگ الگ کمروں میں رہتے تھے اور میں نے تو قتل کا کہا ہی نہین۔ وہ اتنا ڈیفینسیو کیوں ہو رہی تھی۔"

" مجھے بھی لگا جیسے وہ جھوٹ بول رہی ہے یا کچھ چھپا رہی ہے۔"

سارہ نے اس کی طرف دیکھا

" تمہارے رویے سے تو ایسا نہیں لگا کہ تمھیں کوئی شک ہوا ہو۔ یہ تو میرے سوالوں کے بعد ہوا ہے ورنہ تم تو اسے معصوم سمجھ رہے تھے اور ہمدردی بانٹ رہے تھے۔"

" میں تمہاری طرح بے وقوف نہیں ہوں جو سامنے والے کو بتادوں کے مجھے اس پر شک ہے۔"

وہ کمرے سے نکل رہا تھا جب سارہ اس کے سامنے آئی۔

" میں بے وقوف نہیں ہوں۔"

دونوں ہاتھ اپنی کمر پر رکھتے ہوئے کہا۔

" سہی، تم بہت عقلمند ہو۔"

ایان یہ کہتا اس کے ساتھ سے گزر گیا اور وہ منہ کھولے وہاں کھڑی رہی۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں گاڑی میں موجود تھے جب سارہ اپنی تعریفیں کر رہی تھی۔

" میری وجہ سے ہمیں ایک لیڈ مل گئی ہے کتنی سمارٹ ہوں میں اور اب تو یہ کیس ویسے بھی ہائی پروفائل بن گیا ہے اس کا مطلب مجھے پروموشن بھی مل سکتی ہے۔"

وہ بولے جارہی تھی جب ایان نے اس سے دیکھا پھر اس کی نظر اس کے بھورے رنگ کے بالوں پر پڑی اور اس نے نظریں چرا لیں۔

" میں تو وہاں بس ان سے ملنے گئی تھی مجھے کیا پتا تھا یہ سب ہو جائے گا۔ زندگی ایک پل میں بدل جاتی ہے۔"

ایان نے گاڑی کو ایک دم بریک لگائی اور اس کی طرف دیکھا۔ وہ سامنے ڈیش بورڈ سے ٹکرانے لگی تھی۔ ایک ہاتھ رکھ کر خود کو بچایا

" تمھیں تو گاڑی بھی نہیں چلانی آتی۔"

" کیا کہا تم نے؟"

" کہ تمھیں گاڑی نہیں"

www.novelsclubb.com

"   تم وہاں موجود تھی؟"

ایان نے اس سے سوال کیا وہ ایک دم گھبرا گئی۔"میں کچھ پوچھ رہا ہوں؟"

"   ہاں میں میں وہاں ایگزیبیشن دیکھنے گئی تھی۔"

سارہ نے نظریں دوسری طرف پھیر لیں۔

"   اور تم ایگزیبیشن دیکھنے کیوں گئی؟"

"   کیا مطلب کیوں گئی مجھے آرٹ پسند ہے اور کیا تمہیں یاد نہیں ہماری پہلی ملاقات؟ اب جلدی کرو میں لیٹ ہو رہی ہوں۔ مجھے گھر جانا ہے۔"

ایان جانتا تھا وہ جھوٹ بول رہی ہے لیکن پھر بھی اس نے بنا کچھ کہے گاڑی سڑک پر دوڑا دی۔ سارہ کے گاڑی سے اترتے وقت ایان کی نظر ایک بار پھر اس کے بالوں پر گئی اور پیچھے کہیں سے مرتضی کی آواز اس کے ذہن میں گونجی۔"اس لڑکی کے بھورے بال تھے میں نہیں جانتا وہ کون تھی۔ کالے رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا۔"ایان کو پہلی ملاقات یاد آئی اس نے گیلری کے پیچھے والے کمرے میں داخل ہوتے ہی ایک لڑکی کو دیکھا جس نے کالا لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔

وہ مڑی تو ایان نے اس کی شکل دیکھی وہ خوبصورت تھی لیکن اس کے کمر تک آتے بال جو اس لڑکی کے چلنے سے آہستہ آہستہ جھول رہے تھے اس سے بھی زیادہ خوبصورت تھے۔ پھر اس نے وہاں کھڑے چند افسروں کو اس سے دیکھتے دیکھا اور نا جانے کیوں اس سے غصہ آیا پھر وہ اس کی طرف بڑھا۔ دروازہ بند ہونے کی آواز پر وہ ہوش میں آیا۔ سارہ گاڑی سے اتر چکی تھی۔ اس کو چھوڑتے ہی اس نے فون اٹھایا اور ایک نمبر ملایا

" ہیلو عارف، میں تمھیں ایک لڑکی کی تصویر بھیج رہا ہوں اس کے بارے میں ایک ایک ڈیٹیل چاہیے مجھے۔"

اس کے بعد اس نے ایک اور نمبر ملایا

" ہیلو ردا، کل سے تمھیں ایک لڑکی پر چوبیس گھنٹے نظر رکھنی ہے۔ اس کے پل پل کی خبر چاہیے مجھے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پھر وہ سوچ میں پڑ گیا کہ کس طرح وہ اس کیس میں آئی اور اس ہی وقت اس کا ٹرانسفر کیسے ہوا اور وہ سفارش پھر کچھ یاس آنے پر فون اٹھایا اور ایک نمبر ڈائل کرنے کے بعد کان سے لگایا

" ہیلو آمر، تم نے مجھے کہا تھا سارہ کی سفارش اوپر سے آئی ہے کون تھا وہ؟ "

" کیا؟ روسیلیہ ٹھیک ہے۔"

یہ کہہ کر فون بند کر دیا۔ وہ تو روسیلیہ کو جانتی بھی نہیں تھی پھر سفارش اور آج جس قسم کے سوال پوچھے ایان کی سمجھ سے باہر ہے۔ آخر کیا کرنے آئی ہے یہ لڑکی۔

www.novelsclubb.com

سرخ رنگ کی میکسی زیب تن کیے وہ ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھی تھی جب سامنے والی کرسی پر کوئی آکر بیٹھا۔ دائیں طرف کی دیوار شیشے کی بنی تھی۔ اس نے باہر سے نظریں اٹھا کر آنے والے کو دیکھا اور مدھم سا مسکرائی۔

"بہت انتظار کروایا ہے آپ نے۔"

اس نے شکوہ کیا۔

"اس لیے میں نے خود آرڈر کر لیا۔"

"   معذرت، عین موقعے پر ایک ضروری کام آگیا تھا۔"

سعد نے وضاحت کی۔روسیلیہ سعد کو بہت گہری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔اس کے نظروں کی تپش محسوس کر کے سعد کچھ گڑبڑایا

" کیا ہوا؟"

"کیا آپ جانتے ہے پہلا قتل جس کا ہوا وہ مجھے جانتا تھا۔وہ ایک سائکوپاتھ تھا۔وہ میرے گھر جنونی خون سے لکھے خط بھیجتا تھا اور اس دن وہاں وہ سب میڈیا کے سامنے یہ کہنے آیا تھا کہ اگر میں نے اس کے ساتھ شادی نہ کی تو وہ وہیں اپنی جان دے دی گا۔"

روسلیہ کے یہ سب بتانے پر بھی سعد نے کوئی تاثر نہیں دیا۔وہ اپنی پلیٹ پے جھکا کھانا کھاتا رہا۔

" اور میرا شوہر وہ مجھے مارتا تھا مجھے۔"

" معلوم ہے۔"

سعد نے لقمہ نگلتے ہوئے کہا۔

" میں جانتی ہوں آپ کو معلوم ہے لیکن "

سعد نے اس کی بات کاٹی۔

" اس وقت آپ میرے ساتھ ڈنر پر ہیں میں کسی اور کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا۔اس لئے آپ مجھ پر اور اس کھانے پر فوکس کریں۔یہ باتیں بعد میں ہوتی رہینگی۔ "

یہ کہہ کر اس نے ایک اور نوالہ منہ میں ڈال لیا۔ سعد جانتا تھا وہ کیا کہنا چاہ رہی ہے وہ تو اس کی خاموشی تک سن لیتا تھا پھر لفظوں میں چھپے مطلب کیا بات تھی۔ روسلیہ نے کچھ دیر بعد پوچھا

" کیا آپکو ڈر نہیں لگتا؟"

" نہیں۔"

ایک لفظ کا جواب۔

" کوئی انسان کسی کے لئے قتل کر سکتا ہے؟"

" ہاں اگر اسے محبّت ہو تو لیکن لاء میں اسے قتل نہیں مانتا ایسا کیوں؟"

" کیونکہ میں اس کو نہیں مانتا جو صرف غریب کے لئے ہے۔ یہ سارے قانون امیروں نے بنائے ہیں۔ اس کے اندر کے جھول یہ لوگ جانتے ہیں اور یہی جھول ان کی جان و مال کی حفاظت کرتا ہے جب کے ہم جیسے لوگ جو ان سے واقف نہیں انہیں یہ مروا دیتا ہے۔"

"اگر آپ کو وہ جھول پتا چل جائیں تو بچ سکتے ہیں؟"

روسیلیہ نے دلچسپی سے پوچھا۔

"بلکل لیکن قتل کے الزام سے بچنے کے لئے پاور، سٹیٹس اور پیسے کا ہونا بھی ضروری ہے۔اور ہاں کونٹیکٹس کا بھی۔"

"اور جس کے پاس یہ سب ہو وہ اس طرح پر سکون رہتا ہے اور اپنی زندگی نارمل طریقے سے گزرتا ہے یوں ریسٹورنٹ میں کھانا کھا کر؟"

سعد نے پلیٹ سے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

"کیا آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں؟"

کچھ دیر اس کی آنکھوں میں دیکھنے کے بعد روسلیہ نے کہا

"اس کے بعد میں ڈیزرٹ بھی لوں گی اور بل تو آپ ہی دیں گے نہ؟"

سعد مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

" ظاہر ہے۔"

ایان اپنے اپارٹمنٹ میں موجود تھا جب ڈور بیل بجی۔ اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو باہر آمر کھڑا تھا۔

" یار تم نے جو کام کہا تھا وہ ہو گیا ہے اور یہ کوئی فائل ہے جو عارف نے تمھیں دینے کو کہا تھا۔"

صوفے پر بیٹھتے ہوئے آمر نے کاغذات ایان کو تھمائے۔

" تم یہاں کیوں بیٹھ گئے؟"

آمر نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا اور پھر کہا

" اوہ اچھا تمہارے آفس میں جانا ہے۔ اوکے اوکے"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ابھی اس نے صرف دو قدم لئے تھے جب ایان کی آواز آئی۔

" کافی بنا کر اوپر آفس میں آجانا۔"

آمر کو لگا جیسے وہ مذاک کر رہا ہے لیکن جب اس نے ایان کو اوپر جاتے دیکھا تو منہ میں کچھ بڑبڑاتے کچن کی طرف بڑھ گیا۔ ٹھیک پانچ منٹ بعد آمر نے دو کافی کے گرم گرم کپ ٹیبل پر رکھے۔ ڈور بیل بجی۔ ایان نے ایک نظر احمد کو دیکھا پھر چپ چاپ کام کرتا رہا تو نہ چاہتے ہوئے بھی آمر کو دروازے کی طرف جانا پڑا۔

" سارہ تم یہاں؟"

دروازہ کھولتے ہی احمد نے خوشگوار لہجے میں کہا۔

"ہاں وہ کیس کے بارے میں کچھ ڈسکس کرنا تھا لیکن اگر آپ لوگ مصروف ہیں تو"

" ارے نہیں نہیں اندر آؤ۔ ہم کیس پر ہی کام کر رہے تھے۔"

آمر نے اوپر کی جانب اشارہ کیا۔ایان کو دروازے سے سارہ کی آواز آئی تو نظریں اٹھا کر اسے دیکھا وہ آمر کی کسی بات پر ہنس رہی تھی۔

" آپ بہت فنی ہیں۔"

اس کی بات پر آمر نے ایک قہقہہ لگایا۔ایان کو یہ دیکھ کر بلکل اچھا نہیں لگا اور وہ دونوں کی باتوں کو درمیان میں کاٹ کر بولا

" آمر تم یہاں سے جا سکتے ہو۔"

آمر حیران ہوا۔

" کیا مطلب؟ میں ابھی تو آیا ہوں۔"

ایان نے اس سے بازو سے پکڑ کر باہر کی جانب دھکیلا اور دروازہ بند کر دیا۔آمر باہر کھڑا دروازہ بجانے لگا اور ساتھ ساتھ ایان کو صلوات سنانے لگا۔

" یار کافی تو پینے دو کم زکم۔"

www.novelsclubb.com

لیکن دروازہ نہ کھلنے پر وہ اپارٹمنٹ سے باہر آگیا اور ایان کو کچھ القابات سے نوازا۔

" بیٹھو۔ "

ایان نے سارہ کو کہا جو بہت دلچسپی سب دیکھ رہی تھی صوفے کی طرف اشارہ کیا اور خود سامنے والے صوفے پر آکر بیٹھ گیا۔

" یہ کافی لے سکتی ہو۔"

سارہ نے شکریہ کہہ کر کپ لبوں سے لگا لیا۔

"آمر کو ایسے ہی بھیج دیا۔ تھوڑی دیر بیٹھنے دیتے۔"

"تمہیں اتنی فکر نہیں ہونی چاہیے۔"

"وجہ؟"

"بس نہیں ہونی چاہیے۔"

سارہ کچھ دیر چپ رہی پھر اپنے آنے کا مقصد بتایا۔

" روسلیہ کے بارے میں کچھ بتانا تھا۔ میرے کچھ بندوں نے اس پر نظر رکھی ہوئی تھی۔ ان کے مطابق وہ کسی رائیٹر سے رابطے میں ہے۔ آج شام کو وہ دونوں کسی ریسٹورنٹ میں نظر آئے تھے۔ یہ ان کی تصویریں ہیں۔"

ایک لفافہ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"وہ دونوں دوست بھی ہو سکتے ہیں۔"

ایان نے کہا۔

" ہو سکتے ہیں مگر وہ پچھلے پانچ دن میں چار دفع مل چکے ہیں اور کال ریکارڈز کے مطابق وہ دونوں ہر روز کم سے کم گھنٹہ دو باتیں کرتے ہیں اور روسلیہ کے شوہر کو اس بارے میں پتا تھا اس لیے اس نے کچھ لوگوں کو روسلیہ پر نظر رکھنے کے لئے کہا تھا۔ وہ اس سے روسیلیہ کی پل پل کی خبریں دے رہے تھے۔"

ایان نے تصویروں سے نظر اٹھا کر سارہ کو دیکھا۔

" تم تو اس شہر میں ابھی آئی ہو پھر تمہارے اتنے کونٹیکٹس کیسے بنے؟"

ایان نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔وہ چند لمحے کچھ نہ بول سکی۔

" وہ میرے ایک دوست نے یہ سب معلوم کاروا کے دیا ہے۔"

یہ کہتے ساتھ اس نے ایک گھونٹ بھرا۔ایان بہت باریکی سے اس کی حرکتیں اور تاثرات نوٹ کر رہا تھا۔

" رائیٹر کے بارے میں تفصیلات پتا کرواؤ۔"

فائیل بند کرتے ایان نے کہا۔

" یہ کام میں پہلے ہی کر چکی ہوں۔"

ایک اور فائل اس کی طرف بڑھائی جسے ایان نے تھام لی۔

" وہ ایک معمولی سا رائیٹر ہے۔ہر وقت اپنے گھر میں رہتا ہے یا پاس ایک لائبریری ہے وہاں ہوتا ہے۔فرینڈ سرکل بھی زیادہ نہیں ہے بس ایک لیٹرری سوسائٹی جوئین کی ہوئی ہے۔

بہت سوشل بھی نہیں ہے۔اس کے بارے میں کچھ خاص نہیں ملا لیکن قاتل ہمیشہ عام سے پیشہ کو وراپ کے لئے لیتا ہے۔"

ایان کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔

" تم نے وہ نوٹس پڑھ لئے ہیں؟"

" فارغ بیٹھی تھی سوچا تھوڑا فضول کام کرلوں۔"

سارہ نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔

" روسیلیہ ایک اہم کڑی ہے ان کیسز کو سولو کرنے کی کیونکہ دونوں مقتول کو وہ جانتی تھی ہشام اس کا آرٹسٹ فیلو تھا جو اسے انسپائر ہو کر پینٹنگ کرنے لگا۔وہ اکثر روسلیہ سے سیکھنے آتا تھا اور دوسرا اس کا شوہر۔"

" ہاں ہو سکتا ہے لیکن وجہ قتل کیا ہو سکتی ہے؟"

"آرٹسٹ کا پتا نہیں لیکن اس کا شوہر اس پر نظر رکھوا رہا تھا۔ ملازمین نے بتایا جس دن قتل ہوا وہ گھر پر تھی۔ شام کی فلائٹ سے گئ۔"

اب وہ دونوں سوچ میں پڑھ گئے تھے۔ روسلیہ تصویریں دیکھ رہی تھی جب ایک تصویر پر اس کی نظر رک گئ۔ وہ تصویر مرتضی کی تھی۔

" بیچارے پر افسوس ہو رہا ہے مجھے۔ اس کا باپ اس سے اپنی پارٹی کا سربارہ بنانے والا تھا مگر اس کی ان کھلی آنکھوں سے خوف اتا ہے مجھے جس میں اس کے اپنے قاتل کا عکس ہے حد سے زیادہ کھلی آنکھیں یعنی وہ جو بھی تھا اس سے دیکھ کر صرف خوف ہی نہیں محسوس کیا بلکہ"

سارہ کہتے کہتے چپ ہوئی اور پھر حیرانی سے ایان کو دیکھا وہ بھی اتنا ہی حیران تھا۔

"حیرانی ہے جیسے اپنے قاتل کو دیکھ کر اس سے یقین نہ آیا ہو۔ جیسے وہ یہ امید نہ کر رہا ہو کے وہ شخص اس سے جان سے مار دیگا اور وہ صرف ایک ہی ہو سکتی ہے۔"

دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اتنی دیر میں ایان کا فون بج پڑا اس نے کان سے لگایا اور اگلی خبر سن کر اس نے سارہ کو دیکھا اور فون بند کر کے بولا

" ہمارا شک ٹھیک ہے۔وہ چھوٹا سا آرٹسٹ روسیلیہ کو جنونی خط بھیجتا تھا۔وہ یہ سب کے سامنے اقرار کرنے والا تھا جس سے روسلیہ کی ریپیوٹیشن کو جھٹکا لگتا۔"

" اسی لیے اس نے اس کو قتل کر دیا۔"

سارہ نے جملہ مکمل کیا۔اب وہ دونوں کسی سوچ میں پڑھ گئے تھے۔سارہ تو پریشان ہو گی کیا واقعی روسیلیہ نے اس سے استعمال کیا ہے۔کیا وہ یہ بات ایان کو بتادے نہیں نہیں وہ اس پر بھی شک کرنے لگے گا۔

سارہ اپنے گھر میں داخل ہوئی تو سامان بکھرا پڑا تھا۔وہ شوک کے عالم میں ہر جگہ دیکھنے لگی۔کوئی اس کے گھر میں گھسا تھا اور اس نے توڑ پھوڑ کی۔اس سے پہلے سمجھ میں نہیں آیا یہ کس نے کیا ہو گا پھر جیسے ذہن میں جھماکا سا ہوا اور اس نے سختی سے لیب بھینچ لئے آنکھیں بند کر کے اس نے اپنے آپ کو پر سکون کیا اور کمرے کی طرف چلی گئی۔اندر کوئی اس کا منتظر تھا کسی نے زور سے اس کے سر پر کچھ مارا سارہ لڑکھڑائی مگر اگلے ہی لمحے سمبھل گئی۔پھر سارہ نے

سامنے ماسک پہنے آدمی کہ منہ پر زوردار مکہ مارا۔اس کے ناک سے خون نکلنے لگا۔وہ سارہ کو دھکہ دیتا کھڑکی سے باہر بھاگ گیا کہیں سنسان گلی میں۔گم ہو گیا یہ کوئی اور تھا وہ نہیں۔سارہ کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔اس نے فون اٹھایا اور کال ملائی لیکن سامنے سے موصول نہیں کی گئی۔پھر اس نے جلدی سے ایان کو میسج کیا اور پھر وہیں زمین پر بیٹھ گئی۔

ایان صوفے پر لیٹا سارہ کی فائل پڑھ رہا تھا۔ایک بھی گڑبڑ نہیں اور سپیڈنگ، اشارہ توڑنے کا چلان کچھ بھی نہیں۔پھر اسے یاد آیا کہ دو دفعہ تو سارہ اسے اشارہ توڑنے کا کہہ چکی ہے۔

"ایان ہم لیٹ ہو جائیں گے۔دیکھو سڑک خالی ہے تم چلالو گاڑی۔"

www.novelsclubb.com

اس نے ان سوچو کو جھٹکا اور اٹھ کر اپنے کمرے میں آکر بیڈ پے نیم دراز ہو گیا۔اس سے سارہ کی کال موصول ہوئی۔اس کے اٹھانے سے پہلے فون بند ہو گیا اور ایک میسج آیا۔'جلدی میرے گھر پہنچو۔"مجھے نیند آرہی ہے۔'ایان نے جوابی مسیج بھیجا لیکن پھر بھی بے زاری سے اٹھ گیا اور اپنا والٹ اور چابیاں اٹھا کر گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔سارہ کے گھر کا دروازہ کھلا پڑا تھا۔وہ

اندر داخل ہوا تو سامان ایسے حالت میں دیکھ کر حیران ہو گیا۔ یہ سب کیا ہے۔ وہ اوپر کی طرف گیا تو سارہ اپنا زخم صاف کر رہی تھی۔

" یہ سب کیا ہوا؟"

" پتا نہیں کوئی میرے گھر میں تھا۔"

" کیا تم نے اس کا چہرہ دیکھا۔"

سارہ نے نفی میں سر ہلایا اور اسے شانو سے پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا۔ اب وہ اس کے زخم پر پٹی باندھ رہا تھا۔

" کیا پہلے بھی ایسا ہوا ہے؟"

" پہلے صرف گھر کی حالت خراب کی تھی۔"

" کبھی حملہ نہیں ہوا؟"

"تم بھلا حملہ کیوں کرو گے۔ تم تو صرف ڈرانا چاہتے تھت۔"

www.novelsclubb.com

ایان کے چلتے ہاتھوں کو بریک لگی۔

"تمہیں کیسے پتا؟"

سارہ نے ایک نظر اس کے دائیں ہاتھ پر بنے تل کو دیکھا پھر اسے

" تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔"

ایان نے سوال کیا۔

پہلے مجھے لگا کوئی ڈرانا چاہتا ہے اور کسی اور کیس کی وجہ سے ہو گا لیکن پھر میں نے فوٹیجز دیکھیں۔"

وہ بولتے بولتے رکی کیونکہ اس کا سر چکرانے لگا تھا۔

" تمہارے لئے یہ جگہ سیف نہیں ہے۔اٹھو میرے ساتھ چلو۔"

" نہیں میں اپنی امی کے گھر جاؤ نگی۔وہ گھر بھی خالی ہے۔وہ کچھ دنوں کے لئے لاہور گئی ہوئی ہیں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ایان کچھ دیر خاموش رہا پھر اثبات میں سر ہلایا۔ایان نے سارہ کو ڈراپ کیا اور فون ملایا

" میں نے تمھیں کسی پر نظر رکھنے کو کہا تھا۔"

" وہ میں ایک ایمر جنسی کے بائث ملک سے باہر ہوں سوری یار تمھیں انفارم نہیں کیا۔"

ایان کو سخت غصہ آیا اور اس نے فون بند کر دیا پھر کسی اور کو کال ملائی

" مجھے سارہ کے گھر کے اندر کی اور آس پاس کی ساری فوٹیجز چاہیں۔"

www.novelsclubb.com

آمر چلتا ہوا سارہ کے پاس آیا۔

" تمھیں کچھ پتا چلا وہ ڈر گز کون لیتا ہے۔"

" ہاں، میں کل یہی بتانے والا تھا مگر کسی نے اپارٹمنٹ سے نکال دیا۔"

یہ کہہ کر آمر نے ایان کو گھورا جس نے اپنی آنکھیں گھمائیں۔

" یہ ڈرگ بہت خطرناک ہے۔اس سے صرف بہت ایکسٹریم کیسز میں استعمال کیا جاتا ہے۔میری تحقیق کے مطابق یہ ڈرگ پچھلے دو مہینوں میں دو لوگوں نے خریدا ہے جن میں سے ایک ریسرچر ہے جس نے بہت کم مقدار میں لیا اور دوسرا ایک ڈاکٹر ہے جس نے کافی زیادہ مقدار میں خریدا ہے۔اس ڈاکٹر کو جب تلاش کیا تو معلوم ہوا وہ جو شناختی کارڈ تھا وہ ڈاکٹر آج سے دس سال پہلے مر گیا ہے اور کوئی اس کی شناخت استعمال کر رہا ہے۔فارمیسی والوں کو خبردار کر دیا ہے۔اب جب بھی وہ آئے گا ہمیں کال آجائے گی۔"

سارہ نے مایوسی سے سر جھکایا۔

www.novelsclubb.com

" تم اداس مت ہو ہم یہ کیس جلد سولو کر لیں گے۔"

سارہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اچھا چلو دیکھتے ہیں۔"

اور یہ کہہ کر کمرے کی طرف بڑھی۔

" تم زیادہ نہیں اپنے نمبر بنانے کی کوشش کر رہے ؟"

ایان نے آمر کے سامنے آتے ہوئے کہا۔

" کیوں تمہارے نہیں بن رہے کیا؟"

اور یہ سن کر ایان نفی میں سر ہلاتا سارہ کے پیچھے گیا۔

روسیلیہ گاڑی میں آکر بیٹھی تو اس کے گارڈ نے گاڑی چلا دی۔

" تمھیں ایک کام کہا تھا ہو گیا؟"

" جی میڈم، کل تک پارسل ان کو ڈیلیور ہو جائے گا۔"

" ہمم گڈ۔"

پھر اس نے بیک سیٹ پر سر ٹکا کر آنکھیں موند لی۔ کچھ دیر محمود یوں ہی اس سے شیشے سے دیکھتا رہا۔

"محمود"

روسیلیہ نے بند آنکھوں کے ساتھ پکارا۔

"جی؟"

"سڑک سامنے والی ونڈ سکرین سے نظر آتی ہے پیچھے والے شیشے سے نہیں۔"

وہ کچھ شرمندہ ہوا۔ پھر گلہ کھنکھار کر بولا

" مجھے شام کو سٹیشن بلایا گیا ہے کچھ پوچھ تاچ کے لیے۔"

روسیلیہ نے اپنی آنکھیں کھولیں۔

" کیوں تمہارا کیا کام۔ تم تو صرف ایک گارڈ ہو۔"

نہ جانے کیوں اس کا دل دکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

" جی پتا نہیں۔"

روسیلیہ تھوڑی بےچین ہوئی۔

" تم انہیں کچھ بتاؤ گے تو نہیں؟"

" آپ بے فکر رہیں۔ مرتے دم تک آپ کا وفادار رہوں گا۔"

" جانتی ہوں۔"

اور وہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔ پھر فون اٹھایا اور سارہ کو کال کی

" تم نے میرے گارڈ کو کیوں بلایا ہے۔"

" میم تفتیش کے لئے بلایا ہے۔ ضروری ہے۔ آپ بے فکر رہیں ایک دو سوال کر کے جانے دیں گے۔ بس رکارڈ میں آجائے گا۔"

سارہ نے اس سے تسلی دی۔

" ٹھیک ہے۔ کوئی فضول سوال مت پوچھنا اور اپنے اس ڈیٹیکٹیو کو خود کنٹرول کرنا۔"

www.novelsclubb.com

جواب سنے بغیر اس نے فون کاٹ دیا۔

وہ دو کپ اٹھائے انٹیرو گیشن روم میں داخل ہوئی اور ایک کپ ایان کے سامنے رکھا اور خود اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئ۔

"کیا تم کبھی ٹائم پر نہیں آسکتی ہو؟"

ایان نے مدھم آواز میں پوچھا۔

" نہیں۔"

سارہ نے اسے مسکرا کر دیکھا تو وہ سامنے بیٹھے آدمی کی طرف متوجہ ہوا۔

" ریکارڈ کے لئے اپنا نام بتائیں؟"

" محمود علی۔"

www.novelsclubb.com

" آپ روسیلیہ کے گارڈ کب سے ہیں؟"

" یہ معلومات تو آپ ابھی تک نکلوا چکے ہوں گے اس لئے مدعے پر آئیں۔میں نے واپس اپنی جاب پر بھی جانا ہے۔"

ایان کو ایک دم غصہ آیا۔

" ہم بھی یہاں اپنی جاب ہی کر رہے ہیں ایک بلکہ دو دو قتل سولو کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کوئی جھک نہیں مار رہے اور جب تک ہم نہیں چاہیں گے تم یہاں سے جا نہیں سکتے سمجھے۔اب چپ چاپ جواب دو ورنہ اندر کروا دوں گا۔

گارڈ نے لب بھینچے۔پھر طنزیہ مسکرایا۔

"دو ہفتے گزرنے کے بعد بھی آپ ابھی تک قاتل کو نہیں ڈھونڈ پائے اور ویسے بھی آپ کے پاس کوئی وارنٹ نہیں ہے مجھے اریسٹ کرنے کا۔پہلے وہ لے کر آئیں۔"

ایان اپنی کرسی سے کھڑا ہوا۔دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے اور اس کی طرف جھکتے ہوئے کہا

"مجھے ایان فیصل کو کسی بھی وارنٹ کی ضرورت نہیں ہے۔دو منٹ بھی نہیں لگیں گے تمھیں اندر کروادوں گا۔"

سارہ اس سب میں خاموش بیٹھی تھی جب اس نے ایان کو آپے سے باہر ہوتے دیکھا۔ اس نے نرمی سے اس کے بازو پر ہاتھ رکھا اور ایان ایک دم چپ ہوا اور پہلے اپنے ہاتھ پر سارہ کا ہاتھ دیکھا پھر اس کی طرف دیکھا۔سارہ نے نفی میں سر ہلایا اور وہ آرام سے پیچھے ہو کر بیٹھ گیا۔ باقی کے سوال سارہ نے کیے۔

" آپ ایگزیبیشن کے ٹائم وہیں موجود تھے۔آپ نے وہاں کیا دیکھا؟ایک ایک تفصیل بتائیں؟"

" میں وہاں دوپہر سے موجود تھا۔وہاں پر بہت سخت چیکنگ ہو رہی تھی اور دیکھا جا رہا تھا وہاں ہر آنے جانے والے کو"

" کیا وہاں کے کیمرے چل رہے تھے؟"

" جی ہاں، چل رہے تھے۔"

" ٹھیک ہے۔ آگے بتائیں۔"

سارہ نے نوٹ پیڈ پر کچھ لکھتے ہوئے کہا۔

" میں روسیلیہ میم کے ساتھ تھا۔ وہ پہلے اپنے کمرے میں تھیں پھر پچھلے والے کمرے کی طرف چلی گئیں کیوں کہ انہوں نے کچھ پینٹنگز مکمل کرنی تھیں۔"

سارہ نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اور ایان کی طرف چہرہ گھمایا تو وہ بھی حیران تھا۔

"" پینٹنگ مکمل کر کے وہ واپس اپنے کمرے کی طرف آ گئیں۔"

" وہ کتنی دیر اس کمرے میں موجود تھیں"

" آدھا گھنٹہ۔"

" آدھے گھنٹے میں قتل کیا جا سکتا ہے۔" وہ بڑبڑائی اور ساتھ ہی کچھ نوٹ پیڈ پر لکھا۔

گارڈ نے چونک کر دیکھا۔

www.novelsclubb.com

" نہیں، نہیں۔ قتل انہوں نے نہیں کیا۔ وہ تو گھنٹہ پہلے آ گئی تھیں وہاں سے پھر کافی دیر وہ اوپر سے گیلری میں بھی دیکھتی رہیں۔ میڈیا والوں نے ان کی تصویریں بھی لیں اور ایک بچہ ولوگنگ بھی کر رہا تھا تو ثبوت ہے کہ قتل کے وقت وہ وہیں موجود تھیں۔"

محمود نے جیسے صفائی پیش کی۔ سارہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اس کے بعد سب لوگ چیخنے لگے اور معاملہ سمجھ آنے پر میں میم کو وہاں سے لے گیا۔"

" روسیلیہ کے اپنے شوہر کے ساتھ تعلقات کیسے تھے؟"

" میں ان کی ذاتیات ڈسکس نہیں کر سکتا۔ آپ ان سے خود پوچھ لیں۔"

ایان کو ایک بار پھر غصہ آیا۔

" تیری تو۔ اتنا ماروں گا سب خود بولے گا۔"

" میرے پاس چپ رہنے کا حق ہے۔ آپ کچھ نہیں کر سکتے۔"

www.novelsclubb.com

محمود نے بھی جیسے منہ پر جواب مارا۔ایان اٹھ کھڑا ہوا جب سارہ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور محمود کو وہاں سے جانے کا کہا۔اس کے جاتے ہی سارہ ایان کی طرف گھومی۔

" یہ سب کیا تھا؟"

ایک ایک ڈیٹیل بتاتا اگر دو ہاتھ لگانے دیتی تو۔ "

" تم اپنے ہاتھ اپنے گھر جا کر پنچنگ بیگ پر استعمال کرنا۔لوگوں سے اس طرح بات نہیں کی جاتی۔ "

" اوہ اچھا تو اب تم مجھے بتاؤ گی لوگوں سے کیسے بات کرتے ہیں؟"

" تمھیں کیا ہوا ہے؟"

" دماغ خراب ہو گیا ہے میرا۔"

" وہ تو خیر مجھے نظر آرہا ہے لیکن کیوں؟ تم صبح تو ٹھیک تھے۔"

" آپ کہ کر بلایا کرو کتنی دفعہ کہا ہے۔"

www.novelsclubb.com

" میری مرضی۔"

ایان نے دو قدم اس کی طرف لئے تو وہ گھبرا کر پیچھے ہوئی اور ٹیبل سے جالگی۔اس کی آنکھوں میں سرد پن تھا۔

" دھوکہ میں معاف نہیں کرتا۔میرے ساتھ رہ کر مجھے ہی بے وقوف بنانے والوں کا میں وہ حال کرتا ہوں کہ ان کے ماں باپ تک انہیں نہیں پہچان پاتے۔"

سارہ کا گلہ خشک ہو گیا۔اس کے ہاتھ اب لرز رہے تھے۔ایان وہاں سے چلا گیا تو اس نے ٹیبل پر پڑا گلاس اٹھایا اور لبوں سے لگا لیا اور ایک ہی گھونٹ میں سارا پانی پی گئی۔اسے کچھ پتا تو نہیں چل گیا۔نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔

وہ بیڈ پر بیٹھی لیپ ٹاپ پر فوٹیج دیکھ رہی تھی جب باہر سے کچھ گرنے کی آواز آئی۔وہ اٹھ کر دیکھنے گئی تو پیچھے سے کوئی اس کے کمرے میں آیا اور اس کے لیپ ٹاپ پر ایک یو ایس بی لگا

دی۔ڈیٹا کاپی ہونے لگا۔وہ سارا گھر دیکھ کر واپس آئی تو کھڑکی کا پردہ ہل رہا تھا۔اس نے باہر جھانکا تو ہوا چل رہی تھی اور اس کے گھر کے باہر والی گلی سنسان تھی۔سٹریٹ لائٹ بار بار جلتی اور بند ہوتی۔وہ واپس آکر بیٹھی۔سارہ نے اپنے لیپ ٹاپ میں ایک سافٹ ویئر ڈاؤنلوڈ کیا ہوا تھا جسے اگر کوئی اس کا ڈیٹا کاپی کرے تو نوٹیفکیشن آجاتی تھی چاہے وہ خود بھی کرے اور اس وقت ڈیٹا کو پیڈ کی نوٹیفکیشن آرہی تھی جس سے دیکھ کر وہ پریشان ہو گئی۔اس نے آس پاس دیکھا لیکن کوئی بھی نہیں تھا۔پتا نہیں کیا کیا کاپی کر لیا ہے میری ساری فائلز اس میں ہے اور کون ہے یہ آخر۔اتنی جلدی کیسے کوئی ڈیٹا کاپی کر سکتا ہے۔پھر دو دفعہ جو میرے گھر کی حالت تھی میں تو رپورٹ بھی نہیں کر سکتی اور وہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔پھر اس نے اپنا فون اٹھایا اور ایک نمبر ملایا

" ہیلو، لائبہ، میں تم سے ملنا چاہتی ہوں۔ہاں کل میں تمھیں جگہ ٹیکسٹ کر دوں گی۔"

یہ کہہ کر وہ بیڈ پر لیٹ گئی اور اپنی سوچوں میں گم ہو گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رات کے دوسرے پہر وہ اپنی میز پر بیٹھا کچھ لکھنے میں مصروف تھا۔ بالوں میں ہاتھ پھنسائے وہ کچھ اداس اور مضطراب سا لگتا تھا۔ روسلیہ مجھے اس دن یہ سب کہنے آئی تھی۔ میں کیا کروں؟ ایک طرف روسیلیہ ہے تو دوسری طرف میرا ضمیر جو مجھے اس دن سے جھنجوڑ رہا ہے۔ میں جانتا ہوں وہ مجھے استعمال کر رہی ہے اور میں ہو رہا ہوں مگر میں کیا کروں دل کے ہاتھوں مجبور ہوں۔ میرا تو ایک دن بھی نہیں گزرتا اس سے بات کیے بغیر۔ اس نے دیوار کی طرف پین پھینکا اور کرسی کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ فون پر نوٹیفکیشن بیل بجی۔ اس نے فون اٹھایا اور آنے والا میسج اور تصویریں دیکھیں۔ آنکھوں میں قرب ابھرا۔ روسیلیہ یہ تم نے کیا کیا؟ میں سب سمبھال تو رہا تھا پھر کیوں اور میرے ساتھ تم نے ایسا کیوں کیا اور وہ بھی اس کے لئے۔ اس نے سیٹ کے ساتھ ٹیک لگائی اور آنکھیں موند لیں۔ کیا انسان اتنا ہی بے بس ہو جاتا ہے محبت میں؟ سب جانتے ہوئے بھی انجان بنتا ہے؟ وہ گلاب کے پھول جیسی نازک لڑکی۔ اتنی نازک کے ہلکی سی پھونک سے بکھر جائے وہ ایسا خطرناک کھیل کیسے کھیل سکتی ہے۔ کون ہے وہ جو اس کے ساتھ ہے؟ کیا وہ اس سے استعمال کر رہا ہے؟ کیا میں روسیلیہ کو اس انسان سے بچا نہیں سکتا؟ لیکن وہ تو اندھی ہو چکی ہے۔ وہ تو مجھے استعمال کر رہی ہے۔ سعد نے گہرا سانس لیا۔ اس

کے دماغ میں چلتی اس جنگ نے اسے تھکا دیا تھا۔'محبت'سعد تلخی سے ہنسا۔کتنے لوگوں کو برباد کیاہے اس محبت نے لیکن اس بربادی میں بھی الگ مزہ ہے۔میں اس سے نہیں چھوڑوں گا۔ اب میں بہت دور آچکاہوں پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔میں کیسے اپنی زندگی کی اتنی ریاضت ضائع کر دوں؟میں اس سے بچاؤں گا سب سے چاہے وہ مجھ سے دور بھاگ لے نہ رہے میرے ساتھ لیکن میں ہمیشہ اس کی حفاظت کروں گا،ہمیشہ کبھی تو وہ سمجھے گی۔چاند کو ہر کوئی اس کے داغوں کے ساتھ قبول نہیں کر سکتا۔زیادہ تر لوگ اس کی خوبصورتی سے متاثر ہوتے ہیں لیکن جیسے ہی وہ قریب سے اس کے داغ دیکھتے ہیں وہ دور ہو جاتے ہیں۔روسیلیہ خود ہی آئے گی۔وہ میری مخلصی جانتی ہے۔سعد اپنے آپ کو تسلی دیتا رہا مگر یہ تو وقت ہی بتائے کہ گا آگے کیا ہونے والا ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ اندھیرے کمرے میں ان سب کے سامنے اپنی پشت کیے کھڑا تھا۔اس کا کسرتی جسم واضع تھا۔پھر وہ اپنے پیچھے کھڑے لوگوں سے مخاطب ہوا

" یہ لڑکی بہت چالاک ہے۔یہ کوئی پولیس افسر نہیں ہے۔یہ ہمارا کام خراب کر سکتی ہے اسی لئے اس کو جلد از جلد ٹھکانے لگاؤ اور وہ جو اس کا ڈیٹکٹیو ہے اس میں عقل نہیں ہے۔ہم جس مرضی کو قاتل بنانا چاہیں آسانی سے بنا سکتے ہیں بس ثبوت اس کے خلاف دے دینگے تو وہ بھٹک جائے گا۔فلحال اس لڑکی سارہ کو راستے سے ہٹاؤ اور یہ کام آج ہی ہونا چاہیے۔

www.novelsclubb.com

وہ رات کے نجانے کس پہر اٹھی اور واشروم کی جانب چلی گئی۔وہاں وہ پانی کھول کر باتھ ٹب میں بیٹھی۔پانی کی دھار تیز تھی۔وہ اسے دیکھتی رہی پانی ٹب سے نیچے گرنے لگا مگر وہ جیسے ہوش و خرد سے بیگانہ ہو وہ وہی بیٹھی رہی نہ جانے کتنے پل وہ ایسے ہی رہی۔باہر سے کوئی زور زور سے دروازہ بجا رہا تھا۔ایک دم دروازہ ٹوٹنے کی آواز آئی اور پھر اس نے کسی کو اپنی طرف بڑھتے

دیکھا۔ کوئی اسے اس کے نام سے پکار رہا تھا۔ 'سارہ سارہ' مگر وہ جیسے زندہ لاش ہو۔ اس کے سماعتوں میں آوازیں آرہی تھیں مگر اس کا دماغ اس کا ساتھ نہیں دے رہا تھا۔ پھر اس نے اپنی دھندلی آنکھوں سے دیکھا کہ کوئی اس کے بلکل سامنے کھڑا تھا ہاتھ میں ایک پستول تھی گولی کی آواز چلی اور اس کا سانس اٹک گیا۔ اس سے اپنے جسم میں بہت تکلیف محسوس ہونے لگی اور اس کا ذہن تاریکی میں ڈوب گیا۔

دوبارہ جب اس کی آنکھ کھلی تو وہ ایک کمرے میں موجود تھی۔ سفید دیواریں، سفید چھت، ہر چیز سفید تھی پھر اسے بیپ بیپ کی آواز آنے لگی اور ایک دم یہ آواز تیز ہو گئی۔ اسے احساس ہوا یہ اس کی دل کی دھڑکنوں کی آواز ہے جو مشین سے آرہی ہے۔ اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا اس سے ایک دھندلی شکل نظر آئی سارہ نے کچھ کہنے کی کوشش کی مگر اس کے گلے سے آواز نہ نکلی۔ پھر ایک نرس اس کی طرف بڑھی اور اس سے ایک انجیکشن لگا دیا۔ سارہ نے روکنے کی بہت کوشش کی مگر اس کے جسم میں اتنی جان نہیں تھی۔ ایک بار پھر وہ تاریکی میں ڈوب گئی مگر اس بار کا اندھیرا زیادہ گہرا تھا۔ جیسے موت کا ہوتا ہے، بھیانک اور نہ ختم ہونے والی تاریکی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کس قسم کے سوال جواب پوچھے تھے انہوں نے"

روسیلیہ نے محمود سے پوچھا۔

" آپ کے شوہر کے ساتھ تعلقات پوچھ رہے تھے۔میں نے نہیں بتائے۔وہ ایان نامی ڈیٹکٹیو بہت بد تمیزی کر رہا تھا۔پھر انہوں نے آپ پر الزام لگانے کی کوشش کی میں نے بتایا کہ آپ کی ویڈیوز ہیں دونوں دفعہ کی۔"

" ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو۔"

محمود کچھ مضطراب سا وہیں کھڑا رہا پھر ہمت جمع کر کے بولا

" کیا سعد صاحب نے یہ سب کچھ ؟"

اس نے بات ادھوری چھوڑ دی۔روسیلیہ کو غصہ آیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

" تمھیں کتنی دفعہ کہوں اپنے کام سے کام رکھا کرو سمجھ نہیں آتی ؟ تم صرف ایک گارڈ ہو معمولی گارڈ اور تمھیں میری ذاتیات میں دخل دینے کی ضرورت نہیں ورنہ تمہاری جگہ کوئی اور آجائے گا۔"

اور وہ جو سمجھے بیٹھا تھا کہ اس کی میڈم ہر بات اسے بتاتی ہیں اور اپنے آپ کو روسیلیہ کا خاص ملازم سمجھ رہا تھا آج پہلی بار اسے یہ حقیقت پتا چلی کہ وہ دراصل استعمال ہو رہا تھا اپنے مالک کو آرام دینے کے لئے ہر ملازم کی طرح اور جب اس کا کام ختم ہو جائے گا تو وہ ملازموں کو اپنی زندگی سے نکال دیتے ہیں بلکہ یہ کہنا درست ہو گا کہ ملازم کبھی ان کی زندگی میں اہمیت نہیں رکھتے لیکن وہ ہر اچھے ملازم کی طرح یہ بات جان کر بھی اس کا وفادار رہے گا۔ وہ اپنی جاب ایمانداری سے کرے گا تاکہ رزق احلال کما سکے۔ آج پھر اس نے اپنے آپ سے یہ عہد کیا۔ روسیلیہ اپنے کمرے میں آئی اور سوچنے لگی۔

" یہ دن بھر دن میرے لئے خطرہ بنتا جا رہا ہے۔ اس کا کچھ کرنا پڑے گا۔"

www.novelsclubb.com

ایان سارہ کے گھر کے باہر کھڑا ڈور بیل بجا رہا تھا۔اس کی گاڑی باہر ہی کھڑی تھی اور کچھ دیر پہلے تک تو وہ اپنے گھر میں ہی تھی اب دروازہ کیوں نہیں کھول رہی۔اس کو عجیب وہموں نے آگھیرا۔اس نے پستول نکالی اور گھر کا دروازہ توڑ کر اندر داخل ہوا۔گھر کی لائٹس جل رہی تھیں۔سارا سامان بکھرا پڑا تھا۔شیشے کی ٹیبل ٹوٹی پڑی تھی بلکل اس انداز میں جیسے وہ پہلے ایک دفعہ کر چکا ہے۔ایان کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا۔اس کی جان نکل گئی۔وہ اندر کی طرف بھاگا۔ سارا گھر دیکھنے کے بعد وہ اس کے کمرے کی طرف بڑھا۔بیڈ پر بلینکٹ پڑا تھا ایسے جیسے کوئی اٹھ کر گیا ہو۔اسے باتھروم میں سے پانی کی آواز آرہی تھی۔اس نے دروازہ کھٹکھٹایا لیکن کوئی جواب نہیں آیا۔اس کو اپنے پیروں میں کچھ محسوس ہوا۔ایان نے نیچے دیکھا تو واشروم کے دروازے سے پانی بہہ رہا تھا۔اس نے زور زور سے دروازہ بجانا شروع کیا۔'سارہ سارہ' دروازہ کھولو لیکن کوئی جواب نہیں آیا۔اس نے دروازہ توڑ دیا اور اندر کا منظر دیکھ کر ایان کا سانس رک گیا۔سارہ وہاں باتھ ٹب میں لیٹی ہوئی تھی۔اس کی آنکھیں نیم کھلی تھیں۔پانی میں اس کا آدھا چہرہ ڈوبا ہوا تھا اور پانی اتنا تھا کہ ایان کے ٹخنوں سے اوپر تھا حالانکہ اس نے تھوڑے اونچے بوٹ پہنے ہوئے

تھے۔وہ دوڑتا ہوا سارہ کی طرف بھاگا اور اسے پانی سے نکال کر بیڈ پر لٹایا۔سارہ کا جسم بلکل ٹھنڈا پڑ چکا تھا۔ایان نے اسے کمبل میں لٹایا اور ایمبولینس کو کال کی۔وہ اس کا چہرہ تھپکنے لگا۔سارہ نے جب کچھ بڑبڑایا تو ایان نے کان قریب کر کے سنا 'میں قاتل ہوں۔میں قاتل ہوں' اور ایان کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔

وہ صوفے پر بیٹھا بیڈ پر لیٹی سارہ کو دیکھ رہا تھا۔بال ماتھے پر بکھرے تھے۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔سارے ثبوت اور پھر اعتراف جرم۔یہ سب ایک طرف اور اس کا دل ایک طرف۔ایان کا دل چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ سارہ ایسا نہیں کر سکتی۔جتنے مرضی اختلاف ہوں وہ ایسا کام نہیں کر سکتی اور اس بات کی گواہی اس کا دل دے رہا تھا۔وہ صوفے سے اٹھا اور اس کے قریب آیا۔وہ سوتے ہوئے بہت معصوم لگ رہی تھی۔اس نے ہاتھ بڑھا کر نرمی سے اس کی گال کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے چھوا۔سارہ نے ہلکی سی آنکھیں کھولیں اور ایک دم ایان کے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دل کی دھڑکنیں بڑھ گئیں۔اس کے منہ سے ایک الفاظ نہیں نکلا۔وہ بس اسے دیکھتا رہا صرف وہ نہیں تھا جس کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں بلکہ کمرے میں ایک دم بیپ بیپ کی آواز گونجی۔ایان نے دل کی رفتار مانیٹر کرنے والی مشین کی طرف دیکھا جو سارہ کے دل کی دھڑکنیں تیز بتا رہی تھیں۔اتنے میں بھاگتے ہوئے ایک نرس آئی اور اس نے اسے ایک انجیکشن لگایا۔سارہ دوبارہ سے نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔

"ان کی دل کی دھڑکن کیوں تیز ہو گئی تھی۔"

نرس نے یہ کہہ کر سارہ کو چیک کیا پھر ایان کی طرف دیکھا

"آپ پیشنٹ کو اکیلا چھوڑ دیں۔"

ایان چند لمحے اسے دیکھتا رہا پھر پاس پڑی ٹیبل سے چابیاں اٹھائی اور باہر کی طرف بڑھ گیا۔

ایان نے سارا کے گھر کا دروازہ کھولا اور اس کے کمرے کی طرف بڑھا۔وہاں پر لیپ ٹاپ پڑا تھا۔ایان نے وہ اٹھا لیا۔کچھ دیر دیکھنے کے بعد جب اسے وہاں سے کچھ نہیں ملا تو مایوس ہو کر لیپ ٹاپ بند کرنے لگا تب ہی اسے ایک فولڈر نظر آیا ٹاپ فائلز کے نام سے۔اس نے اسے

کھولا اور حیران رہ گیا۔ وہ ساری فوٹیجیز جو ڈیلیٹ ہوئی تھیں روسلیہ کے گھر اور گیلری کی وہ اس لیپ ٹاپ میں موجود تھیں۔ قاتل ثبوت مٹاتا نہیں اسے چھپتا ہے کیونکہ کل کو وہ ثبوت اس کے کام آسکتے ہیں یا تو وہ اسے مینوپلیٹ کر کے اپنی گواہی دیتا ہے یا وہ اسے کسی کے خلاف استعمال کرتا ہے۔ دونوں کیس میں فائدہ اس قاتل کا ہوتا ہے۔ اس نے وہ لیپ ٹاپ اٹھا کر اپنے بیگ میں ڈال دیا اور باقی کمرے کی تلاشی لینے لگا۔ الماری میں ایک لاکر تھا ڈریسنگ ٹیبل سے ایک پن اٹھائی اور باآسانی اسے کھول لیا۔ اس کے اندر چند کیسز کی فائلیں تھیں اور کچھ لوگوں کی پروفائلز اس کے نیچے ایک ڈرار تھی جس میں اس کیس سے متعلق ثبوت تھے اس نے وہ بھی اپنے بیگ میں ڈالا۔ وہ ڈرار بند کر رہا تھا جب اس کا ہاتھ الماری کے بیچ میں آگیا ایان کی چیخ نکلی اور وہ وہیں زمین پر بیٹھ گیا اگلے ہی لمحے اسے اپنا درد بھول گیا جب اس نے دیکھا کے الماری کے ساتھ والی دیوار کی ایک ٹائل کچھ عجیب سی تھی۔ ایان نے اس پر ہاتھ پھیرا اور کھٹکھٹایا۔ 'پیچھے کچھ ہے۔' وہ بڑبڑایا پھر الماری سائیڈ پر دھکیلی اور اپنے بیگ سے ایک ہتھوڑا نکالا اور پیچھے دیوار میں مار کر دیوار کو توڑا۔ اندر کافی چیزیں تھی جو اس کی سمجھ میں نہ آئی کہ سارہ کے پاس کیا کر رہی تھیں۔ وہ کچھ سنگین کیسز کی فائلز تھیں وہ موسٹ وانٹڈ کریمنلز کی تھیں۔ ایان ایک ایک دیکھتا

گیااور سر نفی میں ہلاتا گیا۔اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔وہ جس لڑکی کو بیوقوف سمجھ رہا تھا اصل میں اس نے اسے بیوقوف بنایا۔ساتھ ہی پانچ چھ پاسپورٹ پڑے تھے۔سب پر اس کی تصویر تھی مگر حلیہ الگ تھا کسی میں اس کے بالوں کا کلر سرخ تھا اور آنکھیں گرے تھیں۔ اس پر فاطمہ لکھا ہوا تھا کچھ میں کالا کلر ورکچھ می براؤن سارا، فاطمہ ،کرن ،سدرہ یہ سب نام موجود تھے تو کیا یہ ان کریمنلز کے ساتھ ملی ہوئی ہے ؟اسے ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا وہ حملے جو اس پر ہورہے تھے وہ کون کروار ہا تھا؟ان سب سوالوں کے جواب صرف وہی دے سکتی ہے ایان نے سب اپنے بیگ میں ڈالا اور ہسپتال کی جانب چل دیا۔

www.novelsclubb.com

ایک ایک لمحہ اس کے ذہن کے پردے پر چل رہا تھا۔کس طرح وہ پہلی دفعہ اس سے باتیں اگلوانے میں کامیاب ہوئی اس دن اس نے کالے رنگ کی میکسی زیب تن کی ہوئی تھی۔ اس کے بعد پہلی بار جب وہ پولیس سٹیشن میں آئی اور پھر وہ انٹیروگیشن روم جہاں کافی دفعہ اس

کا صبر جواب دے گیا مگر وہ خاموش رہی اور پروفیشنلی اپنا کام کیا۔ پھر اس کا یوں ایان اپارٹمنٹ میں آکر تلاشی لینا اور اسے تو پتا بھی نہیں چلا ایان کو سارہ کا غصے میں اسے فائل اور بیگ مارنا یاد آیا تو بے اختیار اس کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔ پھر اس کے ذہن میں پانی میں ڈوبا ہوا سارہ کا وجود آیا تو وہ لرز گیا۔ اس نے جلدی سے آنکھیں کھولیں اور اپنی نظروں کا رخ سارہ کی طرف کیا اور اس سے کو دیکھنے لگا اور نا جانے کتنی ہی دیر دیکھتا رہا۔

سارہ نیند میں کسمسائی۔ ایان صوفے سے اٹھا اور اس کی طرف بڑھا۔ سارہ نے آنکھیں کھول کر اس سے دیکھا

" تم ٹھیک ہو؟ تمہاری طبیعت کیسی ہے؟ ٹھہرو، ڈاکٹر کو بلاتا ہوں۔"

ایان ڈاکٹر کو بلانے باہر گیا۔ ڈاکٹر نے چیک اپ کر لیا۔

" یہ اب ٹھیک ہیں بس تھوڑی کمزور ہیں۔ آپ کوشش کریں یہ اچھی خوراک کھائیں اور فلحال انہیں بہت آرام کی ضرورت ہے۔ ایک گھنٹے تک انہیں ڈسچارج کر دینگے۔"

" شکریہ ڈاکٹر۔"

www.novelsclubb.com

ایان نے کہا۔ڈاکٹر کے جانے کے بعد سارہ نے اسے مخاطب کیا

" مجھے کیا ہوا تھا؟"

سوال کا جواب دینے کے بجائے ایان نے سوال کیا

" تم ڈر گز لیتی ہو؟"

" کیا؟ڈر گز؟تم پاگل تو نہیں ہو؟"

ایان بس خاموشی سے جانچتی نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔

" دیکھو سچ بتاؤ کیا ہوا ہے مجھے۔"

" کیا تمھیں کچھ بھی یاد نہیں؟"

" نہیں، میں بس سو گئی تھی شاید لیپ ٹاپ پر کچھ کرتے ہوئے اس کے بعد کیا ہوا مجھے نہیں پتا۔"

سارہ نے ذہن پر زور دیتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

" میں تمہارے گھر کے باہر آیا تو دروازہ کھلا تھا۔ سارا گھر بکھرا پڑا تھا تمہارے کمرے میں آیا تو واشروم سے پانی کی آواز آرہی تھی۔ میں نے تمھیں آوازیں دی مگر کوئی جواب نہ آنے کی صورت میں دروازہ توڑا تو تم باتھ ٹب میں پانی کھولے لیٹی ہوئی تھی۔ تمہارا سر پانی کے اندر تھا۔ تمہاری سانسیں بہت مدھم ہوچکی تھیں۔ باتھروم میں پانی کا سیلاب تھا اور تم بے ہوش تھی۔ "

سارہ چند لمحے اس سے دیکھتی رہی پھر وہ بہت زور سے ہنس پڑی۔

" تم مجھے بیوقوف سمجھتے ہو میں ایسا کیوں کرونگی۔ "

سارہ نے ہنستے ہوئے پوچھا۔ ایان بس اسے دیکھتا رہا وہ ہنستے ہوئے چپ ہوئی۔ ایان کے تاثرات دیکھے

" تم سچ کہہ رہے ہو۔ "

ایان نے موبائل نکالا اور اس کے گھر کی فوٹیجز اسے دکھائی وہ حیران رہ گئی۔ اسے لگا کسی نے اس کے جسم سے جان نکال دی ہے۔ ایان نے اس کا لیپ ٹاپ نکالا اور وہ ویڈیوز سامنے کی

جو سارہ نے اس سے چھپائی پھر اس نے انٹیرو گیشن روم کی ویڈیوز دیکھایں جس میں مرتضیٰ اسے دھمکا رہا تھا پھر ایان نے سارہ کے پاسپورٹس سامنے کر رکھے۔

"کیا تم ان سب کو جسٹفائے کر سکتی ہو۔"

ایان نے بہت مدھم آواز میں پوچھا جیسے جواب نہ چاہتا ہو یا شاید وہ کسی جواب سے ڈر رہا ہو۔

" تم نے میرے گھر کی تلاشی لی ہے؟"

سارہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھا۔

" کون ہو تم؟"

ایان نے اس سے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

سارہ نے ایک گہرا سانس لیا اور پھر بتانا شروع کیا۔

www.novelsclubb.com

" میں ایک انویسٹیگیٹر ہوں۔میں ایک پرائیویٹ ایجنسی کے لئے کام کرتی ہوں۔مختلف لوگوں کے مسلے ہماری ایجنسی حل کرتی ہے۔وہ گیلری والا قتل حل کرنے کے لئے مجھے گیلری کے اونر نے پیسے دیے تھے کیونکہ اس کی گیلری اس واقعے کے بعد بند ہو گئ تھی۔وہ صرف اسی صورت کھل سکتی ہے جب قاتل سامنے آجائے اور اس دن گیلری میں میں ایک اور کیس کے لئے آئ تھی اور پھر جب گیلری کے اونر نے مجھے کیس لینے کو کہا تو میں مان گئ۔"

ایان نے جیسے سکون کا سانس لیا۔ایک بوجھ اس کے اوپر سے اترا۔

" تم مجھ پر شک کر رہے تھے؟"

اب ایان اسے کیا بتاتا کہ ہر ثبوت اس کے خلاف ہونے کے باوجود بھی اس نے اپنے دل کی سنی تھی اور یہ اس نے زندگی میں پہلی بار کیا تھا۔

"تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟"

اس نے اگلا سوال کیا۔

" میں اس مشن کو رسک نہیں کر سکتی تھی اور ویسے بھی تم مجھ سے لڑتے رہتے تھے میں تمھیں اب بھی نہ بتاتی لیکن ضروری ہو گیا تھا۔"

" تو تم کیس حل کرنے کے بعد یا اپنا کام ہونے کے بعد چپ چاپ غائب ہو جاتی؟"

" ہاں"

سارہ نے اعتراف کیا۔ تھوڑے توقف کے بعد وہ بولا تو اس کی آواز میں کچھ عجیب سا تھا

" کیا اتنا آسان ہے یوں چلے جانا سب چھوڑ کر؟"

ہمیں اسی چیز کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ جیسے ہی کام ختم ہو جاتا ہے ہم اپنی شناخت بھی بدل لیتے ہیں۔ یہی ہماری زندگی ہے ہم مختلف شناختوں کے ساتھ جیتے ہیں۔"

وہ تلخی سے ہنس دیا اور سر جھٹک کے باہر چلا گیا۔ سارہ کو سمجھ میں نہ آئی اسے کیا ہوا۔

کچھ دیر بعد جب وہ واپس آیا

" تمہارے ڈسچارج پیپرز ریڈی ہیں۔ تم میرے گھر رہو گی جب تک یہ کیس حل نہیں ہوتا کیونکہ تمہاری جان کو خطرہ ہے۔"

سارہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

وہ دونوں ایان کے اپارٹمنٹ میں بیٹھے فوٹیجز دیکھ رہے تھے۔

" یہ دیکھو جب روسیلیہ وہاں پچھلے کمرے سے چل کر آتی ہے تو اس کے کپڑوں پر سرخ رنگ لگا ہے ہو سکتا ہے خون ہو، ہو سکتا ہے پینٹ ہو۔ دوبارہ وہ سفید کپڑے ہی پہنتی ہے مگر اس سکرٹ کا کپڑا اور ہے۔ اس کے علاوہ روسیلیہ ایک رائیٹر سے ملتی ہے۔ وہ اپنے گارڈ کے ہاتھ اسے خط بھجواتی ہے اور وہ اسے پھول۔ اس کے شوہر کو یہ سب نہیں پتا تھا لیکن اس نے کافی دفعہ اسے فون پر کسی سے بات کرتے سنا۔ وہ ابھی کسی کو ہایر کر رہا تھا روسیلیہ پر نظر رکھنے کے لئے لیکن اسے پہلے اس کی موت ہو گئی اور وہ رائیٹر اس دن اس کے گھر کے پاس والے ریسٹورنٹ میں تھا۔ اسے ایک دن پہلے بھی وہ وہیں تھا اور روسیلیہ اس کے ساتھ تھی۔"

" تمھیں اتنا کچھ پتا ہے پھر بھی تم نے مجھے نہیں بتایا۔"

ایان نے خفگی سے کہا۔

" سوری، مجھے تمھیں بتا دینا چاہیے تھا۔"

سارہ شرمندہ ہوئی۔

"اچھا خیر۔ میں نے پتا لگوایا ہے جو پہلی موت تھی وہ خود کشی نہیں تھی قتل تھا وہی ڈرگ جو تمھیں کھانے میں دیا گیا تھا اسے بھی وہی دیا گیا تھا اور اس نے اس ڈرگ کے زیر اثر اپنی جان لے لی۔ روسلیہ کے شوہر کو بھی وہی ڈرگ دیا گیا تھا کیونکہ ان کی بالکنی کے ساتھ والے کمرے کی بالکنی میں ایک ملازمہ کھڑی تھی اس نے مرتضیٰ کو چلاتے سنا کہ کوئی اسے بچائے وہ پانی میں ڈوب رہا ہے۔ سانس نہیں لے سکتا کہ سوتے ہوئے کسی نے اس کے منہ پر تکیہ رکھ کر اس کی سانسیں روک دیں اور وہ مر گیا۔"

" کیا وہ ڈرگ اتنا خطرناک ہے؟"

" ابھی اس ڈرگ کا کے بارے میں زیادہ نہیں پتا۔اس کے ٹرائلز چل رہے ہیں۔ہو سکتا ہے زیادہ مقدار میں کھانے کی وجہ سے یہ سب ہوا ہو۔"

سارہ کو اپنے ساتھ ہوا وہ واقعی یاد آیا۔اگر ایان نہ آتا تو وہ بھی۔۔۔سارہ نے جھرجھری لی۔

"اب تمھیں ریسٹ کرنا چاہیے۔"

سارہ نے اثبات میں سر ہلایا اور ایان اس کے کمرے سے باہر آ گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔اس کے قدم ناہموار تھے۔روسیلیہ ایک آدمی کے ساتھ بیٹھی تھی

" تو یہ ہے وہ؟"

سعد نے اس آدمی کی طرف اشارہ کیا جس کے چہرے پر ماسک تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ کوئی اس سے پہچان نہ لے۔اس نے روسیلیہ کو بھی یہی کہا تھا تب ہی ابھی تک وہ ماسک پہنے ہی بیٹھا تھا۔روسیلیہ اس کو دیکھ کر شاک کے عالم سے باہر نکلی۔

" سعد تم یہاں؟"

" تو اس کے لئے تم نے مجھے استعمال کیا ہے؟اس کے لئے؟ایسا کیا ہے اس میں جو مجھ میں نہیں؟سچی محبّت کی ہے تم سے میں نے۔سچی محبّت۔"

اب وہ چیخ رہا تھا۔

" تم جاؤ یہاں سے پلیز۔"

روسیلیہ نے اس کی منت کی لیکن وہ اپنی دھن میں کہے جا رہا تھا۔

"ارے کیا کچھ نہیں کیا میں نے تمہارے لئے۔میں تو قتل کا الزام تک لینے کو تیار تھا تا کہ تم پر کوئی آنچ نہ آئے لیکن شاید تم جیسے گھٹیا لوگوں کو سچی محبتیں راس نہیں آتیں۔اس دن تم مجھے یہی کہنے آئی تھی نا کہ قتل تم نے کیا ہے مگر الزام میں لو نگا تب ہی تم میری بات کو بار بار

کاٹ کر یہی کہہ رہی تھی۔ تم نے مجھ سے جھوٹ بولا کہ تمہارا شوہر تمھیں مارتا تھا۔ مجھے بعد میں پتا چل گیا تھا تم جان بوجھ کر آئی تھی میرے پاس۔ میں نے پھر بھی تمھیں نہیں جتایا کہ میں جانتا ہوں اور تم نے روسیلیہ، تم نے مجھے ایک موہرے کی طرح استعمال کیا ہیں نا؟ اپنے گناہوں کو میرے سر ڈالا تم نے۔ دیکھو میں الزام لے لونگا لیکن تم پلیز چلو میرے ساتھ تم سکون کی زندگی گزر سکتی ہو۔"

آگے بڑھ کر اس نے روسلیہ کا ہاتھ تھام لیا۔ روسیلیہ نے اس آدمی کی طرف دیکھا اور اپنا ہاتھ کھینچنا چاہا مگر سعد کی پکڑ مضبوط تھی۔

" سعد تم ہوش میں نہیں ہو۔ تم جاؤ یہاں سے۔"

www.novelsclubb.com

اس نے بے بسی سے کہا

" جب سے تم زندگی میں آئی ہو میں واقعی ہوش کھو بیٹھا ہوں۔ میں بہت آگے نکل آیا ہوں روسلیہ یہاں سے واپسی کا راستہ ممکن نہیں۔ میں تمھیں چھوڑ کر نہیں جاؤنگا۔ تم چلو میرے ساتھ۔"

اس نے اسے دروازے کی طرف کھینچتے ہوئے کہا۔

" نہیں چھوڑو میرا ہاتھ۔ میں نے نہیں کہا تھا مجھ سے محبّت کرو۔ تم نے خود کی ورنہ ہم صرف دوست تھے صرف دوست۔ میں نے صرف تمھیں استعمال کیا ہے سنا تم نے۔ مجھے تم سے کوئی سروکار نہیں۔"

وہ چیخی۔ سعد گھٹنے کے بل زمین پر بیٹھ گیا۔اسی حقیقت سے تو وہ نظریں چرانے کی کوشش کر رہا تھا۔آنسوں آنکھوں سے جاری تھے۔روسیلیہ نے اس آدمی کے ہاتھ سے گن لی اور سعد کی طرف تانی۔

" کیا تم مجھے مار دو گی؟ محبت کی اتنی بڑی سزا؟"

سعد نے بے یقینی سے پوچھا۔

" محبت کی نہیں، مجھ سے محبت کی۔ تم اب میرے کام کے نہیں رہے۔"

" روسیلیہ میں کبھی تمہارے اہم تھا ہی نہیں۔"

www.novelsclubb.com

اس نے تلخ لہجے میں کہا۔

" ہاں، نہیں تھے۔"

" تم اتنی سنگ دل کب سے ہو گئی ہو؟"

" ان فضول باتوں کا وقت نہیں ہے۔کوئی آخری خواہش ہے تمہاری؟"

" تمہارا ساتھ"

بہت مدھم آواز میں کہے جانے والے جملے نے کچھ پل کے لئے روسلیہ کو بھی حیران کیا۔وہ اسے جانے کا کہہ سکتا تھا کچھ بھی کہہ سکتا تھا لیکن اس نے آخری خواہش میں بھی اسے مانگا۔سعد نے سر جھکا لیا۔روسیلیہ گولی نہ چلا سکی۔وہ آدمی صوفے سے اٹھا اور روسلیہ کا گن والا ہاتھ پکڑ کر سعد کی طرف کا نشانہ باندھا۔روسیلیہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ گئے۔

" تمہاری ان آنکھوں سے اپنے لئے اتنے قیمتی آنسو نکلتا دیکھ کر اب اور کوئی خواہش نہیں رہی۔"

سعد نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔

" اسے جانے دو۔ یہ کسی کو کچھ نہیں کہے گا میں تمھیں اس کی گارنٹی دیتی ہوں۔ سعد ملک سے باہر چلا۔۔۔" اور روسیلیہ کا جملہ ختم ہونے سے پہلے ہی ٹر گر چلا اور سعد منہ کے بل زمین پر گر گیا۔ گولی سر میں لگی تھی۔ خون ابل ابل کے باہر آرہا تھا۔ روسیلیہ کے منہ سے چیخ نکلی۔ اس آدمی نے گھسیٹتے ہوے سعد کی لاش کو پچھلے صحن میں دفن کر دیا۔ موسلادھار بارش ہو رہی تھی۔ اس آدمی کے جوتے کیچڑ میں بھر گئے تھے اور اس پر سعد کا خون لگا تھا وہ بیلچہ اٹھا کر زمین کھودنے لگا پھر سعد کی لاش کو وہاں ڈال کر اوپر سے مٹی ڈال دی روسیلیہ کا چہرہ سفید تھا۔ وہ تھر تھر کانمپ رہی تھی۔ یہ کپکپاہٹ شاید سردی کے بائث تھی۔ وہ شخص روسلیہ کی طرف مڑا

" یہ قتل راز رہے گا کسی کو نہیں پتا چلے گا۔"

اس نے اس سے جیسے تسلی دینے کی کوشش کی۔ وہ اس گمان میں تھے کہ یہ بات کسی کو پتا نہیں چلے گی لیکن یہ ان کی بھول تھی کیونکہ وہاں کوئی اور بھی موجود تھا۔

www.novelsclubb.com

سارہ کا فون بجا اس وقت روسلیہ کی کال اس نے نظریں گھڑی کی طرف دوڑائیں اور پھر ایان کو دیکھا جس نے کال اٹھانے کا اشارہ کیا۔

" ہیلو سارہ، مجھے تمہاری مدد چاہیئے۔ وہ دراصل میرا ایک دوست لاپتہ ہو گیا ہے۔ پتا نہیں کہاں ہے۔ مجھے کچھ نہیں پتا تم پلیز اس کا پتا لگوا دو۔ میں تمھیں ڈیٹیلز بھیجتی ہوں۔"

وہ اٹکتے ہوئے سب کہہ رہی تھی لیکن اس کے لفظوں میں ایک عجیب سا خوف تھا۔

سارہ اور ایان نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

" آپ مجھے معلومات بھیج دیں۔ میں چیک کرتی ہوں۔"

" ہاں پلیز۔"

پھر فون بند کر دیا۔

" یہ کیا معاملہ ہے اب۔"

www.novelsclubb.com

ایان نے تھوڑی کو کھجاتے ہوئے کہا۔جب روسیلیہ نے اس کی تصویر بھیجی تو دونوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔

"یہ تو وہ رائیٹر ہے۔تم یہ سب پتا لگاؤ۔"

سارہ نے ایان کو کہا۔ایان کو سارہ کا احمد کو آپ کہنا یاد آیا۔

"تم مجھے آپ کہہ کر بلایا کرو کتنی دفعہ کہا ہے۔"

" میں آپ صرف ان لوگوں کو کہتی ہوں جن کو میں اچھے سے نہیں جانتی۔تم میرے دوست ہو تمھیں آپ نہیں کہہ سکتی۔"

" تم سے کس نے کہا ہم دوست ہیں؟"

ایان نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔

" تو کیا نہیں ہیں؟سارہ نے سر کو دائیں طرف ہلکا سا جھکاتے ہوئے پوچھا۔

" میں لڑکیوں کو دوست نہیں بناتا اور ہر لڑکی کو تو بلکل بھی نہیں۔"

www.novelsclubb.com

"پھر کیا بناتے ہو؟"

ایان بغیر کچھ کہے اس سے دیکھتا رہا پھر اچانک سے اس کے اپارٹمنٹ کی ڈور بیل بجی

"اس وقت کون ہے؟"

"میں دیکھتا ہوں۔"

دروازہ کھولنے پر ایان نے دیکھا کے روسلیہ کا گارڈ محمود باہر کھڑا ہے۔اس کے چہرے پر ناگواری اتر آئی۔

"کیوں آئے ہو یہاں؟"

"مجھے کچھ بتانا ہے۔"

ایان نے نہ چاہتے ہوئے بھی اسے اندر آنے دیا۔اس نے کل رات والا سارا واقعی دوہرا دیا گارڈ نے ویڈیو اس کی طرف بڑھائی اور وہ ایان کو مکمل طور پر نظر انداز کر رہا تھا۔یہ بات ایان کو بہت طیش دلا رہی تھی مگر وہ سارہ کی وجہ سے چپ رہا۔

www.novelsclubb.com

" میں اپنے مالک کا وفادار ہوں اس لئے میں آج یہاں آیا ہوں۔ آپ لوگ روسلیہ میم پر شک کر رہے ہوں گے لیکن یہ سب انہوں نے نہیں کیا کوئی اور ہے جو انہیں بھی استعمال کر رہا ہے وہ بند اہر کچھ عرصے بعد اپنی شناخت بدل کے آتا ہے اور کسی آرٹسٹ کے ساتھ انوولو ہو جاتا ہے۔ پھر وہ اس سے اپنے کام کرواتا ہے ساتھ ہی وہ یہ سب قتل یا چوری آرٹ کی پرائس بڑھانے کے لئے کرتا ہے جس سے وہ پینٹنگ مشہور ہو جاتی ہے۔ جب آرٹسٹ کی ایکزیبیشن ہوتی ہے تو وہ سارے پیسے لے کر بھاگ جاتا ہے۔ یہ تیسری دفعہ ایسا کر رہا ہے۔ اس کا نام فیضان عادل ہے۔ یہ پہلے اس کی دو شناختوں کی فائل ہے۔ کل وہ ایکزیبیشن میں موجود ہو گا اور زیادہ بولی لگانے کی کوشش کرے گا تاکہ ریٹ اوپر جائے اور اس سے زیادہ پیسے ملیں۔ آپ کو میں نے یہ سب بتایا ہے تاکہ آپ روسلیہ میم کو بچا سکیں اور اصل مجرم کو پکڑیں۔ "

" تم نے یہ سب روسلیہ کو کیوں نہیں بتایا؟ "

ایان نے پوچھا۔

" کیونکہ ہم ان کے ملازم ہیں۔ ہماری بات کی ان کی نظر میں کوئی اہمیت نہیں۔ "

محمود نے اداسی سے کہا۔

" پھر تم کیوں یہ سب کر رہے ہو روسیلیہ کے لئے؟"

" میں اپنی وفاداری نبھا رہا ہوں سر۔"

اس کے بعد وہ چلا گیا اور سارہ آیان کل کی پلاننگ کرنے لگے۔ پھر کچھ یاد آنے پر اس نے ایان کی طرف دیکھا۔

" سنو، کچھ بتانا تھا۔"

" بولو۔"

" غصہ مت ہونا۔"

" کوشش کروں گا۔ "

پھر اس نے اپنے اور روسیلیہ کے بارے میں سب بتا دیا کہ کس طرح اس نے یہ کیس روسلیہ سے سفارش کروا کر لیا اور بدلے میں اس نے کیا کیا۔

www.novelsclubb.com

" تم شروع سے ہی پاگل تھی۔روسیلیہ نے صرف تمھیں اپنا گواہ بنایا ہے تاکہ کوئی اس پر شک نہ کرے کہ جب اس کے شوہر کی موت ہوئی تو وہ کہاں تھی اور اگر وہ پھسی تو تم بھی پھسو گی کیونکہ تم نے وہ ٹکٹ بک کی تھی۔"

ایان نے اس کو افسوس بھری نظروں سے دیکھا اور اٹھ کر کمرے کی طرف چلا گیا۔

گیلری کا منظر واضح تور پر نظر آتا تھا۔وہ بظاہر روسیلیہ کی پینٹنگز دیکھ رہی تھی مگر اس کا دھیان ہجوم کی طرف تھا۔ایک انیس بیس سال کا لڑکا چلتا ہوا سارہ کے پاس آیا۔

" یہ پینٹنگز کافی خوبصورت ہیں، ہیں نہ؟"

سارہ نے مسکرا کر دیکھا

" ہاں بلکل۔"

" ویسے آپ کون ہیں؟ ارے ایک سیکنڈ آپ تو وہی ہے نہ جو کیس سولو کر رہی ہیں؟"

" ہاں، وہی ہوں۔"

" مجھے نہیں پتا تھا کہ آپ قریب سے زیادہ خوبصورت لگتی ہیں۔"

اس لڑکے نے اوپر سے نیچے تک ایک نظر سارہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" مجھے لگتا ہے یہ اندھا ہے اور تم اَن پروفشنل جو اس سے باتیں کرنے میں مصروف ہو۔ چپ چاپ اپنے کام پر دھیان دو۔"

سارہ کے کان میں ایک آواز آئی جس سے بڑی آسانی سے اس نے نظرانداز کر دیا۔ سارہ کو ایک شرارت سوجی اس نے اپنی مسکراہٹ برقرار رکھی اور پوچھا

" ویسے اس کے بعد آپ کیا کریں گے۔"

سارہ نے بالوں کی ایک لٹ کو اپنی انگلی پر لپیٹتے ہوئے کہا۔

" میں کسی خوبصورت لڑکی کی تلاش میں ہوں جو اس کے بعد میرے ساتھ کافی پینے چلے گی۔"

" تم نہیں جا سکتی ہم نے قاتل کو پکڑنا ہے۔"

ایک آواز پھر سے سارہ کے کان میں گونجی۔

" اگر کم خوبصورت لڑکی سے کام چل جائے گا تو مجھ سے پوچھ سکتے ہیں آپ۔"

سارہ نے کہا تو وہ ہلکا سا ہنس دیا۔ پھر پینٹنگز کی طرف دیکھنے لگا۔

" بنانے والے نے بھی کیا خوب بنایا ہے۔ پہلی تصویر میں ایک چاقو بنایا جس کی دھار کافی تیز معلوم ہوتی ہے اور اس سے خون بہہ رہا ہے پھر اس کے گرد ایک رسی بنا دی۔ دوسری والی تو اس سے بھی زیادہ حیران کن ہے۔ اس میں ایک بڑی مچھلی ہے جو پانی میں ڈوب رہی ہے بھلا مچھلی بھی پانی میں ڈوب سکتی ہے۔"

یہ کہہ کر وہ ہنسا۔

" اور تیسری تصویر"

کچھ توقف کے بعد بولا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

" یہ تو اب بنائی گئی ہے ورنہ پہلے صرف تین پینٹنگز تھی۔ خیر اس میں ایک پچھلے صحن کا منظر ہے جہاں اتنے خوبصورت قسم کے پھول لگے اور اوپر سے موسلادھار بارش اس کو مزید نکھار رہی ہے اور یہاں کی زمین تھوڑی سی کھودی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اس پینٹنگ میں تین رنگوں سے پھول بنائے گئے ہیں سفید، پرپل اور گلابی۔"

وہ کچھ دیر رک کر پینٹنگ دیکھتا رہا۔ سارہ نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھا اس پینٹنگ میں تیز ہوا چل رہی تھی اور بارش کے قطرے زمین پر گر رہے تھے۔ آسمان گھرے بادلوں میں ڈوبا ہوا تھا وہ ایک سیاہ رات کا منظر پیش کر رہا تھا۔ ویسے میں نے سنا ہے پینٹنگ علامت ہوتی ہیں کسی نہ کسی چیز کی اور یہ باتیں کرتی ہیں اپنے دیکھنے والوں سے لیکن ہر کوئی ان کی پکار نہیں سن سکتا۔ پتا نہیں یہ پینٹنگز کیا بتانا چاہتی ہیں۔"

وہ بولے جا رہا تھا جب کے سارہ بلکل شل کھڑی تھی۔ اس کی رنگت پھیکی پڑ گئی تھی۔

" اگلی پینٹنگ ایک گلاب کی ہے جو بظاہر مر گیا ہے مگر آگ میں جل کر بھی امر ہو گیا ہے۔"

www.novelsclubb.com

سارہ بھاگتی ہوئی باہر کی طرف گئی۔ وہ لڑکا حیرانی اور پریشانی کے عالم میں اس سے جاتا دیکھتا رہا پھر سر جھٹک کر ہجوم کی طرف بڑھ گیا۔

سارہ بھاگتی ہوئی باہر آئی کیا۔

" تم نے وہ سب سنا۔ وہ پینٹنگز واقعی اپنے دیکھنے والوں سے باتیں کرتی ہیں۔ وہ چاکو علامت ہے خودکشی کی جو فیضان نے کی۔ پھر وہ بڑی مچھلی یعنی سیاست دان کا بیٹا جو شاید پانی میں ڈوبنے سے مرا۔ گولیوں کا اثر، سعد کی موت اس کی باڈی پیچھے دفن پیچھے صحن میں اور جب بارش ہو رہی تھی یہ پینٹنگ ابھی بنائی کیونکہ اس کی موت کا پہلے سے پلین نہیں تھا۔"

سارہ کا سانس اٹک رہا تھا پھر بھی جو اس سے سمجھ آ رہی تھی وہ بولے جا رہی تھی۔

" اور آخری پینٹنگ ایک گلاب یعنی۔"

سارہ گہرے گہرے سانس لینے لگی ایان نے بات مکمل کی

" روسیلیہ، روسیلیہ کی جان خطرے میں ہے وہ اس سے مار دے گا تا کہ اس کی پینٹنگز کی قیمت اور بڑھ جائے کیونکہ یہ اس کی آخری پینٹنگز ہوں گی۔"

" آگ، آگ میں جلا کر مارے گا اس پینٹنگ کے مطابق۔"

سارہ نے بتایا وہ دونوں گاڑی کی جانب بھاگے۔ راستے میں ایمبولینس اور فائر بریگیڈ کو روسیلیہ کے گھر کا پتا دیا۔ سارہ بار بار روسیلیہ کا نمبر ملا رہی تھی لیکن اس کا نمبر بند جا رہا تھا۔ اس کے گارڈ کا اور گھر کا نمبر بھی بند جا رہا تھا۔ ایان بہت ہی ریش ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ اس نے گاڑی پر لگا پولیس سائرن چلایا تا کہ لوگ راستہ دیں۔ جیسے ہی وہ دونوں گھر کے باہر پہنچے اور گاڑی سے اتر کر اندر جانے لگے تب ہی ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ روسیلیہ کا سارا گھر آگ کی لپیٹ میں آگیا۔ وہ دونوں پھٹی پھٹی آنکھوں سے وہ آتشی نظارہ دیکھ رہے تھے فائر بریگیڈ کے لوگ آگ بجھانے کی کوشش کر رہے تھے مگر آگ ان کے قابو میں نہیں آرہی تھی۔ فضا میں دھواں سا بھر گیا اور وہ دونوں کھانسنے لگے پھر پیچھے کی طرف درختوں کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

وہاں پر جو موجود تھا اس کو دیکھ کر دونوں کو حیرت کا ایک اور جھٹکا لگا۔ 'روسیلیہ' سارہ بے یقینی سے بڑبڑائی۔

" محمود نے مجھے بچایا لیکن وہ خود اس کے ساتھ اندر تھا۔ اس نے اپنی وفاداری نبھادی لیکن میں، میں نے اس سے بھی صرف استعمال کیا اور آخر میں خود بھی استعمال ہو گئی بچا لو محمود کو میرے اس وفادار گارڈ کو پلیز۔ "

وہ زارو قطار رو رہی تھی۔

" یہ سب کیسے ہوا؟ "

" مجھے نہیں پتا گھر کی گیس لیک ہو رہی تھی۔ میں اپنی پینٹنگز پر کام کر رہی تھی جب محمود آیا اور مجھے کہا گھر سے نکلیں آگ لگ سکتی ہے۔ وہ مجھے یہاں چھوڑ کر خود اندر چلا گیا تاکہ گیس بند کر سکے اور وہ قاتل اندر تھا اس سے پکڑنے کیا مگر پھر وہ ایک دھماکا۔ "

یہ کہ کر وہ پھر رونے لگی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ دونوں اسے وہاں سے لے گئے۔ کیا واقعی میں سب ختم ہو گیا۔ وہ قاتل مر گیا ہے؟ کون تھا وہ آخر؟ اتنی جلدی کیس ختم ہو گیا۔ نہیں اتنی جلدی سب ختم نہیں ہوتا۔ قاتل اگر پچھلی تین دفعہ بچا ہے تو اس بار بھی اس کے پاس پلان ضرور ہو گا۔ یہ ممکن نہیں کہ وہ اتنی آسانی سے اپنی ہی لگائی ہوئی آگ میں جل جائے لیکن وہ اپنے بنے پلان میں پھنس ضرور سکتا ہے۔

روسیلیہ ایان اور سارہ اب ہوٹل کے کمرہ میں موجود تھے۔

"وہ شخص کون ہے اور آپ اسے کیسے اور کب سے جانتی ہیں؟"

ایان نے روسیلیہ سے سوال کیا جو ابھی تک رو رہی تھی۔

"چار سال پہلے اس نے مجھے کچھ خط اور پھول بھیجنا شروع کیے۔ اس وقت میں ایک سٹرگلنگ آرٹسٹ تھی۔ اس نے میری پہلی ایکزیبیشن کروائی۔ خرچے کے ساتھ ساتھ وہ پینٹنگز بھی وہی مجھے دیتا تھا۔ میرا شوہر میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتا تھا اور اس نے مجھے کہا کہ وہ

مجھے کہیں دور لے جائے گا۔ وہ یہاں پر اپنے کسی بھائی کا بدلہ لینے آیا تھا تب ہی اپنی شکل نہیں دیکھاتا تھا۔"

"کیا آپ ہونے والے سب قتل کے بارے میں جانتی تھیں؟"

"مجھے قتل کرنے کے بعد بتایا جاتا تھا۔ میری وجہ سے اتنے لوگ مر گ ئے۔ میرا شوہر، محمود اور وہ"

وہ آگے کچھ نا کہہ سکی۔ آنسو ایک بار پھر اس کی آنکھوں سے رواں تھے۔

"میں نے سب کو مار دیا۔ اب میں بلکل اکیلی رہ گئی ہوں"

سارہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی۔ ایان کے ساتھ کوئی اندر داخل ہوا جس سے دیکھ کر روسیلیہ کا سانس رک گیا۔ اس کا چہرہ زرد ہو گیا۔ وہ چلتا ہوا اس کے سامنے آیا۔

"سعد آپ۔ "

روسیلیہ نے بامشکل کہا۔

"کیوں مجھے یوں زندہ دیکھ کر افسوس ہو رہا ہے؟"

وہ اب تک بے یقینی کے عالم میں تھی۔

"اس مرنے والا میں نہیں تھا بلکہ ہماری دوستی تھی اور وہ سب جو ہمارے درمیان تھا۔ میں یہ سب پہلے ہی انہیں بتا چکا تھا۔ وہ ہمارا پلین تھا اصل قاتل تک پہنچنے کا۔ یہ سب اس لیے کیا تاکہ وہ خود سامنے آئے اور وہ آگیا۔"

ماضی.......................

سعد، سارہ اور ایان اپارٹمنٹ میں بیٹھے تھے۔

"کوئی ہے جو روسیلیہ کو استعمال کر رہا ہے۔ پتا نہیں کون ہے۔ اس تک پہنچنے کے لیے مجھے آپ لوگوں کی مدد چاہیئے۔"

www.novelsclubb.com

"ہم بھی اسے پکڑنا چاہتے ہیں۔ ہمیں کچھ پلان کرنا ہوگا جس سے وہ اپنا کور بلو کر دے۔ ہم اب اس کا روپ لیں گے اور تمہاری موت دیکھائیں گے۔ وہ حیران ہوگا کہ کون اس کی شناخت سے یہ سب کر رہا ہے۔ پھر وہ اپنا کام جلدی کرنے کی کوشش کرے گا اور تب ہم اسے پکڑیں گے۔ "

_________________حال

"کون ہے وہ؟"

www.novelsclubb.com

اس کا نام سن کر روسیلیہ کے ہوش اڑ گئے۔ وہ کچھ دیر سر جھکائے بیٹھی رہی پھر وہ اٹھی اور سعد کی طرف بڑھی۔ سعد نے دو قدم پیچھے لیے۔ روسیلیہ نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو سعد نے نفی میں سر ہلایا۔ وہ پیچھے مڑا تو روسیلیہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ وہ اپنی جگہ پر تھم گیا۔ پھر سب یاد آنے پر اس نے روسیلیہ کے ہاتھ کو جھٹکا دیا۔ وہ باہر جانے ہی لگا تھا جب روسیلیہ اس کے گلے لگ

کر اس کی پشت سے سر ٹکائے رونے لگی۔ سعد کو یاد آیا جب اس نے پہلی بار یہ حرکت کی۔ وہ تب اسے استعمال کر رہی تھی مگر آج وہ پھر اس کے سامنے بے بس تھا۔ وہ اس کے آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا۔ سارہ اور ایان وہاں سے باہر نکل گ ئے۔

بھاگتا ہوا وہ اندر داخل ہوا اور ایک بیگ اٹھایا۔ اس نے اپنا لاکر کھولا اور سارے پیسے بیگ میں ڈال دیے۔ پھر اس نے ایک دو بندوقیں اٹھائی اور بیگ میں ڈالیں۔ ایک گن اس نے اپنی کمر کے ساتھ لگے بینڈ پر باندھی۔ پھر اپنی شرٹ نیچے کر لی۔ اچانک واشروم سے پانی گرنے کی آواز آئی اور اس کے ہاتھ ساکت ہو گ ئے۔ پلٹ کر باتھروم کی طرف دیکھا تو کسی نے اندر کی بتی جلی اور سیٹی بجانے لگا۔ وہ باہر کی طرف بھاگا مگر دروازہ لاک تھا۔ اس نے شرٹ کے نیچے سے گن نکالی اور دو تین گولیاں واشروم کی طرف ماری جہاں سے سیٹی بجانے کی آواز مسلسل آ رہی تھی۔ گولیاں باتھروم کے دروازے کو چیرتی ہوئی اندر دیوار میں جا لگیں۔ آواز بند ہو گئی پھر

کمرے کی کھڑکی کو زور سے کسی نے کھٹکھٹایا۔اس نے چیخ ماری اور دو گولیاں اس طرف چلائی۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔اس نے مڑکر ایک گولی دروازے کے لاک پر ماری تو وہ کھل گیا۔اس نے بھاگ کر بیگ اٹھایا اور دروازہ کھول کر باہر نکلنے لگا لیکن باہر کا منظر دیکھ کر اس کے قدم ساکت ہو گئے۔دروازے کے اس پار پوری پولیس کی نفری کھڑی تھی۔اس نے گن سے گولی چلائی مگر گولی نہیں نکلی۔اس نے دوبارہ کوشش کی لیکن بے سود وہ اپنی چھے گولیاں چلا چکا تھا پیچھے سے سارہ نے زور سے اس کی ٹانگ پر اپنا بوٹ مارا اور وہ نیچے گرا۔

" تمہیں لگا تم ہمیں بے وقوف بنالو گے۔ایک قاتل اپنے آپ کو بچانے بچانے میں اپنا راز کھول دیتا ہے۔جس دن تم ہمیں وہ دو شناختوں والی فائل دے کر گئے تھے اس ہی دن ہمیں تم پر شک ہو گیا تھا کیونکہ یہ بات راز تھی کہ ہم ایسے سکیمر کو ڈھونڈ رہے ہیں جو آرٹسٹ کو نشانہ بناتا ہے یا ان کو جو آرٹ سے تعلق رکھتے ہیں۔خوفیہ انفارمیشن کی خبر صرف دو لوگوں کو پتا ہوتی ہے ایک وہ جو ڈھونڈ رہا ہو اور ایک وہ جو بچ رہا ہو۔"

ایان نے اس کے سامنے آتے ہوئے کہا۔

"تب سے ہم نے روسلیہ کے اس سو کالڈ گارڈ پر نظر رکھی ہوئی تھی۔ تم نے ہی اس رات سعد کو مارا تھا تم تھے ماسک کے پیچھے بھی سب جانتے ہیں ہم ہمیں تمہارے گھر سے وہ کیچڑ والے بوٹ اور بیلچہ ملا تھا۔ ان بوٹوں پر سعد کا خون تھا۔ ہم یہ ٹیسٹ کروا چکے ہیں جس سے ہمارا شک یقین میں بدل گیا۔"

"نہیں وہ میں نے نہیں کیا۔ کوئی مجھے پھنسا رہا ہے۔ کسی نے جان بوجھ کر وہ چیزیں وہاں رکھیں۔"

"ہاں یاد آیا۔ ایان نے رکھیں تھیں۔"

سارہ نے انگلی اٹھا کر کہا۔ وہ دونوں ہنس دیے۔ محمود کو سارا ماجرہ سمجھ میں آیا۔ اس نے لب بھینچ لیے۔

روسیلیہ کے قریب صرف ایک ہی بندا یا ملازم کہوں تھا جس کو اس کے ہر کام کا پتا تھا پھر تم یہ دکھا کر کے تم اس آگ میں جل گئے ہو فرار ہونا چاہتے تھے مگر افسوس قانون کے ہاتھ بہت لمبے ہیں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سارہ نے اس سے فخریہ انداز میں اپنے ہاتھ آگے کرتے ہوئے کہا۔

" تم لوگ تو ایگزیبیشن میں تھے پھر کیسے؟"

" وہ دراصل وہ پینٹنگز جو تمہارے لئے ایک تمغہ ہے اس نے ہمیں سچ بتایا۔"

" پینٹنگز نے لیکن وہ کیسے؟"

گارڈ حیران ہوا۔

" کیوں تمھیں کیا لگتا ہے پینٹنگز بات نہیں کرتیں؟ وہ کرتی ہیں بس ان کی زبان سمجھنے والا کوئی ہونا چاہیے۔"

ماضی

....

www.novelsclubb.com

روسلیہ کا گارڈ ایان کے گھر سے نکلا تو دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

" اس سے کیسے پتا کہ ہم ایسے ہی کسی بندے کی تلاش میں ہیں۔ یہ خوفیہ معلومات ہے۔"

سارہ نے ایان کو دیکھتے ہوئے کہا جو نہ سمجھی سے اس سے دیکھ رہا تھا.

" کیا مطلب ؟"

" میں نے تمھیں بتایا تھا نہ میں کسی اور مشن پر کام کر رہی تھی جہاں ایک سکیمر ایسے ہی لوگوں کو سکیم کرتا ہے۔ مثال کے طور پر وہ آرٹسٹ کو پہلے پھنساتا جیسے وہ ایک زارا نام کی آرٹسٹ کو کیا تھا۔ پھر جب اس نے پینٹنگز بیچی تو وہ پیسے لے کر فرار ہو گیا۔ ایک اور مرتبہ اس نے ایک آرٹ کلیکٹر سے بھاری چیزیں لے اور رقم کا وعدہ کیا اور وہ کچھ اینٹیک چیزیں لے کر بھاگ گیا اور جو پیسے اس نے دیے تھے وہ نکلی تھے بعد میں بلیک مارکیٹ میں وہ یہ سب بیچتا تھا۔ ابھی حالیہ اس نے دبئ کے ایک آرٹ کلیکٹر کے گھر سے اصلی پینٹنگز چوری کیں اور وہاں پر نکلی لگا دی۔ وہ ایک پاکستانی تھا اس لئے ہم سے دبئ کے اس شیخ نے رابطہ کیا اور اس کو ڈھونڈنے کا کہا۔"

سارہ نے تفصیل بتائی تو ایان کو جیسے ایک دم جھٹکا لگا۔

" یہ ہے وہ قاتل؟ ایک گارڈ؟"

وہ ابھی تک یقین نہ کر سکا۔

"مجھے نہیں پتا تھا کہ وہ کیس اس کیس سے جڑا ہوا ہے۔ چلو اچھا ہے ایک ساتھ دو کیسز حل ہو جائینگے۔ فلحال تو ہم اس گارڈ پر نظر رکھتے ہیں سارہ نے آگے کا پلین بتایا۔"

اگلے دن وہ دونوں روسیلیہ کے گھر کے باہر تھے۔ انہوں نے ایک بار پھر پلین دوہرایا۔

" روسیلیہ کو ہم نوٹس دینے جائینگے کہ سٹیشن آکر اپنا بیان ریکارڈ کروائیں۔ پھر تم اس سے گھر دیکھنے کا کہو گی اور میں جا کر سرونٹ کوارٹر میں گارڈ کا کمرہ چیک کروں گا۔"

" راجر باس۔"

سارہ نے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کر سر کو ہلکا سا خم دے کر کہا تو ایان مسکرا دیا۔ پھر وہ دونوں اندر کی جانب بڑھ گئے۔ وہ دونوں لاؤنج میں بیٹھے روسیلیہ کا انتظار کر رہے تھے جب وہ سرخ رنگ کی میکسی پہنے، کانوں میں بڑے بڑے ہیرے پہنے چلتی ہوئی صوفے کے قریب آ کھڑی ہوئی۔

" آپ لوگوں کو کیا کام تھا مجھ سے۔"

" آپ کہیں جا رہی تھیں؟"

سارہ نے سوال کیا۔

" ہاں مجھے ایک ڈنر پر جانا ہے۔"

" ٹھیک ہے ہم آپ کا زیادہ وقت نہیں لینگے۔ ہم بس آپ کو یہ نوٹس دینے آئے ہیں۔ آپ کو سٹیشن آنا ہو گا اپنا بیان ریکارڈ کروانے۔"

" لیکن کیوں؟"

روسلیہ نے آنکھوں کو سکوڑ کر پوچھا۔

ایان کا فون آیا تو وہ سارہ کی طرف اشارہ کرتا معذرت کے ساتھ باہر آگیا۔

" یہ سب کیا ہے سارہ؟" روسیلیہ نے اکتاہٹ سے سوال کیا۔

" میم آپ بے فکر رہیں یہ صرف ایک فور میلیٹی ہے بس۔ہماری مجبوری ہے ورنہ میں آپ کو کبھی نہ بلاتی آپ تو جانتی ہیں نہ میں آپ کی خیر خواہوں۔"

سارہ نے اس سے سمجھاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے لیکن میں ابھی فری نہیں ہوں۔میں کچھ دن بعد فری ہوں گی پھر چکر لگاؤں گی۔"

روسلیہ نے باہر کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

" جب آپ فری ہوں تب آجائیے گا۔کوئی مسلہ نہیں میں سمبھال لوں گی۔سارہ نے یقین دہانی کرائی۔

www.novelsclubb.com

"   توٹھیک ہے پھر میں چلتی ہوں۔"

وہ دروازے کی طرف بڑھی جب سارہ نے پیچھے سے پوچھا

" کیا میں آپ کا گھر دیکھ سکتی ہوں؟"

روسیلیہ نے مڑ کر سارہ کو دیکھا تو اس نے کہا

"   بہت خوبصورت ہے میں دراصل اپنے گھر کی رینوویشن کا سوچ رہی تھی تو آئیڈیاز مل جائینگے۔"

"   ہمم شیور۔"

روسلیہ یہ کہہ کر مڑ گئی۔ سارہ نے اپنے کان میں لگے آلہ سے کہا

" کام ہو گیا ہے۔"

ایان باہر کھڑا ابھی تک فون پر تھا۔

" گڈ، اب جا کر گھر کی تلاشی لو۔ یہ لوگ جا رہے ہیں پھر میں نیچے جاتا ہوں۔"

گاڑی سڑک پر گئی تو ایان نیچے کی طرف بڑھا۔ وہاں ایک ملازم کو دیکھ کر وہ گڑبڑایا پھر بر وقت سمبھلا اور گارڈ کے کمرے کا پوچھا

" وہ میں نے وہاں سے کچھ اٹھانا تھا۔ روسیلیہ میم نے کہا ہے۔"

ملازم نے کمرے کا بتایا تو وہ وہاں بڑھ گیا۔ سادہ سا کمرہ تھا وہ۔ ایان آس پاس نظر دوڑا کر دیکھنے لگا۔ 'کچھ بھی نہیں ہے۔' وہ مایوس ہو کر پلٹا کہ اس کی نظر دیوار پر لگے کپڑے کی طرف گئی۔ اس نے وہ ہٹایا تو پیچھے دروازہ تھا۔ فون نکال کر اس نے ویڈیو بنانا شروع کیں۔ دروازہ کھولا تو ایک راستہ تھا۔ ایان اندر گیا تو گھپ اندھیرا تھا۔ اس نے دو قدم لئے تو اس کا پاؤں لڑکھڑایا فون کی بتی جلائی اور دیکھا نیچے کیچڑ سے بھرے بوٹ اور ایک بیلچہ پڑا ہے جس پر خون لگا ہے۔ اس نے اس خون کا سیمپل لیا۔ وہ فون کی روشنی جلائے بڑھتا گیا تو ایک اور دروازہ ملا۔ وہ کھولا تو سیڑھیاں نظر آئیں۔ پھر وہ اوپر چڑھا تو سیدھا گھر سے کچھ فاصلے پر سڑک پر نکلا۔ اس نے روسیلیہ کے گارڈ کو واپس آتے دیکھا۔

" جلدی سے باہر نکلو اس سے پہلے کوئی ملازم دیکھ لے یا وہ گارڈ کیونکہ وہ واپس آگیا ہے۔"

سارہ نے سن کر اثبات میں سر ہلایا اور گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی۔ ایان نے گارڈ سے پوچھا

" تم واپس کیوں آگئے؟"

" وہ میم نے مجھے کچھ دن کی اچانک سے چھٹی دے دی ہے تو اب میں گاؤں جا رہا ہوں۔"

پھر ایان گاڑی میں آکر بیٹھ گیا۔

" کچھ نہیں ملا۔"

مایوس ہو کر اس نے ایان کو دیکھا جس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

" کیا؟"

بنا کچھ کہے ایان نے فون اس کی طرف بڑھا دیا اور سارہ ویڈیو دیکھنے لگی۔

" اس کا مطلب یہی قاتل ہے۔ شکر کوئی لیڈ تو صحیح ملی۔"

پھر وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس پڑے۔اب یہ ویڈیو تم اپنے نمبر پر پھیجو۔یقین وہ ہمارے فون ٹیپ کر رہا ہو گا اور یہ دیکھ کر حیران ہو گا کیونکہ یہ سب چیزیں اس کے پاس نہیں تھیں۔اسے لگے گا کوئی اسے پھنسا رہا ہے۔اب آئے گا مزہ۔"

پر جوش انداز میں کہا گیا۔

اب بس یہ پتا لگانا ہے کہ روسیلیہ بھی ان سب میں شامل ہے یا نہیں۔"

www.novelsclubb.com

سارہ اور ایان اپنے آفس میں بیٹھے اپنا اگلا لائحہ عمل تیار کر رہے تھے جب اس کے آفس کے دروازے پر دستک ہوئی۔ باہر ایک بوڑھی عمر کی خاتون کھڑی تھی جنہوں نے کالے رنگ کی سکرٹ پر سفید ایپرن پہنا ہوا تھا۔

" میں آپ دونوں کو کچھ بتانہ چاہتی ہوں۔ میں روسلیہ کے گھر کی ملازمہ ہوں۔"

" جی کہیں۔"

سارہ نے ان کے کرسی پر بیٹھ جانے کے بعد کہا۔

" وہ میں آپ سے مدد مانگنے آئی ہوں۔ دو دن پہلے روسلیہ میم کے گھر پر ایک آدمی آیا تھا جس نے ماسک پہنا ہوا تھا۔ وہ روسلیہ میم کو دھمکا رہا تھا۔ اس نے روسیلیہ میم کے دوست کو مار دیا اور"

وہ ملازمہ کہتے کہتے چپ ہو گئی۔

" کیا آپ جانتی ہیں وہ کون تھا؟"

ایان نے سوال کیا۔

" نہیں، کمرے میں اندھیرا تھا مجھے صرف اس کی پشت نظر آئی۔ میں نے وہاں اوپر سے دیکھا تھا۔"

" آپ اس وقت وہاں کیا کر رہی تھیں؟"

اس بار سارہ نے سوال کیا۔ وہ تھوڑا گڑبڑائی جیسے وہ اس سوال کے لیے تیار نہ ہو اور یہ بات وہاں ان دونوں نے محسوس کی۔

" میں۔۔۔ میں وہاں۔۔۔ وہاں اوپر میم کے مہمان کے لئے کمرہ تیار کرنے گئی تھی۔"

ملازمہ نے جھجھکتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے اور کچھ جو آپ بتانا چاہیں؟"

" نہیں اور کچھ نہیں۔"

" آپ یہ سب ہمیں کیوں بتا رہی ہیں؟"

سارہ نے ایک اور سوال کیا۔

" کیونکہ شاید روسیلیہ میم بھی ان سب میں شامل ہیں۔ میں بہت ڈر گئی ہوں، میں آج کام چھوڑ آئی ہوں۔"

" ٹھیک ہے آپ جاسکتی ہیں اور شکریہ یہ معلومات ہم تک پہنچانے کا۔"

ایان نے پیچھے کرسی سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔ وہ جاتے جاتے رکی اور مڑ کر کہا

" اس رات گھر میں کوئی ملازم نہیں تھا۔ سب چھٹی پر تھے۔ صرف میں تھی، روسلیہ میم کے گارڈ نے آج تک چھٹی نہیں لی۔ وہ ہمیشہ سرونٹ کوارٹر میں رہتا ہے لیکن اس رات وہ بھی نہیں تھا ورنہ میں اس سے بتادیتی۔"

سارہ اور ایان نے نظروں کا تبادلہ کیا۔

" وہ کہاں گیا تھا؟"

ایان نے پوچھا۔ ملازمہ کچھ کشمکش میں پڑی۔

www.novelsclubb.com

"   وہ اپنے گاؤں گیا تھا۔"

ایان نے سر کو خم دیا اور وہ چلی گئی۔

"   یہ اس گارڈ کا ایک موہرہ ہے۔ ہمیں اصل میں یہ بتانے آئی تھی کہ وہ گارڈ اس رات وہاں نہیں تھا تا کہ ہم غلطی سے بھی اس پر شک نہ کریں اور وہ بھی اس دن یہی کہہ رہا تھا کہ گاؤں جا رہا ہے مگر وہ تو یتیم ہے اور اس سے تو اپنی فیملی کا پتا ہی نہیں پھر یہ کون سے گاؤں جا رہا ہے۔ وہ بس روسیلیہ کو پھنسانا چاہتے ہیں۔"

ایان نے سر کو نفی میں ہلاتے ہوئے کہا۔

"   بہت شاطر ہے وہ لیکن ہم بھی بے وقوف نہیں ہیں۔ بندا پوچھے تم کام چھوڑ آئی ہو تو ابھی تک وہی کپڑے کیوں پہنے ہوئے۔ صرف ہمیں یقین دلانے کے لئے کہ وہ ملازمہ ہے۔ عجیب ہی لوگ ہیں۔"

سارہ نے منہ کے عجیب زاویے بنا کر کہا۔ ایان اس کو دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔

" روسلیہ استعمال ہو رہی ہے وہ ان سب میں شامل نہیں لیکن وہ یہ سب جانتی ضرور ہے۔وہ گارڈ اس کا فائدہ اٹھا رہا ہے۔اس نے روسلیہ کو اپنے جال میں پھنسایا پھر اس سے تھوڑا ڈرایا تا کہ وہ خاموش رہے اور اس کا ساتھ دے۔وہ ان سب کا الزام پہلے رائیٹر کے سر لگانے والا تھا لیکن کیوں کے وہ بظاہر مر گیا ہے تو اب روسیلیہ کو ٹارگٹ کرے گا۔"

سارہ نے ایان کو ساری تفصیل بتائی۔

" ہاں تب ہی انٹرویو والے دن اس نے کہا تھا کہ روسیلیہ پیچھلے والے کمرے میں گئی تا کہ ہم اس پر شک کرنے لگ جائیں اور پھر ایک کے بعد ایک ثبوت اس کے خلاف ملا۔"

ایان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

حال ....

www.novelsclubb.com

"تمھیں لگا تم ہمیں دھوکہ دے رہے ہو مگر اصل میں ہم تمھیں دھوکہ دے رہے تھے۔"

سارہ نے کہا تو محمود نے غصے سے اسے دیکھا۔

" میں نے اس لئے تمھیں بھی مارنے کی کوشش کی کیونکہ میں جانتا تھا تم ایک انویسٹیگٹور ہو اور میرا راز جان جاؤ گی لیکن تمہاری قسمت اچھی تھی۔کاش اپنے ہاتھوں سے مار دیتا تمھیں۔"

محمود نے دانت چباتے ہوئے کہا۔

ایان نے اپنے بوٹ سے اس کو ٹھوکر ماری تو وہ کراہا۔

" ہاں، لیکن تمہاری قسمت نے بلکہ تمہارے کور نے تمھیں دھوکہ دیا۔اب جیل میں سڑتے رہنا۔"

یہ کہہ کر ایان نے اس کو ہتھکڑی لگائی۔پھر سارہ کی طرف مڑا۔سارہ مسکرا رہی تھی۔

سارہ نے ہاتھ بلند کیا ہائی فائیو کے لئے۔

" گڈ جاب۔"

" اب کیا یہ کم خوبصورت لڑکی میرے ساتھ کافی پر چلے گی؟"

" سوچوں گی۔"

سارہ بال جھٹک کر گاڑی کی طرف چلی گئی تو ایان بھی پیچھے مسکراتا ہوا باہر کی جانب بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: